उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम आर्य मुसाफिर मैगज़ीन
माह अप्रैल 1913

लेखक महाशय वज़ीर चन्द आर्य उपदेशक

प्रकाशन वर्ष 1913

आगत संख्या 1128

॥ओ३म्॥

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۶۰ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۶۰

باہتمام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ مسافر

سالانہ چندہ مع محصول ڈاک تین روپیہ (عہ)

غربا و اہل اسلام سے دو روپیہ

بیادگار دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

جلد ۱۵ | بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۷

فہرست مضامین

۱- رفتار زمانہ — از ستیہ وادی — صفحہ ۱
۲- ویدک گیان منظوم — از شریمان مہاشہ رلی رام جی شاد بھدوڑ ریاست پٹیالہ — ۳
۳- منش جیون میں تین بڑے سوال — از شریمان مہاشہ رامداس جی بی اے ہوشیارپور — ۴
۴- کچھ ویدوں کے متعلق — از ایک آریہ گریجوایٹ — ۱۳
۵- بچپن مور چھاپر رام و لاپ — از مہاشہ چرنجی لال پریم - لاہور — ۱۵
۶- چکرم کی گیتا ایک سبق آموز کہانی — از شریمان پنڈت امرناتھ جی (جہیند) — ۱۸
۷- رشی کی آمد آمد — از شریمان مہاشہ کاشی ناتھ جی فدا - جعفر لوہ — ۲۸
۸- چند خیالات پریشان — از شریمان مہاشہ کشوری لال گپتا انبالہ چھاؤنی — ۳۰
۹- آریہ ویر کا پیغام آریہ سنتان کو — از شریمان حکیم چھدامی لال جی قمر ایڈیٹر اخبار سوداگر میرٹھ — ۳۱
۱۰- آج کل لوگ آریہ سماج کو کس نظر سے دیکھتے ہیں — از ایڈیٹر — ۳۴
۱۱- ریویو — از ایڈیٹر — ۳۹
۱۲- وید اور تلنگی محقق بجواب وید اور سوامی دیانند — از شریمان مہاشہ دھنی رام جی ویدی پٹیالہ — ۴۲
۱۳- اپنشدوں کا اردو ترجمہ — ۱۷
۱۴- اشتہارات

آریہ پریس جالندھر شہر میں مہاشہ امرناتھ کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

اوم

آریہ مسافر

بابت ماہ اپریل ۱۹۱۳ء

فتار زمانہ

از

(ستیہ وادی)

مولوی مرزا محمد رضا شیرازی بی اے مذہب بہائی کے پرتی ند
سے آکر اس دیش میں کئی لکچر دیئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اص
کے درمیان بھی پھیلتے جاتے ہیں مرزا صاحب نے جو لکچر مسلمانوں کی ایک
تھا۔ اس میں انہوں نے کثرت الازدواج اور سود وغیرہ کے متعلق اہل اسلام میں
لئے کہا اور یہ بھی فرمایا کہ سری کرشن مہاتما بدھ حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ او
کے جملہ مذاہب کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں۔

صرف ایران میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان میں بھی تعلیم یافتہ مسلمان اصلاح کے میدان میں قدم رکھنے لگے ہیں۔ چنانچہ شملہ کے ایک معزز مسلمان بابو محمد حسین صاحب رسم پردہ کو برخلاف ہیں۔ اور اپنے ہاں کی مستورات کے لئے پردہ کی پابندی لازمی نہیں قرار دی۔ بلکہ اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی تیار رہتے ہیں۔ آپکے بھائی کی شادی آپکی سالی کے ساتھ حال میں ہی ہوئی ہے۔ چونکہ اس موقعہ پر پردہ کی پابندی نہیں کی گئی۔ نکاح پڑھانے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا شملہ مسجد کے جس امام نے نکاح پڑھوایا۔ اُسکے کم فہم مسلمان

حیرت انگیز ایجاد

ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ ہم نے نہایت جانفشانی اور کوشش سے بصرف زر کثیر ایک دستی پریس تیار کیا ہے جس کی ملک کو اشد ضرورت تھی۔ اس پریس پر چھاپنے پر کچھ زیادہ دیر کی ضرورت نہیں صرف پندرہ منٹ میں سو نقلیں نکل سکتی ہیں اور لطف یہ کہ ایک ساتھ مختلف رنگ بھی چھپ جاتے ہیں جس سے ایک خاص خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مشین میں نہ کسی خاص کاتب کی ضرورت اور نہ کسی خاص کاغذ و سیاہی کا جھگڑا۔ بلکہ ہر شخص جس زبان میں چاہے اپنے قلم سے لکھ کر فوراً خود چھاپ سکتا ہے اسکی ترکیب ایسی آسان ہے کہ معمولی خواندہ شخص بھی پہلے ہی دن باسانی کام کر سکتا ہے منصف بیرسٹر۔ وکیل مختار۔ نقلنویس۔ رجسٹرار۔ ماسٹر۔ تاجر اور طالب علم وغیرہ وغیرہ کے لئے نہایت کارآمد چیز ہے۔ اس سے انگریزی ہندی۔ اردو۔ مرہٹی الغرض ہر زبان میں ملاقاتی پوسٹکارڈ۔ شادی کے رقعے۔ خطوط امتحان کے پرچے لکچروں کی نقلیں۔ مقدمونکے فیصلے۔ مسودات خوشنما لیبل وغیرہ وغیرہ جیسی چاہو فوراً چھاپکر تیار کر لو۔ اس پریس کے مدتوں تک خراب ہونیکا احتمال نہیں چند سال تجربہ کیا گیا ہے۔ اسکی مضبوطی اور کام کی عمدگی میں کوئی دستی پریس مقابلہ نہیں کر سکتا بہت سے معزز اور ذی اقتدار اصحاب نے تصدیق فرمائی ہے۔ اسمیں ایک خوبی یہ ہے۔ کہ اسپر بار بار سیاہی لگانے کی بھی ضرورت نہیں۔ بلکہ پہلی ہی سیاہی سو نقلوں تک کو کافی ہوتی ہے۔ اور نہ کسی خاص جگہ کی ضرورت۔ میز پر کرسی پر جہاں چاہے رکھو۔ جہاں چاہو کتاب کی طرح ہاتھ میں لیجاؤ بالفرض محال اگر کسی وقت میں کچھ خرابی آ جاوے۔ تو ہدایت کے پرچہ کے موافق (جس میں مشین استعمال کرنے کا پورا حال مشرح طور سے درج ہوتا ہے) جو کہ کارخانہ سے پریس کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے۔ آپ خود ہی درست کر لویں گے۔ قیمت اپنی نیکنامی اور شہرت کے علاوہ اور پبلک کے فایدے کے لحاظ سے بہت ہی کم مقرر کی گئی ہے۔ ایسی عجیب الاوصاف چیز کی قیمت دیکھکر آپکو تعجب ہوگا۔ قیمت حسب ذیل ہے۔ کارڈ سائز دو روپیہ۔ لیٹر پیپر سائز [illegible]

فلسکیپ [illegible]

پتہ۔ ایس ایچ منیجر کارخانہ دستی پریس امروہہ ضلع مرادآباد

Manager Handpress Factory Amroha

ओ३म्

آریہ مسافر

بابت ماہ اپریل ۱۹۱۳ء

رفتار زمانہ

از
(ستیہ وادی)

مولوی مرزا محمد رضا شیرازی بی آے مذہب بہائی کے پرتی ندھی اور پرچارک نے ایران سے آکر اس دیش میں کئی لکچر دئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلاح کے خیالات اہل اسلام کے درمیان بھی پھیلتے جاتے ہیں۔ مرزا صاحب نے جو لکچر مسلمانوں کی ایک انجمن میں کلکتہ میں دیا تھا۔ اس میں اُنہوں نے کثرت الازدواج اور سود وغیرہ کے متعلق اہل اسلام میں اصلاح کرنے کے لئے کہا اور یہ بھی فرمایا کہ سری کرشن مہاتما بدھ حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ اور حضرت محمد وغیرہ کے جملہ مذاہب کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں۔

صرف ایران میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان میں بھی تعلیم یافتہ مسلمان اصلاح کے میدان میں قدم رکھنے لگے ہیں۔ چنانچہ شملہ کے ایک معزز مسلمان بابو محمد حسین صاحب رسم پردہ کے برخلاف ہیں۔ اور اپنے ہاں کی مستورات کے لئے پردہ کی پابندی لازمی نہیں قرار دی۔ بلکہ اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی تیار رہتے ہیں۔ آپکے بھائی کی شادی آپکی سالی کے ساتھ حال میں ہی ہوئی ہے۔ چونکہ اسموقعہ پر پردہ کی پابندی نہیں کی گئی۔ نکاح پڑھانے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا شملہ مسجد کے پیش امام نے نکاح پڑھوایا۔ اُسکے کم فہم مسلمان

حیرت انگیز ایجاد

ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ ہم نے نہایت جانفشانی اور کوشش سے بصرف زر کثیر ایک دستی پریس تیار کیا ہے جسکی ملک کو اشد ضرورت تھی۔ اس پریس پر چھاپنے پر کچھ زیادہ دیر کی ضرورت نہیں صرف پندرہ منٹ میں سو نقلیں نکل سکتی ہیں اور لطف یہ کہ ایک ساتھ مختلف رنگ بھی چھپ جاتے ہیں جس سے ایک خاص خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مشین میں نہ کسی خاص کاتب کی ضرورت اور نہ کسی خاص کاغذ و سیاہی کا جھگڑا۔ بلکہ ہر شخص جس زبان میں چاہے اپنے قلم سے لکھ کر فوراً خود چھاپ سکتا ہے اسکی ترکیب ایسی آسان ہے کہ معمولی خواندہ شخص بھی پہلے ہی دن بآسانی کام کر سکتا ہے مصنف بیرسٹر۔ وکیل۔ مختار۔ نقلنویس۔ رجسٹرار۔ ماسٹر۔ تاجر اور طالب علم وغیرہ وغیرہ کے لئے نہایت کارآمد چیز ہے۔ اس سے انگریزی۔ ہندی۔ اردو۔ مرہٹی۔ الغرض ہر زبان میں ملاقاتی پوسٹ کارڈ۔ شادی کے رقعے۔ خطوط امتحان کے پرچے لکچروں کی نقلیں۔ مقدمونکے فیصلے۔ مسودات خوشنما لیبل وغیرہ وغیرہ جیسی چاہو فوراً چھاپکر تیار کر لو۔ اس پریس کے مدتوں تک خراب ہونیکا احتمال نہیں ہے چند سال تجربہ کیا گیا ہے۔ اسکی مضبوطی اور کام کی عمدگی میں کوئی دستی پریس مقابلہ نہیں کر سکتا بہت سے معزز اور ذی اقتدار اصحاب نے تصدیق فرمائی ہے۔ اسمیں ایک خوبی یہ ہے۔ کہ اسپر بار بار سیاہی لگانے کی بھی ضرورت نہیں۔ بلکہ پہلی ہی سیاہی سو نقلوں تک کو کافی ہوتی ہے۔ اور نہ کسی خاص جگہ کی ضرورت۔ میز پر کرسی پر جہاں چاہو رکھو۔ جہاں چاہو کتاب کی طرح ہاتھ میں لیجاؤ بالفرض محال اگر کسی وقت میں کچھ خرابی آجاوے۔ تو ہدایت کے پرچہ کے موافق (جس میں مشین استعمال کرنے کا پورا حال مشرح طور سے درج ہوتا ہے) جو کہ کارخانہ سے پریس کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے۔ آپ خود ہی درست کر لویں گے۔ قیمت اپنی نیکنامی اور شہرت کے عوض اور پبلک کے فائدے کے لحاظ سے بہت ہی کم مقرر کی گئی ہے۔ ایسی عجیب الاوصاف چیز کی قیمت دیکھکر آپکو تعجب ہوگا۔ قیمت حسب ذیل ہے۔ کارڈ سائز دو روپیہ۔ لیٹر پیپر سائز ...

[illegible]

پتہ۔ ایس این منیجر کارخانہ دستی پریس امروہہ ضلع مرادآباد

S. N. Manager Handpress Factory, Amroha

جانتی ہے۔ مگر مولوی فاضل صاحب کے اخبار میں لفظ ہرنیہ گربھ کے معنی کئے گئے ہیں کہ "مخلوق سے پہلے صانع عالم ایک ہرن کی گربھ یعنی ہرن کی صورت میں ظاہر ہوا پھر تمام زمین اور آسمان بنایا" اِس لایعنی تحریر کو ویدمنتر کا نام دیکر اسما بداری اور ضمیر کا اسلام کے پرچار کی خاطر خون کیا گیا ہے۔ اس انوکھے معترض کو سمجھ لینا چاہئے کہ لوگ آنکھیں رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ معترض کی اس گھڑنت کی کچھ وقعت نہیں ہے۔

ویدک گیان منظوم

از شریمان مہاشے ذوق رام جی شاد۔ بھدوڑ (پٹیالہ)

अग्निमीळे पुरोहितं यज्ञस्य देवमृत्विजम्। होतारं रत्नधातमम्॥

اگنی میڑھے پروہتم یگیسیہ دیومرتوجم ہوتارم رتن دھاتمم

(۱)

بتاتا ہے "اگنی" یہ ایشور کا نام — کہ ہے تیج اور شدھتا کا وہ دھام
وہی گیان کا ایک بھنڈار ہے — وہی اگرنی سب کا کرتار ہے

(۲)

"پروہت" سے ہوتا ہے ہم کو یہ گیان — ہے پرماتما ہر جگہ ودیہ مان
سمیپ اپنے بھگتوں کے ہے سربدا — وہ ہے جیو ماتر کا ہتکر سدا

(۳)

جو "یگیسیہ دیوم" کہا ہے یہاں — سمجھ اس کا یہ ارتھ اے مہرباں
کہ سب ستیہ کرموں کا اور گیان کا — اسی نے ہے پرکاش سارے کیا

(۴)

یہ ہے "رتوجم" شبد بتلا رہا — کہ ایشور ہے پوجن سب سے بڑا
بسنت آدی رتوؤں کا کرتے ہوں — وہ کرتا ہے اُپکار پرماتمن

(۵)

بشیش ہے "ہوتارم" اگنی کا جو — یہ ارتھوں سے اسکے ہیں گیات ہو
نہیں کوئی ایشور سا داتار ہے — نہیں دان کا اُس کے کچھ پار ہے

(۶)

لیا "رتن دھاتمم" سے یہ ہم نے جان — کہ پرماتما ہے بدھاتا مہان
سکل وشو کا ہے وہ آدھار — دیئے اُس نے ہم کو پدارتھ انیک

(۷)

ہمیں شبد "ایڑھے" سے شکشا ملی — کہ اگنی پربھو کی کریں استتی
پڑھے یا سُنے تو اگر وید شاد — کھلیں گیان کے تجھ پہ سب بھید شاد

مخالف ہو گئے ہیں۔ اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہی ہوا کرتی ہے۔

آریہ سماج کی مخالفت پر اُدھار کھائے ہوئے مُسلمان اخبارات کی عجب قابل رحم حالت ہے کہ اُنہوں نے اپنا کام اصلیت کا چھپانا سمجھ لیا ہے۔ اُن کے لئے نمازی محمود کے رسالہ کے متعدد جوابات اخبار مُسافر آگرہ اور اخبار آریہ لاہور اور آریہ مُسافر جالندھر میں نکل چکے ہیں اور نکل رہے ہیں۔ مگر یہ سب وہی راگنی الاپ رہے ہیں۔ کہ ان کا کوئی جواب نہیں دیا گیا لالہ دھنپت رام جی کے قابل قدر مضمون کے لئے بھی صرف گالی گلوج ہی کافی سمجھی گئی ہے ان صاحبان کو سب سے بڑا کلنک اسلام کے ماتھے پر جہاد کا نظر آتا ہے۔ ایسکا جواب ان صاحبان سے کچھ بن نہیں آتا مگر ہاں صرف اپنے آپ کو شانتی دینے کے لئے کہہ چھوڑتے ہیں کہ ویدوں میں بھی جہاد موجود ہے۔ مولوی ثناء اللہ کے اخبار میں ایک شخص نے جواب دینے کی بجائے ہمیں ریاکار فریبی وغیرہ خطابات سے ملقب کیا ہے۔ مگر اس بات کا کیا جواب ہے کہ اسلامی جہاد صرف اسلام کے لئے ہی مخصوص ہے۔ دھرم کے مخالف یعنی چور ڈاکو بدکار وغیرہ کو سزا دینا ہر مہذب گورنمنٹ کا فرض ہے۔ تعزیرات ہند میں بھی ایسے اشخاص کے لئے سزائیں مقرر ہیں۔ مگر کسی رشی پر ایمان نہ لانے والے۔ اور ویدوں کو الہامی نہ ماننے والے کو تہ تیغ کرنے کی کہیں بھی ہدایت نہیں ہے۔

مذہب کی حمایت اس درجہ تک روا ہے جبکہ اپنی دیانتداری اور سلامت روی پر کسی قسم کے حرف آنے کا اندیشہ نہ ہو۔ مگر ہمارے بعض مہربانوں نے اپنے لئے اِن اصولوں کی پابندی لازمی نہیں سمجھی۔ "اوم" ایک مفرد لفظ ہے۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے مگر قادیان کے نومسلم اڈیٹر اخبار نور کو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آ۔ او۔ م تین حرفوں سے ملکر ایک مفرد لفظ کس طرح بن گیا۔ کیا اڈیٹر صاحب نے اردو کا صرف و نحو بھی نہیں پڑھا۔ براہ مہربانی وہیں دیکھ لیں کہ مفرد اور مرکب الفاظ میں کیا تمیز ہے۔

اسی طرح مولوی فاضل مولانا ثنا اللہ کے اخبار میں پرش سوکت۔ استری ادھکار۔ اور ہرنیہ گربھ وغیرہ کے متعلق بے معنی اعتراضات جڑ دئے گئے ہیں۔ ہرنیہ گربھ کے معنی تمام دنیا

اس کے لئے یہ ایک نئی ہی دنیا معلوم ہوتی ہے - آدمی جانوروں پر بعض حالتوں میں
ظلم وستم کرتے دیکھے پڑتے ہیں - اور آخرالامر ان کو خاموشی سے برداشت کیے جاتے ہیں یا
ناک بھی نہیں کرتے - جانوروں سے گذر کر اگر نظر پرندوں پر پڑتی ہے تو پریشانی اور
بھی بڑھ جاتی ہے - وہ زمین پر نہیں رہتے - برخلاف اس کے آسمان پر اڑتے پھرتے
ہیں - اور دن رات درختوں پر پھدکتے ہیں - غرضیکہ اس دنیا میں وہ اپنے اردگرد
حیرانی اور پریشانی کا سامان کافی سے بھی زیادہ دیکھتا ہے - اور حیران ہو کر اس حیرانی
میں وہ اپنی حیرانی اور فریفتگی کو بھی بھول جاتا ہے - مگر جب کبھی اسکی نظر اس چرخ نیلگون
پر پڑتی ہے - اور وہ دیکھتا ہے کہ دن کو تو آسمان بالکل صاف اور پر از نور معلوم ہوتا ہے
مگر رات کو اک اور ہی سماں بندھ جاتا ہے - وہ کڑاکے کا نور نظر نہیں آتا - اور دھوپ
اور تپش بالکل محسوس نہیں ہوتی - اسکی جگہ میٹھی میٹھی چاند کی روشنی ہے - بجائے تپش اور
نور کی جگہ چاند کی شیتل کرنیوالی کرنیں آتما کو شانتی اور گدگد پیدا کرتی ہیں - آسمان کیسا
تاروں اور ستاروں سے جڑا ہوا ایک بہت ہی حیران کر دینے والا فرش بے کنار معلوم
پڑتا ہے - اگر اس دنیا اور مہما کو دیکھ کر آدمی حیران ہو جائے تو کوئی انوکھی بات
نہیں - جس طرح دوسروں کو دیکھ کر وہ چلنا پھرنا - کھانا پینا - دیگر روزمرہ کی باتیں
سیکھتا ہے - اسی طرح وہ دوسروں کی دیکھا دیکھی معاملات میں نظر کر کے اس حیرانی اور
پریشانی میں ایک قسم کی تسلی سی حاصل کر لیتا ہے - شروع شروع میں تو بچہ کچھ بھی
نہیں جانتا - یہاں تک کہ اسکو اپنی ہستی کا یقین بھی نہیں ہوتا - آہستہ آہستہ دوسروں کی
نقل کر کے جس طرح وہ کرتے ہیں یا مانتے ہیں - ویسا ہی کرنا اور ماننا شروع کر دیتا ہے
اور بعض حالتوں میں تو وہ تمام عمر ایسا ہی کرتا اور مانتا رہتا ہے - مگر بعض آتمائیں جو
ترقی کی خاص معیار پر پہنچ چکی ہیں - بھیڑوں کی طرح دوسروں کی اندھا دھند پیروی نہیں
کر سکتیں - اس لئے تمام عمر اس بھرم میں غلطاں رہتی ہیں - کہ یہ سنسار یا جو کچھ کہ دیکھ پڑتا
ہے کیا ہے - ہم کیا ہیں - سب لوگ چلتے نظر آتے ہیں - اور ہم بھی چلتے ہی ہیں - ہم
کہاں سے آئے ہیں - اور کس جانب کو جا رہے ہیں؟

یہ تینوں سوال ہر ایک آتما میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہتے ہیں - اور آتما کو جتلاتے رہتے
ہیں کہ اسنے انکا جواب دینے کے واسطے کیا تیاری کی ہے - جس آتما میں یہ سوال اپنا اظہار

منش جیون میں پنرجنم کا سوال

اور اس کا حل

از مہاشہ [illegible] آنند ایس بی اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول ہوشیار پور

جب وقت جیوآتما اس شریر روپی قالب میں آکر پرویش کرتا ہے تو ایک عجیب نادر سی حالت ہوتی ہے کچھ مدت تک وہ ایک گوشت کے لوتھڑے سے جفت ہو کر ماتا کے گربھ میں ماتا اور پتا کے سنسکاروں سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔ اور ایک کامل اندھکار میں پڑا رہتا ہے۔ اور وہ سمے بھی جو یہ اس اندھکار میں گزارتا ہے۔ خاصہ بڑا ہوتا ہے۔ مگر جونہی وہ گربھ سے باہر اس سنسار کی اوبھت رچنا اور مایا کو دیکھتا ہے تو ششدر (دنگ) سا رہ جاتا ہے۔ اور یہ حیرانگی اور پریشانگی جوں جوں وہ عمر میں بڑھتا ہے زیادہ ہی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اور سچ بھی ہے آج اس سنسار کی مایا کو دیکھ کر کون کہہ سکتا کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ اس اندھیرے میں رہ کر جیوآتما جب گربھ سے باہر آتا ہے تو دنیا میں سورج کی چمک اور دھوپ کی تپش سے دنگ رہ جاتا ہے۔ کہاں تو مکمل اندھکار تھا اور کہاں جھٹ پٹ نور اور تجلی ہی تجلی چاروں طرف نظر آتا ہے۔ اور اپنے اردگرد ایک ایسی سرشٹی دیکھتا ہے کہ جس کے لئے وہ باعث حیرتی اور سرگردانگی معلوم نہیں کر سکتا۔ وہ ہر ایک چیز کو اپنے سے مختلف اور دگرگون ہی پاتا ہے۔ دوسرے چلتے ہیں وہ خود چل نہیں سکتا۔ دوسرے بولتے ہیں۔ وہ خود بول بھی نہیں سکتا۔ دوسرے اپنے کام وغیرہ میں خودمختار نظر آتے ہیں۔ وہ دوسروں پر انحصار رکھتا ہے۔ انسانوں سے گزر کر وہ جانوروں اور حیوانوں کی طرف دیکھتا ہے تو یہ حیرانی کچھ اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ وہ آدمیوں سے بالکل مختلف ہیں

واپس پھیر دیتا ہے۔ ہم اس دُنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ ایک ہی وقت۔ ایک ہی گھڑی۔ اور
ایک ہی دن۔ ایک ہی ملک میں ایک آتما تو ایک بڑے امیر گھرانے میں جنم لیتی ہے۔ اور
دوسری جیو آتما بالکل خراب اور مفلس گھر میں پرورش کرتی ہے۔ جس جگہ تمام عمر اسکی ترقی
اور آسائش کا کوئی بھی سامان حاصل نہیں ہوتا۔ دوسری جانب ایک آتما ایک بڑے ودوان
یوگی پنڈت کے ہاں جنم پاتی ہے۔ جس جگہ اسکی آتمک ترقی اور دیگر ضروری اسباب شروع
زندگی ہی سے مہیا کیئے گئے ہیں۔ اسلام اس حالت (دنی نامی نا) کو بیان نہیں
کر سکتا۔ اسلام آتما کی اس پیاس کو یا تو ایسی ہی رہنے دیتا ہے۔ یا یہ پیاس موقعہ بموقعہ اپنا
کر کے نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اور جس حد تک یہ پیاس آتما سے نابود ہو جاتی ہے۔ اسی حد تک
وہ آتما مردہ ہو جاتی ہے۔ اور بجائے ترقی کے تنزل کرنا شروع کر دیتی ہے۔ غرضکہ دین اسلام
اس سوال کا کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ اور اس کسوٹی پر اگر ناقص و ناکارہ ثابت ہوتا ہے اور
ایک متلاشی کی روح کو آگے سے بھی زیادہ حیرانی اور پریشانی میں ڈال دیتا ہے۔

اب اگر ہم اپنی توجہ مذہب عیسوی کی طرف مبذول کریں۔ تو اس جگہ بھی ایسا ہی دیکھ پڑتا
ہے۔ یوں ہی اس سے یہ سوال کیا جائے۔ کہ ہم کہاں سے آئے ہیں۔ یا ہم اس جنم سے پہلے کیا تھے
اور کون سے اصول ہیں جو انسانی آتما کی اس دُنیاوی پیدائش کو (ریگولیٹ) یا
نیم بحث کرتے ہیں۔ تو وہ ایک ناقابل اعتبار کہانی یا قصہ بیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور وہ
قصہ اس قسم پیچیدہ اور گمراہ کرنیوالا ہے۔ کہ اس کے پڑھنے والا آگے سے بھی زیادہ گمراہ اور سراسیمہ
ہو جاتا ہے۔ چونکہ اکثر لوگ اس کہانی سے واقف ہیں اس لیئے ضرورت نہیں کہ میں اس جگہ
اسکا بیان کروں۔ مگر یہ کہہ دینا بعید از نفس مضمون نہ ہوگا۔ کہ اس دُنیا کی پیدائش بتاتے
ہوئے بائیبل بیان کرتی ہے۔ کہ سب سے پہلے پانی تھا اور خدا کی روح اس پانی پر تیر رہی
تھی یا یوں کہو کہ aimlessly drift کر رہی تھی۔ پھر ذکر آتا ہے کہ آدم اور حوا
کو پیدا کیا۔ اور پھر شیطان کے جھگڑے یا خدا سے اسکی بغاوت کا حال شروع ہو جاتا ہے۔ مگر
یہ کسی جگہ بھی نہیں بتایا گیا۔ کہ آتما کی اس دُنیاوی پیدائش کو کون سے نیم ریگولیٹ (بیان)
کرتے ہیں۔ جیسے اسلام ویسے دین عیسوی بھی اس کا جواب دینے سے قاصر ہے۔ پتہ نہیں
ان مذاہب کے پیرو کس طرح آتما کی اس زبردست آواز کو دبائے رہتے ہیں۔

دوسرا سوال۔ اب دوسرے سوال کی طرف توجہ کریں ۔۔۔ جو یہ ہے کہ ہم کیا ہیں۔ یہ دونوں

کرتے ہیں اور جو آتما ان کا جواب دینے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ وہ آتما مبارک ہے کیونکہ ان سوالوں کا جواب دینا اور ٹھیک جواب دینا ہی مکتی یا نجات حاصل کرنا ہو۔ مگر جس آتما میں یہ سوال کبھی بھی نمودار نہیں ہوتے۔ وہ آتما ادھونش اتی دُربھاگیہ ہو کیونکہ وہ قیامت تک اس جنم اور مرن کے چکر میں پھنسا رہیگا۔ وہ آتما مرکچی ہو جس میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتے۔ اور ان کے جواب "تلاش کرنے کی بیچھا لوگ کوشش نہیں کرتی۔ وہ آتما اُس تالاب یا جوہڑ کی طرح ہے جس میں نہ تو کوئی نہر پڑتی ہے۔ اور نہ ہی پانی کے ہٹجانے کے واسطے کوئی نکاس ہے اس میں اوشیہ ہی بدبو اور ورگندھ پڑجائے گی۔ مگر ان سوالوں کا پیدا کرنا۔ اور پھر انکا جواب دینا مذہب یا دھرم کا کام ہے۔ وہ مذہب یا دھرم جو اس کسوٹی پہ آکر ناقص نکلتا ہے۔ اور اپنے پیرووں کو آتما کی خوراک نہیں دیسکتا۔ دہرم یا مذہب کے نام سے پکارے جانے کے لائق نہیں ہے۔ آجکل سنسار میں چھوٹے بڑے کتنے ہی مذہب پرچلت ہیں۔ اس جگہ میں یہ درشانے کی کوشش کروں گا۔ کہ ان تمام مذاہب میں سے چند سرکردہ مذہب ان سوالوں کا کیا جواب دیتے ہیں۔ اور وہ جوابات ایک سادھارن آتما کی کس حد تک تسلی کرسکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل سطور میں میں صرف مذہب اسلام۔ دین عیسوی اور ویدک دھرم کا ہی ذکر کروں گا۔ کیونکہ یہی تین مذہب ہیں۔ جوکہ اسوقت دُنیا میں سرکردہ مذہب خیال کئے جاتے ہیں۔

پہلا سوال۔ ہم کہاں سے آئے ہیں۔ مذہب اسلام اس سوال کے جواب پر کوئی روشنی نہیں ڈال سکتا۔ اگر یہ مذہب اپنی تمام طاقت خرچ کردے۔ تو صرف یہی جواب دیسکتا ہے۔ کہ خدانے انسانوں کو اپنی شکل کا بنایا۔ اور ایک وقت تھا۔ جس وقت یہ تمام انسانی روحیں سنسار میں ظہور پذیر ہوئی تھیں۔ اس وقت یا زمانے سے پہلے کیا تھا۔ اسلام اسپر کوئی [illegible] اور اپنے متلاشی کو ناکامیاب پھیر دیتا ہے۔ اگر یہ پوچھا جائے کہ خدانے انسان کو پیدا ہی کیوں کیا۔ توبھی اسلام جواب دینے میں بالکل قاصر ہے۔ اگر مذہب اسلام سے یہ سوال کیا جائے۔ کہ ہم پیچھے یا اس جنم سے پہلے کیا تھے۔ اور کس حالت میں تھے۔ اور اب کس اصول یا نیم کے انوسار مختلف گھرانوں اور جگہوں میں کیوں پیدا ہوئے ہیں۔ توبھی دین اسلام سے کوئی جواب بن نہیں پڑتا۔ اور ایک سچے جگیاسو کو نا اُمید

ملتا ہے۔ کہ ہم نے پچھلے جنموں میں کرم کئے تھے۔ اور اب اُن کا پھل بھوگنے یا اور نئے کرم کرنے کے واسطے یہ جنم دیا گیا ہے۔ جیو آتما انادی ہے جیسے ہمارے کرم یا فعل ہوتے ہیں ویسا ہی ہم کو جنم ملتا ہے۔ اگر جیو آتما نے پچھلے جنموں میں ایک ودوان اور یوگی کے کرم کئے ہوں تو دوسرے جنم میں بھی اسکو کسی پنڈت اور یوگی کے ہاں ہی پیدا کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی وِدیا اور یوگ وِدیا کو جاری رکھ سکے۔ اور آخر کو منزل مقصود پر پہنچ جائے یہ اصول آتما سے جنم پانے کے (فی نا سپنا) گویا تسلی بیان کر دیتا ہے۔ اور ایک جگیاسو کو اس جواب کے بعد کوئی شنکا نہیں رہتی۔

اب دوسرے سوال کو لیجئے۔ ہم کیا ہیں۔ یا یوں کہو کہ جیو آتما کیا ہے۔ پہلے میں جیو آتما کے چِنہ یا لکشن بیان کئے دیتا ہوں۔ وہ یہ ہیں۔ جو اِچھیا۔ دویش۔ سُکھ اور گیان آدی گُن یکت۔ الپگیہ۔ نِت ہے۔ وہ ہی جیو آتما ہے۔ یہ جواب بتاتا ہے کہ جیو کیا ہے۔ ایک جیو اور پرماتما کا کیا رشتہ ہے۔ وہ بھی سُن لیجئے۔ جیو اور ایشور سروپ اور ویدھرم سے بھن۔ اور ویاپیہ ویاپک اور سادھرم سے ابھن ہیں۔ ارتھات جیسے آکاش سے مورتی مان دربہ کبھی بھی بھن نہ تھا۔ نہ ہے۔ نہ ہوگا۔ اور نہ کبھی ایک تھا نہ ہے۔ نہ ہوگا۔ اسی پرکار پرمیشور اور جیو کو ویاپیہ ویاپک۔ اوپاسیہ۔ اوپاسک اور پتا پتر آدی کا سمبندھ ہے۔ اس کے ساتھ ہی ویدک دھرم یہ بھی بتا دیتا ہے۔ کہ جیو آتما کرم کرنے میں خود مختار ہے۔ مگر ان کرموں کا پھل بھوگنے میں سوتنتر نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جیو آتما کے لکشن اور پرماتما سے اس کا سمبندھ اور کرم کرنے میں خود مختار ہونا اور اُن کا پھل بھوگنے میں خود مختار نہ ہونا۔ انیہ (دوسرے) مذاہب کے پیرؤوں کی سمجھ میں آنا بہت ہی کٹھن ہے۔ کیونکہ وہ تمام عُمر ایک بالکل مختلف آب و ہوا میں پرورش پاتے رہے ہیں۔ مگر اگر کوئی تعصب اور ہٹھ دھرمی کو یک طرف رکھکر نظر تعمق سے دیکھنا چاہے۔ تو بات بالکل سہل اور آسان نظر پڑتی ہے۔

اب تیسرا سوال ہے کہ ہم کس طرف کو جا رہے ہیں۔ اگر پہلے سوال کے جواب کو غور سے پڑھا جائے۔ تو اس کا جواب بھی اسی میں مل جائیگا۔ ہم موت کے بعد اپنے کرموں کے انوسار جنم دھارن کریں گے یا اپنے کئے ہوئے کرموں کا پھل بھوگیں گے۔ اور پھر جب تک مُکتی کو حاصل نہ کریں۔ اس جنم مرن کے جال میں چکر کھاتے رہیں گے۔ پیدا ہونگے۔ کرم کرینگے

اور کرم یونی یا بھوگ یونی کے سوائے کرم کریں گے

مذہب اس کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیتے۔ یہ مذہب اپنی الہامی کتب میں کسی جگہ بھی
اُس بات کا ذکر نہیں کرتے۔ کہ آتما کے کیا لکشن ہیں۔ یا آتما کیا وستو ہے۔ اور اسکے کیا گن
ہیں۔ ان مذاہب کے لیئے جسم اور روح میں صرف لفظوں ہی کا فرق ہے۔ در اصل معنوں کا کوئی
اختلاف نہیں ہے۔ یہ دونوں مذہب مانتے ہیں کہ روحیں پہلے کسی جگہ جمع رہتی ہیں اور
وقتاً فوقتاً خدا ان کو بغیر کسی تمیز کے اِس جسم میں بھیجتا رہتا ہے۔ لیکن اسکا جواب کہ روح
ہے کیا۔ اور کس جگہ قید اور جمع رہتی ہے۔ اور کیوں قید یا جمع رہتی ہیں۔ ان مذہبوں کے
پاس کوئی نہیں ہے۔ تیسرا سوال بھی ان نام ماتر کے مذاہب کے لئے ایسا ہی مشکل اور لاجواب
ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں کو یہ نہیں بتا سکتے۔ کہ اس جنم کے بعد منش کا یا انسانی
جیو آتما کا کیا انجام ہوگا۔ اس زندگی کے بعد بھی کوئی زندگی ہے یا نہیں ہے۔ اور اگر
ہے تو کس قسم کی ہے۔ اس کے بارے میں یہ بالکل خاموشی اختیار کیئے ہوئے ہیں
اگر کوئی جواب بن بھی آتا ہے۔ تو صرف یہ کہ اس زندگی کے بعد قیامت تک روحیں
قبروں میں مدفون رہتی ہیں۔ اور قیامت کو جب خدا کا فرشتہ یا وزیر اعظم اپنا نرسنگا بجائیگا
تو سبکی سب روحیں اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کھڑی ہونگی اور اپنے اپنے فعلوں کا جواب
دینگی۔ جو روحیں خدا کے رسول یا اس کے اکلوتے بیٹے کی شفاعت حاصل نہ کر
سکینگی۔ وہ تا ا... دوزخ کی جلتی ہوئی آگ میں ڈالی جائینگی۔ اور جو شفاعت
حاصل کرینگی۔ وہ خواہ انہوں نے کتنے ہی خراب فعل کیئے ہوں۔ ہمیشہ کے لئے بہشت
میں بھیجی جائینگی۔ اُن کا بہشت کیا ہے۔ صرف اس دُنیا کی چند پسندیدہ اور بہت سی ناپسندیدہ اور
ناگوار او[illegible]ہیات باتوں کا فوٹو ہے۔

اب میں آپکو یہ بتانے کی کوشش کرونگا۔ کہ ویدک دھرم ان سوالوں کا کیا جواب دیتا
ہے۔ اور وہ جوابات کہاں تک کما حقہ طور پر تسلی بخش ہیں۔ ویدک دھرم ان سوالوں کا صرف مکمل
جواب ہی نہیں دیتا۔ بلکہ جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے۔ ویدک دھرم ان کو انسانی آتمائیں اُتپن کرتا ہے
اور پھر معقول جواب دیکر آتما کی تسلی کرتا ہے۔ ویدک دھرم صاف الفاظ بتاتا ہے (سندھیا کا
پانچواں منتر) کہ یہ سرشٹی آج سے نہیں بلکہ پرم پرا سے چلی آتی ہے۔ یعنی یہ سرشٹی انادی
ہے۔ دوسرے الفاظ میں کہ اس دُنیا کا نہ کوئی شروع ہے اور نہ کوئی آخر ہے۔ نہ یہ سرشٹی
کبھی پیدا ہوئی تھی اور نہ کبھی آخر ہوگی۔ ہم کہاں سے آئے ہیں۔ اس کا جواب صاف الفاظ میں

اُپدیشک کئی درجہ زیادہ کوشش اور سرگرمی سے اپنا دھرم اُپدیش کر رہے ہیں۔
مسلمانوں کے مولوی جا بجا اپنا پرچار کر رہے ہیں۔ عیسائیوں کے مشنری دور دراز
ہمالیہ کی دشوار گھاٹیوں میں انجیل کی آواز کو گونجا رہے ہیں۔ سکھ بھی اپنا آپ جدا
پرچار کر رہے ہیں۔ غرضیکہ سناتنی بھائی بھی اب اپنی خواب غفلت سے کافی سے زیادہ
بیدار ہو چکے ہیں۔ اور اُنکے اُپدیشک بھی خوب تن دہی سے کام کر رہے ہیں۔ اور دیکھیں
آریہ سماج تعلیم کے معاملات میں ہر ایک جماعت اور سوسائٹی سے میدان میں آگے ہی بڑھا
ہوا تھا۔ اور تمام صوبے کی تعلیم اور نوجوانوں کا سانچے میں ڈھالنا اسکے ہی ہاتھ تھا۔ مگر
اب ہوا کا رُخ بدل چلا ہے۔ اور اگر ہماری رفتار یہی رہی تو ضرور ہی بہت ہی جلدی ہوا کا رُخ
بدل جائیگا۔ سکھ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو تعلیم میں اب آریہ سماج سے آگے بڑھ چلے ہوئے
ہیں۔ سناتنی بھی اب سکول پر سکول اور پاٹھ شالا پر پاٹھ شالا کھول رہے ہیں آریہ
سماج دوسری تحریکوں میں دوسروں سے آگے تھا۔ مگر اب دھرم جوش۔ ایشور پریم اور
سنسار کا اُپکار کرنے کا جذبہ کچھ ایسا ٹھنڈا پڑتا جاتا ہے۔ کہ آثار اچھے نظر نہیں آتے
آریہ بھائیو اب ٹھنڈا پڑنے کا وقت نہیں ہے۔ اور اداس ہونے کا کوئی کارن نہیں ہے
مایوسی کو پرے پھینکدو جس طرح سانپ اپنی کینچلی اوتار کر کے صاف ستھرا اور آگے سے زیادہ
چست و چالاک نظر آتا ہے۔ اسیطرح تم بھی مایوسی اور آلس کے چولے کو پھینک کر ویدک دھرم
کے پرچار کے لئے از سر نو کمریں باندھکر میدان میں نکل آؤ۔ اور یقین کامل جانو کہ آخر
کو میدان ہمارے ہی ہاتھ رہتا ہے۔ کیونکہ سچائی دُنیا میں ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اور وہ ہمارے
ہی پاس ہے۔ ایشور کے دئے ہوئے اور رشی کے بتائے ہوئے دھرم کی مشعل کو لے کر
سنسار میں نکلو اور تمام اندھکار ایک چھن میں کافور ہو جائیگا۔ صرف ہمت اور بہت
کی ضرورت ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں۔ آپکو آرام اور دوسری قسم کے آنند اور
آسائشیں چھوڑنی ہونگی۔ آپکو تکالیف اور کشٹ سہنا ئیں برداشت کرنی ہونگی۔ آپکو دوسروں
کی مخالفت اور اپنوں کی سرد مہری کا سامنا کرنا ہوگا۔ آپکو اپنی خواہشات کو جواب دینا ہوگا
مگر یہ سب کچھ آسان ہو جائیگا۔ اور راستہ بالکل ہموار اور سیدھا ہو جائیگا۔ اگر آپ اپنے دل
میں یہ خیال کرلیں کہ ویدک دھرم کے لئے وقتاً فوقتاً اور موقعہ بموقعہ کتنے رشیوں اور
مہاپُرشوں نے اپنی جانیں نثار کی ہیں۔ کتنی قیمتی جانیں دوسروں کے ہاتھ قربان ہوئی

پھر پیدا ہونگے۔ پھر مر جائینگے۔ حتیٰ کہ مکتی کو حاصل کر لیں گے۔ اور جنم مرن سے چھوٹ جائینگے۔ انسانی زندگی میں یہ تین ضروری اور اہم سوال ہیں۔ جس جگہ دوسرے دین اور مذہب ان کا جواب دینے کے وقت ٹال مٹول سے کام نکالتے ہیں۔ وہاں ویدک دھرم صاف الفاظ میں ایک متلاشی کی تسلی و تشفی کر دیتا ہے۔ اور بھولے بھٹکے انسان کو راہِ راست پر ڈالکر اصلی منزل کی طرف چلا دیتا ہے۔ نہیں نہیں اگر کوئی ویدک دھرم کے اصولوں اور نیمول پر کاربند ہو تو منزل پر صحیح و سلامت پہنچ بھی جاتا ہے۔ مگر انسان اپنی اگیانتا اور کج ادائی کے سبب تمام عمر تاریکی کے گہرے سمندر میں غوطے کھاتے رہیں گے۔ مگر روشنی یا لائٹ ہوس کی طرف نہیں آئینگے۔ اور ہے بھی سچ وہ آئیں بھی کیونکر جبکہ کوئی ان کو روشنی دکھانیوالا ہے ہی نہیں۔ اگر خوش قسمتی سے کوئی راہبر یا ملاح آتا بھی ہے تو ہم ناعاقبت اندیش لوگ یا تو اسکی قدر نہیں کرتے یا طرح طرح کی اذیتیں دیکر قبل از وقت ہی اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ سالہا سال کی مدت کے بعد ایشور کی پرم دیا سے ایک مہرشی (میری مراد شری سوامی دیانند جی سے ہی) آئے تھے۔ لوگوں نے انکی مخالفت کی۔ انکو برا بھلا کہا۔ اور ان کے دھرم اپدیش کو بجائے گرہن کرنے کے الٹا اسکے برخلاف پرچار کرنا شروع کر دیا۔ آخر کو وہ آتما اپنے مشن کا پرچار کر کے ہمارے درمیان سے چل بسی۔ اس مہاآتما کا کام سنسار کو صرف ایشور کی طرف سے ایک سندیسہ دینا تھا۔ سندیسہ دیا۔ اور پھر اپنے پرم پتا کی گود میں واپس چلی گئی۔ اب ان کے بعد اس مشن کی پرچار کا بوجھ ان لوگوں پر ہے جو انکے نام لیتے یا انکے بتائے ہوئے طریقہ عبادت کا فخر رکھتے ہیں۔ مشن کٹھن ہے۔ پرچار کرنے کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ مخالفت اپنے زوروں پر ہے۔ اور دن بدن بڑھتی ہی جاتی ہے۔ مشکلات بجائے حل ہونے کے اور زیادہ زور سے راستہ میں حائل ہو رہی ہیں۔ جہاں چند سال ہوئے راستہ صاف تھا۔ آج مخالفت اور کٹھنتائی کے کانٹے بکثرت بوئے گئے ہیں۔ آگے میدان صاف تھا۔ مگر آج میدان دوسروں کے ہاتھ گیا ہوا معلوم ہوتا ہے کچھ سال ہوئے آریہ سماج ہی ایک ایسی سوسائیٹی تھی۔ جو ریفارم کا کام کرتی تھی۔ ہر قسم کی کام اور ہر قسم کی موومنٹ کی باگ ڈور آریہ سماج کے ہاتھ ہوتی تھی۔ مگر آج حالات دگرگوں دکھائی دیتے ہیں۔ آریہ سماج دھرم پرچار کیواسطے اپدیشک اور پرچارک نوکر رکھتا تھا۔ اور دوسری سوسائیٹیاں بالکل سوئی ہوئی پڑی ہوئی تھیں۔ اب جس جا دیکھو دوسروں کے پرچارک اور

کچھ ویدوں کے متعلق

از

(ایک آریہ گریجوایٹ)

یہ امر اب محتاج ثبوت نہیں رہا۔ کہ کس طرح آریہ سماج کی تعلیم اور ویدک دھرم عوام کے دل میں گھر کر چکے ہیں۔ ایشور سے منکروں کا اپنے شکوک کی نورتی کے لئے ایک ماتر آریہ سماج کے پلیٹ فارم کی شرن لینا اس بات کا بدیہی ثبوت ہے کہ آریہ سماج ہی کو اس قابل سمجھتے ہیں۔ کم سے کم اتنا تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آریہ سماج کا سب مذاہب کو چیلنج دے سکنا۔ اپنے جلسوں کے پروگراموں میں مباحثہ کے لئے وقت رکھنا اور دیگر مذاہب کے علما کو خیالات کے تبادلہ کے لئے دعوت دینے کی ہمت رکھنا اور مٹھی بھر آدمیوں کا مخالف سے مخالف حالات کے اندر اپنی ہستی اور زبردست ہستی قائم رکھ سکنا۔ یہ سب باتیں اس سوسائٹی سے باہر کے حلقہ کے آدمیوں کو انگشت بدنداں کر رہی ہیں۔ اگر کوئی مخالف لندن ٹائمز کے نامہ نگار کی حیثیت اور نمونہ کا آریہ سماج کی کچھ شکایت کر سکتا ہے۔ تو وہ اس شکل میں نہیں ہوتی۔ کہ آریہ سماج اپنے اوپر کئے ہوئے اعتراضوں کا جواب نہیں دیتا بلکہ یہ کہ اس کے اندر ایسے آدمی ہیں جو لائق ہوتے ہوئے بھی عوام کو اپنے دھرم کی سچائیاں سلیس زبان میں سمجھا سکتے ہیں۔ حالانکہ ان سے امید یہ کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا دائرہ اثر صرف تعلیم یافتہ اصحاب کے اندر بنا سکیں گے۔ اسی طرح اگر (پیپل آف انڈیا) کے مشہور لیکھک ہربرٹ سلے عیسائیت کے واسطے ہندوستان میں آریہ سماج کو خطرہ بتلاتے ہوئے کوئی وجہ دیتے اور دے سکتے ہیں۔ تو وہ یہ ہے کہ آریہ سماج اپنے سدھانتوں کو بڑی دڑھتا اور وضاحت سے پیش کرتا ہے۔ مخالف برہمو سماجیوں سکھوں اور ویدانتیوں کے جو وقت بوقت اپنے عقاید کو توڑتے جاتے ہیں۔ یا کم سے کم موقعہ شناسی کے علم میں ماہر ہوتے ہوئے گول مول جواب دیکر ٹال دیتے ہیں۔ اول الذکر مت کی

ہیں۔ میں آخر میں آپسے صرف ایک سوال کرتا ہوں کہ مول شنکر نے بار بار اپنا گھر کیوں چھوڑا تھا۔ جنگلوں اور بنوں کی سالوں تک خاک کیوں چھانی تھی۔ پنڈتوں اور یوگیوں کے پاس مارا مارا کیوں پھرتا تھا۔ ودیا حاصل کرکے برہمچریہ دھارن کرکے سمادھی کی تاری کو توڑ کر ایشور سے مکھ پھیر کر ہمارے درمیان آکر کیوں تکلیفیں اور کشٹ اٹھائے۔ نہیں نہیں۔ آخر کو زہر قاتل کا لبریز پیالہ بھی پیا تو کس لئے پیا تھا۔ کیا اپنے واسطے۔ کیا اپنی بھلائی اور بہبودی مدنظر یا درکار تھی۔ کیا کوئی اپسوارتھ کا بھاو کام کر رہا تھا۔ کیا وہ دنیا کی واہ واہ کے بھوکے تھے۔ کیا وہ زر و مال کے پیاسے تھے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اگر انہوں نے یہ کشٹ اٹھائے۔ تو ہمارے لئے اٹھائے اگر انہوں نے زہر کا پیالہ پیا تو ہماری خاطر پیا۔ لوگوں کو ناستک سے آستک بنانے کے لئے پیا تھا۔ انکی زندگی کا مدعا ویدک دھرم کا پرچار تھا۔ اور اپنی لاثانی سرت سے بھی وہ ایک ناستک کو آستک بنا گئے۔ اُن کے آخری لمحے کے الفاظ قیامت تک اپنے پڑھنے والوں کو ایشور اوپاسک بناتے رہیں گے۔ یہ سب تکلیفیں انہوں نے ہماری ہی خاطر اٹھائی تھیں۔ کیا ہم اپنے محسن کی خاطر اپنے معمولی - آرام اور سکھ اور دنیاوی دھندوں کو بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ باتیں بہت مشکل معلوم ہوتی ہیں۔ مگر انت میں آپکو ایک فارمولا بتا دیتا ہوں۔ اگر آپ اسکو یاد رکھیں گے۔ تو یہ تمام مشکلیں حل اور آسان ہو جائینگی۔ اور وہ یہ کہ ہر ایک آریہ پتر اور پتری کو ہر وقت چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ سوامی دیانند نے میری ہی خاطر زہر قاتل چکھا تھا میری ہی خاطر پران دئے تھے۔ اور ان کے ویدک دھرم کے پرچار سے ہی میں اس بھاری احسان سے سبکدوش ہو سکتا ہوں۔ اوم شم

اتنی تمہید کے بعد یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہمارا اپنا اعتقاد اپنے اصولوں کے بارے میں کیا ہے۔ اور اصولوں کو تو اسوقت چھوڑ دیجئے۔ اسوقت ہم آریہ سماج کے تیسرے اصول کے اوپر بحث کریں گے۔ اور کسی عمدہ نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کریں گے۔

اگر فرداً فرداً ہر ایک آریہ سماج کی ممبری کی فارم پر دستخط کرنیوالے اور اس حیثیت میں مندرجہ بالا اصول کی سچائی کو تسلیم کرنیوالے سے پوچھا جائے تو معلوم ہوگا کہ فیصدی ایک کافی تعداد اس کے بارے میں اندھیرے میں ہے۔ کئی تو اس سوال پر بحث کرنے ہی نہیں پاتے۔ انکی ویدوں سے لاعلمی کہئے۔ ان کے اپنے کام کی بہتات کہئے سماج کے سوشیل پہلو میں زیادہ مصروفیت کہئے۔ غرضیکہ کئی وجوہات ہیں جن کے ساتھ اگر سوا بھی براہمنوں کا سنسکرت اور ویدوں کو مشکل بتاکر ڈرانا اور بیجا مخالفت جسنے کوئی ٹھوس کام ہونے ہی نہیں دیا۔ ملادئے جائیں۔ تو آریہ سماجیوں کی سجا بے بسی سمجھ میں آسکتی ہے۔ یہ ایک ایسا نیم ہے جو ہر ایک تعلیم یافتہ سماج میں آنے کے راستہ میں حائل ہوتا ہے۔ مغرب کا دن بدن ترقی پکڑتا ہوا گیان انکو ماننے نہیں دیتا کہ سرشٹی کے آدی میں ایک ایسی پستک بنی نوع انسان کو ملی تھی۔ جو ہمیشہ کی ضروریات کو پورا کرنے میں سمرتھ ہے۔ دوسری طرف پنڈت منڈل میں تو بالکل عالم خاموشی چھایا ہوا ہے تیسری طرف ہمارے مغربی بھائی جو ویدوں پر محنت کرتے ہیں۔ اور ان کے کچھ بے دام غلام بھارت نواسی اپنی اعتراضوں کو دہراتے ہیں جنکا کہ حقہ جواب جیمنی نے اپنے پوروہ میمانسا کے پہلے ادھیائے کے پہلے پاد اور سائن آچاریہ نے اپنے وید بھاشیہ کی بھومکا میں دیدیا ہے۔ ان حالات میں ویدوں کے متعلق صحیح خیالات قائم کرنا واقعی مشکل ہوجاتا ہے۔ اور خاصکر اس حالت میں جبکہ ہمارے اعتقاد کے بموجب ۱۱۳۱ شاکھاؤں کا بالکل لوپ ہوگیا ہو۔ اور لوگوں کے پاس اس کام کے لئے وقت تھوڑا ہو۔ کہاں تو اپنشدوں کے انسان اس غضب کے ہوں کہ گورو کے پاس ویدوں کا رہسیہ سمجھنے جاتے ہوں گورو ۳۲ سال کا برہمچریہ پالن کراتا ہو۔ پھر ایک بات بتاتا ہے۔ اس سے مطلب پورا نہیں ہوتی۔ شیشیہ پھر سوال کرتا ہے۔ گورو پھر ۳۲ سال برہمچریہ برت دھارن کرنے کے لئے حکم دیتا ہے۔ لیکن شیشیہ ہے کہ ان سب مشکلات کے باوجود اپنے ارادہ سے نہیں ٹلتا (کیا یہاں نچیکتا नचिकेता کے اتہاس کو دہرانے کی ضرورت ہے؟)

الوپائیوں کا تو یہ مقولہ اور وطیرہ ہے - کہ ویدوں کو اپنی قابل عزت کتابوں کی فہرست شامل کرتے ہوئے بھی جہاں آریہ سماج کے ساتھ مقابلہ آپڑے وہاں انکے فائدہ سے انکاری ہوجائیں - اِس امر کو بھلادیں کہ ان کے پرورتک بانی مبانی راجہ موہن رائے ویدوں کے سچے معتقد اور پرچارک تھے - اور نشچت سدھانت نہ رکھکر کبھی کسی مشہور لیڈر کے پیچھے اسکی پرائیویٹ زندگی کو چاہے وہ کتنی ہی گھرنت کیوں نہ ہو نظر انداز کرتے ہوئے لگ جائیں - دوسرے فرقے کے لوگوں کے اندر اسوقت عام طور پر دیکھا جاتا ہے - کہ انکی ساہتیہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ویدانت کا سہارا لیا جارہا ہے - سکھ لوگوں کے ویدانت کی لہریں بہے جانے کا ایک کارن ان کے جوشیلے تت خالصہ فریق کا وہم بھی مانا جاسکتا ہے - جو ان کو ویدپرک گورونانک کے واکیوں سے منہ موڑکر اور گورو صاحبان کی جانفشانی کے پاتر گتھو اور براہمن کا نرادر کرکے اویدک دھرمی کہلانے میں فخر محسوس کرا رہا ہے - ویدانتیوں سے تو آج تک پاپ کا کرتا کوئی نہیں بتلایا گیا - مصنف رقمطراز ہے کہ آریہ سماج اپنے اصولوں پر راضی نامہ کرنا نہیں جانتا - اور اسی میں اسکی طاقت ہے - وہ ویدوں کے نام پر ہندوؤں (آریوں) کو اپیل کرتا ہے اور کامیاب ہوتا ہے - عیسائی صاحبان کا وعظ میں کسی بھی آریہ سماجی کے پہنچنے پر بھاگ جانا - اور اُن کو اپنے ذمہ وار ادھکاریوں سے ایسی قسم کی ہدائیتوں کا ملنا آئے دن کے ایسے واقعات ہیں - جنکو یہاں دوہرانا لاحاصل ہے - پاٹھک معاف کریں اگر میں اپنا تجربہ اِتنے لفظوں میں ادا کردوں کہ ایک دفعہ گاڑی میں ایک مسلمان مولوی ایک سکھ اور دو آریہ سماجی بیٹھے ہوئے تھے - جن میں میں بھی شامل تھا - مولوی نے سدھانتوں پر بحث چھیڑدی اور سکھ مہاشیہ کو چالاکی سے پھسلانا چاہا - لیکن ان کو آریہ سماج کی ہوا لگی ہوئی تھی - وہ کب قابو آنیوالے تھے - ان کی کمی کو میرے دوسرے آریہ سماجی بھائی اپنی اصلیت کو نہ جتلاتے ہوئے پورا کرتے تھے - ایک دفعہ مجھے بولنے کی ضرورت لاحق ہوئی - تو میرے جیسے کم عمر نوجوان سے معقول جواب کو سنکر ان کو پورا الیقین ہوگیا کہ میں آریہ سماجی ہوں - چنانچہ اُنہوں نے بحث بند کرنے کے لئے جھٹ کہہ دیا - کہ بھائی تم آریہ سماجی ہو - ہم آریوں سے ہار مان چکے ہیں - لیکن ایک بات آریوں میں ہم بھی اچھی مانتے ہیں - کہ یہ خدا کی وحدانیت کے قایل ہیں - پھر وہ سارا راستہ خاموش چلے آئے -

میرے قلب مضطرب کی فقط اک امان تو ہے

میں وطن کو کس طرح سے کہو اپنا منہ دکھاؤں ہیں تعبیر سے کیسے کہو اجودھیا جاؤں
سیتا کھو چکا ہوں پہلے جو تجھے بھی اب گنواؤں یہی اس سے تو بھلا ہے کہ میں جان پہ کھیل جاؤں

پتا استری برادر چھٹے اور وطن بھی چھوٹا
کہو اس طرح کسی کا کبھی ہے نصیب پھوٹا

تیری جان تو میرے دل میں ہے زمیں پر کیوں پڑے ہو میرے نور چشم تم ہو ذرا آدم آنکھ کھولو
رہوں منتظر میں کب تک میری جان مجھ سے بولو نہیں کوئی دم کا میں بھی مہماں ہوں ساتھ لے لو

میرے بیر لکشمن جی تو تو خوب جانتا ہے
شب غم بری بلا ہے شب غم بری بلا ہے

غم فرقت برادر کوئی میرے دل سے پوچھے کہ یہ کتنا دکھ مہاں ہے کہ ہیں کیسے اسکے صدمے
میرے دل پہ تیغ غم کے لگے پے بہ پے ہیں چرکے بھلا آپ ہی بتاؤ مجھے کیسے چین آئے

سیتا لکشمن کے غم نے مجھے تن بھلا دیا ہے
میری تیرہ روزگاری نے یہ دن دکھا دیا ہے

میری اے سومترا ماتا و جنک خطائیں بخشو ہیں امانتیں تمہاری چلا تن میں آج ہوں کھو
میں تمہارے گھر میں دیکھو چلا لٹ ہوں بن کو گو میری پیارے بھرت جی سے کوئی اتنا جا کہو تو

سیارام لکشمن کا نہ تم انتظار کرنا
نہ تم انکی یاد میں اب کبھی سرد آہیں بھرنا

اسے خیال جانکی جی میرے دل سے اب نکل جا پتی برت دھرم کی دیوی کا ہے اب محال ملنا
وہ کہ جس کے بل پہ ہم کو تھوڑا سا آسرا تھا چلا چھوڑ بیچ میداں مجھے آج ہے اکیلا

مجھے عمر بھر سیا کا نہیں اب وصال ہوگا
یہاں تک کہ اسکا مجھ کو درشن محال ہوگا

میں زمیں سے آسماں تک کی تمام بادشاہت اسے بخش دوں جو میری کرے لکشمن کو جیوت
میں تمام زندگی میں نہیں بھولونگا مروت کروں عمر بھر میں انکی دل و جاں سے خوب خدمت

یہ بچھڑ چلی ہے جوڑی کوئی پھر اسے ملا دے
اسے پرم اشور وہ مہاراج شبھ جزا دے

کہاں یہ حالت کہ ویدوں کی رکشا کا خاص ہتن رکھنے کی وجہ سے جیوت، جاگرت رہنے والی آریہ جاتی ان سے بالکل بے سکتہ ہو۔ اور اپنی عدم توجگی کی وجہ سے اس حالت میں آجائے کہ ان پر شردھا نہ رکھنے کی وجہ سے آریہ سماج میں سچے معنوں میں داخل نہ ہو سکے۔ یہ حالت جتنی افسوسناک ہے۔ اس سے کم قابل رحم نہیں۔

ہم ایک بڑی آسان اور عام فہم نکتہ خیال سے ویدوں کے متعلق کسی آگامی انک میں بحث کریں گے ؞

لچھمن مورچھا پر رام ولاپ

(از شریمان مہاشہ پنجی لال پریم لاہور)

میرے پیارے گلے میں اٹھو آؤ ڈالو باہیں　　　بھلا کس خطا پہ بھائی یوں ہیں پھیری نگاہیں
یہی کیا ہے طرز الفت ہیں یہی وفا کی راہیں　　　کہ تڑپ کی جان دیدیں تمہیں پیاری جو چاہیں
میرا سوز غم سے دیکھو ہے کلیجہ منہ کو آتا
لب نازک اب ہلاؤ کہو پیارے رام بھراتا

مجھے کیا فراق سیتا کا ہی رنج کوئی کم ہے　　　کہ پڑا جو میری سر پر یہ مزید کوہ غم ہے
میرے نامہ مقدریں پتا ہی کیا رقم ہے　　　کہ جو نت نئی ہے آفت نیا دکھ نیا الم ہے
ہوا جب سے مجھکو حاصل ہے غم فراق سیتا
میری چاک دامن دلکو تھا ایک تو ہی سیتا

کہاں پر لگی تمہارے کہو تیر کی انی ہے　　　مجھے بھی تو کچھ بتاؤ کہ جو جان پر بنی ہے
یہ ہی کیوں نزع کی حالت کہو کیوں یہ جانکنی ہے　　　میری شیر بیر بھائی تو تو تیغ کا دھنی ہے
تیری تیر جاں ستاں کی تو ہے دھوم اس جہاں میں
تیری زور دست بازو کی ہے دھاک آسماں میں

میں بغیر تیرے لچھمن نہ کسی بھی کام کا ہوں　　　میں ہوں لیک شیر قالیں یا کہ فیل خام کا ہوں
تو ہی میرا زور بازو میں تو جسم نام کا ہوں　　　تیرے بن میرے برادر میں غلام عام کا ہوں
میری جان گر ہے کوئی تو اسے میری جان تو ہے

نہیں جس قدر کہ مردوں میں ہے۔ گو ہماری عورتیں اسوقت ان پڑھ اور جاہل ہیں لیکن
پھر بھی ہندوستان کی شادیاں سو میں پچانوے مبارک ثابت ہوتی ہیں۔ اور برخلاف اسکے
مغربی شادیاں سو میں ساٹھ دلخراش ظاہر ہوتی ہیں۔ گو بقول یوروپ والوں کے (جہاں
کورٹ شپ کا رواج ہے) ہماری شادیاں اندھی شادیاں ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ گرہست
آشرم کا سکھ سچی قربانی۔ اور ایثار نفسی ہماری ہی عورتوں میں ہے۔ یہ ہندو عورت ہی ہے کہ
جو اپنا مرنا خاوند سے پہلے چاہتی ہے اور کہتی ہے کہ خاوند کے ہاتھ سے میرا مرتک سنسکار
ہو۔ برخلاف اس کے یوروپ کی عورتیں اپنے خاوندوں کے واسطے اکثر ایک ڈراونی شکل ہوتی
ہیں۔ یوں تو بھلائی اور برائی ہر ایک زمانہ میں ساتھ ساتھ رہی ہے۔ چنانچہ جہاں پہلے زمانہ
میں بھلائیاں تھیں۔ وہاں برائیاں بھی موجود تھیں۔ لیکن صرف اس قدر فرق ہے کہ پیشتر
مرد عورت سو میں ۹۵ اچھے ہوتے تھے۔ اور پانچ برے۔ لیکن برائیاں بڑھتے بڑھتے دلوں میں
ایسا گھر کر گئیں کہ آج مرد اگر میرا خیال غلط نہ ہو تو اسی فیصدی برے ہیں اور بیس
فیصدی اچھے اور عورتیں۔ ساٹھ فیصدی اچھی ہیں۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ قدیم
رواہات اور اطوار کا اثر عورتوں کو سلیم الطبع بنا دیتا ہے۔ بہت لوگ اس بات کو نہیں مانیں گے
وہ یہی کہیں گے کہ عورتوں کی طرفداری کی گئی ہے۔ لیکن جو نیک نیت اور پاک خصلت لوگ
ہیں۔ وہ خود ہی اپنے دل میں اندازہ لگالیں گے۔ پرانے قصے تو آپ تواریخوں میں پڑھتے
ہی رہتے ہیں۔ لیکن میں آپ کو اس زمانہ کی یکتا عصمت پردہ نشین خاتون کا قصہ سناتا ہوں
جسکو آپ کوئی من گھڑت قصہ نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ ایک سچا واقعہ ہے۔ گو میں اصلی ناموں کو ظاہر
نہیں کرونگا۔ اور نہ اسکی ناظرین کو چنداں ضرورت ہے۔ لیکن قصہ بلے کم و کاست سچا سچا
سناتا ہوں۔ جسکو پڑھکر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اب بھی اچھی استریوں سے زمانہ خالی نہیں۔
دہلی میں سورج نرائین نامی ایک شخص رہتے تھے۔ اور ایک ریاست میں کسی جلیل عہدہ پر
ممتاز تھے۔ علاوہ گاؤں اور مکافات وغیرہ کے نقد روپیہ بھی ان کے پاس بہت کچھ تھا۔
آباؤ اجداد کی خیر خواہی اور ریاست میں کارنمایاں کرنے کی وجہ سے سرکار انگریزی سے انکو رائے
بہادر کا خطاب بھی ملا ہوا تھا۔ آدمی بڑے خوش خلق اور ہر دلعزیز تھے۔ کسی طرح کا گھمنڈ انکو نہ تھا
اولاد میں صرف دو لڑکیاں تھیں جنکی شادیوں سے سبکدوش ہو چکے تھے۔ یوں تو ہر طرح کا سکھ
ان کو نصیب تھا۔ لیکن بقول ہندوؤں کے کوئی نام لیوا اور پانی دیوا نہیں تھا۔ یعنی اولاد

کرم کی گتی

ایک سبق آموز کہانی

(۱)

ہندوستان میں کوئی زمانہ وہ بھی تھا۔ کہ جب استریوں کی بڑی عزت کیجاتی تھی انکو طرح کی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا تھا۔ اُن میں ہر ایک بات سوچنے اور سمجھنے کی قابلیت ہوتی تھی۔ بلکہ حق تو یوں ہے کہ اگر اس پوتر دیش کی استریاں اعلیٰ درجہ کی مہذب۔ نیک۔ پارسا۔ پرہیزگار اور متقی نہ ہوتیں تو بھارت ورش کو کبھی بھی وہ عروج حاصل نہ ہوتا۔ جس کا آج ہمکو اس قدر فخر ہے۔ کاش وہ قابل قدر استریاں جو اعلیٰ سنتان پیدا کر گئے اپنی اولاد کو دیش بھگتی۔ شجاعت نیکدلی۔ دیا۔ اور ایمانداری کا سبق سکھاتی تھیں۔ پھر اس دیش میں پیدا ہوں۔ لیکن افسوس کہ آج ہم ایسے گر گئے ہیں کہ ہماری حالت دیکھ کر دوسری قومیں ہمارا خاکہ اُڑاتی ہیں۔ ہم کو ذلیل سمجھتی ہیں۔ اور ہم سے اس طرح سلوک کرتی ہیں کہ خدا دشمن سے بھی وہ سلوک نہ کرے۔ اسکی کیا وجہ اور کیا سبب ہے۔ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اسکی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ ہمارے من سے استریوں کی عزت بالکل اُٹھ گئی ہے ہم نے انکو صرف کھانا پکانے کی مشین اور بال بچوں کو پالنے کی لونڈی سمجھ رکھا ہے۔ بلکہ بعض بعض خاوند تو اپنی بیویوں سے اس طرح بدسلوکی اور بدمزاجی سے پیش آتے ہیں۔ کہ جس سے فریقین کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اسکے علاوہ بُری طرح برتاؤ کرنا اور بے عزتی کے کلمہ استعمال کرنا تو ایک معمولی بات ہے۔ لیکن بعض موقعوں پر تو شوہر کی جیتے جاگتے بیوی کو رنڈاپے کی سی صورت دیکھنی پڑتی ہے۔ پھر بھی عورتوں کی ہمت پر شاباش ہے کہ وہ ان مصیبتوں کو بڑی بردباری اور استقلال سے جھیلتی ہیں۔ اور تندخو بدمزاج اور نالائق شوہر کے برخلاف کبھی ایک سخت بات بھی زبان پر نہیں لاتیں۔ پرانا زمانہ تو ہم نے نہیں دیکھا صرف تواریخی واقعات پڑھکر ہی ہم کو اُس زمانہ کی اچھائی کا حال معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس گئے گزرے زمانہ میں بھی میں یہی کہوں گا کہ عورتوں کی شائستگی اور تہذیب میں اس قدر بُرائی

کہ تم کوئی لڑکا متبنیٰ کر لو۔ جس سے تمہارا بہت سا وقت کاٹ کچھ کسی قدر دور ہوگا۔ اور تمہارا دل اسکی پرورش میں بہلتا رہیگا۔ تجویز معقول تھی۔ بیوہ کو پسند آئی اور اسنے منظور کر لیا داماد جن کو ہم آئندہ رشی ناتھ لکھیں گے۔ لڑکا لینے کے واسطے کسی دیش کو چلے گئے اور کچھ روز بعد اپنی قوم کے کسی غریب آدمی کا لڑکا لے آئے۔ جس کے شفیق القلب والدین نے بہ طمع زر بخوشی ان کے حوالہ کر دیا۔ لڑکا نک رمک سے درست اور بہت خوبصورت تھا۔ لڑکے کو دیکھ کر بیوہ بیچاری کے دل کی کلی جو بالکل مرجھائی ہوئی تھی کسی قدر کھل گئی۔ لڑکے کو گود میں لیکر پیار کیا لیکن نہ معلوم کیا کیا خیالات دل میں آئے کہ جس سے بے ساختہ آنسو نکل پڑے۔

رشی ناتھ۔ اب آپ کیوں روتی ہیں۔ آج تو خوشی کا دن ہے۔ پرماتما آپکو اس کا سکھ دیکھنا نصیب کرے۔ دیکھئے کیسا خوبصورت لڑکا لایا ہوں۔ بڑا ہونہار معلوم ہوتا ہے۔

روپ ونتی۔ ٹھنڈی سانس بھر کر اور آنسوؤں کو پونچھ کر۔ ایشور اپنے بڑے دکھ سہے ہیں۔ اب تو میرے اوپر کرپا کر اور اس بچہ کو جو ہمارے خاندان کا چراغ ہے بڑی عمر دے۔

رشی ناتھ آج خوشی کا دن ہے۔ رونا ٹھیک نہیں بدشگونی ہوتی ہے۔ اب پنڈت جی کو بلوا کر آج ہی مہورت دریافت کر لو۔

روپ ونتی۔ مہورت کس بات کا۔

رشی ناتھ۔ برادری کو لڑکا گود لینے کی دعوت نہیں کروگی۔

روپ ونتی۔ ہاں کرونگی۔ کیوں نہیں چیتا رہے۔ اب یہ آیا ہے۔ تو سب کچھ ہوگا لیکن ابھی جلدی کیا ہے۔

رشی ناتھ۔ ماں صاحب دعوت تو آپکو ابھی کرنی پڑے گی۔ میں ابھی اسٹیشن پہ ہی تھا کہ یار دوستوں نے دعوت مانگنی شروع کر دی۔ میں نے کہا کہ گھر پہونچنے تو سب کچھ ہوگا آپ گھبرائے نہیں۔

الغرض دو چار دن بعد پنڈت جی مہاراج کو بلوایا گیا۔ پنڈت جی نے اپنی پوتھی کھول کر اور گن بچن۔ میں میکھ کر کے شبھ دن بتایا۔ اور دعوت حسب دستور قوم کو کر دی گئی۔ اور

نرینہ اُن کے کوئی نہیں تھی۔ کئی لڑکے ہوئے لیکن ہو ہو کر جاتے رہے۔ بیچارے شب و روز پرماتما سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ لیکن اُنکی آرزو پوری نہ ہوئی۔ اور اسی غم میں آخر بیچارے دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اُنکی وفات سے اُنکی بیوی کو جو صدمہ ہوا اُسکا اندازہ تو کچھ وہی دل کر سکتے ہیں جنکو کبھی مصیبت کا سامنا ہوا ہے۔ روپیہ پیسا تو ایشور کی کرپا سے بہت کافی تھا۔ لیکن وہ سچا سُکھ جو عورت کو خاوند کی موجودگی میں ہوتا ہے کہاں نصیب ہو۔ اسکے علاوہ اگر کوئی لڑکا بھی ہوتا تو بیوہ بیچاری اپنے من کو بہلاتی لیکن یہ غم اُس بیچاری کو اور بھی پریشان کرتا تھا۔ بیچاری دن رات اپنے من میں کلپا کرتی تھی۔ اور کہا کرتی تھی کہ ہائے رام تو نے یہ کیا بپتا مجھ پر ڈالی۔ میرے کون سے پاپوں کا یہ پھل ہے۔ میں نے ضرور اگلے جنم میں کچھ ایسے پاپ کئے ہیں جن کا بدلہ مجھ کو اب مل رہا ہے۔ افسوس کہ اس روپیہ پیسہ اور جائداد کو کوئی سنبھالنے والا بھی نہیں۔ کچھ دن اس رنج و غم اور پشچاتاپ میں اس بیچاری نے گزارے۔ لیکن بقول کسے ؎

طبیعت کو ہوگا قلق چند روز
بہلتے بہلتے بہل جائے گی

ایشور نے اُسکے دل کو کسی قدر ڈھارس دی۔ اور آخر سوچتے سوچتے اُسکو یہ خیال آیا کہ اگر اپنے بڑے داماد کو بلا لیا جاوے۔ تو سب سے بہتر ہے۔ اگر جائداد وغیرہ کو اور کسی کے سپرد کرونگی تو وہ کھا پی کر سب صفا چٹ کر دیگا۔ داماد آخر پھر اپنا پیارا عزیز ہے۔ وہ بھی تو ٹھیک سب کام کاج کریگا۔ اس کے علاوہ میری لڑکی بھی ہر دم میری آنکھوں کے سامنے رہیگی۔ یہ سوچکر اُسنے اپنی بڑی لڑکی کو خط لکھکر مع داماد اپنے پاس بلا لیا۔ داماد کو اور کیا چاہئے تھا۔ ایسی بڑی سسرال میں رہنا ملا۔ خدا دے اور بندہ لے۔ فوراً مع اپنی بیوی اور بچوں کے آن موجود ہوئے۔ اور سب جائداد سنبھال لی۔ اور روپیہ پیسہ اور جائداد کا خوش اسلوبی سے انتظام کرنا شروع کیا۔ بیوہ کو داماد کے آجانے سے یک گونہ تسلی ہوئی۔ لیکن اولاد کا غم پھر بھی اسکو ستاتا ہی رہتا تھا۔ ہندوؤں میں بعض بعض توہمات ہیں یہ دستور ہے کہ مرتے وقت نہ تو نواسہ اپنی نانی کو کندھا دے سکتا ہے۔ اور نہ داماد ہی۔ اس لئے بیوہ بیچاری کو ہر وقت یہی سوچ وچار رہتا تھا کہ جب میں مر جاؤنگی تو میرا کریا کرم کون کریگا۔ اور مجھکو کندھا کون دیگا۔ گو داماد اُسکی ہر طرح تشفی اور دلجوئی کرتا تھا لیکن یہ خیال اُسکے دل میں کھٹکتا ہی رہتا تھا۔ آخر ایک دن داماد نے یہ صلاح دی

ٹال دیا۔ ماں نے جب یہی کیفیت دیکھی تو ایکدن اپنے داماد کو کہا۔ کہ تم اس گھر میں بزرگ ہو اور سب گھر بار میں نے تمہارے سپرد کر دیا ہے۔ یہ لڑکا جو تم میرے واسطے لائے ہو اسکی تعلیم اور پرورش بھی تمہارے سپرد ہے۔ اسکو بری عادتیں پڑتی جاتی ہیں ایسا نہ ہو کہ کسی دن ہاتھ سے باہر نکل جاوے۔ ابھی تو کچھ نہیں گیا ہے۔ آخر پھر بچہ ہے لیکن جب پانی سر سے گزر جاویگا تو پھر بات بے قابو ہو جاوے گی۔ بہتر یہ ہے کہ تم اسکے بھلے کی کوئی تدبیر سوچو اور اسکو جہاں تک ہوسکے برائیوں سے بچاؤ۔

رشی ناتھ بڑے خرانٹ تھے۔ ساس کے یہاں آنے کے کچھ عرصہ بعد بیوی کا انتقال ہوگیا تھا۔ صرف ایک لڑکا رادھے ناتھ اور اسکی بیوی اور بچے تھے۔ انکو کیا غرض تھی کہ وہ راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے۔ انکی تو دلی خواہش یہی تھی۔ کہ لڑکا بدچلن اور عیاش بنا رہے۔ اگر اچھا اور لائق ہوگیا۔ تو گھر بار روپیہ پیسہ اور گاؤں وغیرہ کا کام آپ سنبھال لیگا۔ پھر ان کے کیا ہاتھ آئے گا۔ اب تو مالک بنے بیٹھے ہیں جس طرح چاہا حساب سمجھا دیا۔ ساس سے جھوٹی سچی باتیں ملاکر اسکو خوش کر دیا۔ لڑکا اگر لائق ہو جاوے تو پھر ان کو دمڑی کو بھی کوئی نہ پوچھے۔ ساس نے بہت کہا۔ لیکن یہی جواب دیا کہ مائی صاحب! ابھی بچہ ہے بڑا ہوکر آپ ہی سنبھل جاویگا۔ چھوٹی عمر میں سب ہی ایسے ہوتے ہیں۔ لیکن بڑے ہوکر سب اپنے آپ درست ہو جایا کرتے ہیں۔

ساس بیچاری یہ سنکر چپ ہو رہی۔ لڑکے کا چال چلن دن بدن بگڑتا گیا۔ اور رشی ناتھ نے اسکی مطلق پرواہ نہ کی۔ چاندنرائن اپنی رنگ رلیوں میں مشغول۔ رشی ناتھ اپنی روپیہ حاصل کرنیکی فکر میں مست۔ ان کو دن بدن نیا نیا شوق پیدا ہوتا گیا۔ ان کو نئے نئے طریقوں سے پیسہ پیدا کرنے کی فکر سوہی گئی۔ انکی جوتی سے۔ چاندنرائن چاہے سدھرے یا بگڑے۔ ان کو اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ داماد بیس بیس دن ساس کے گاؤں میں دھرنا دے پڑا رہتا تھا۔ ساس بیچاری کو ان ہتھکنڈوں کی کیا خبر وہ سمجھتی تھی کہ داماد بڑا محنتی اور ایماندار ہے اور میرے لئے اپنے آرام کا بھی خیال نہیں کرتا۔ داماد جب کبھی گاؤں سے آتا تھا۔ تو ساس بلائیں لیتی تھی۔ میں واری جاؤں تم اتنی محنت مت کیا کرو۔ جو کچھ قسمت کا ہے مل ہی جاتا ہے۔ اپنی جان کی تو پروا کیا کرو۔ میرے سبب سے اپنا عیش و آرام سب تیاگ دیا بھوکے جاتے ہو اور پیاسے آتے ہو۔ چولہے میں پڑے

لڑکے کا نام چاند نرائن رکھا گیا۔ بیوہ بیچاری کا دل روز بروز لڑکے کی پرورش میں بہلتا گیا۔ لڑکا نام خدا بڑھتا گیا۔ اور سولہویں سال لڑکے کی شادی لکھنؤ کے کسی امیر گھرانہ کی کنیا سے کر دی گئی۔ لڑکا گو مدرسہ میں تعلیم پاتا تھا۔ لیکن آجکل مدرسوں کی جو تعلیم ہے۔ خصوصاً چھوٹے لڑکوں کے لئے وہ آپ لوگوں پر روشن ہے۔ چونکہ کوئی سرپرست ایسا نہ تھا۔ کہ جو لڑکے کی خبرگیری اچھی طرح کرتا۔ اس لئے لڑکے کی تعلیم قابل اطمینان نہ ہوئی۔ اور صرف مڈل تک ہی تعلیم پاکر مدرسہ کو خیرباد کہا۔ اور گھر میں آنند کی تارہ بجانے شروع کر دئے۔ کچھ دن تو گھر میں ہی رنگ رلیاں مناتے رہے۔ آخر رفتہ رفتہ باہر بھی قدم نکلنا شروع ہوا۔ پھر کیا تھا۔ دہلی جیسا شہر۔ خدا ہر ایک کو صحبت بد سے بچائے۔ یار دوستوں نے جھوٹھی خوشامدیں کر کے دماغ ساتویں آسمان پر چڑھا دیا۔ خوب سبز باغ دکھائے۔ اور ہر طرح برے افعال کرنے کی ترغیب دی۔ تھوڑے دن تو یہ وطیرہ رہا۔ کہ دن بھر گھر سے غائب رہنا۔ لیکن رات کو نو بجے تک گھر میں آجانا رفتہ رفتہ یہ نوبت ہوئی کہ اب رات کے بارہ بارہ بجنے لگے اور بعض بعض دن تو رات بھر ہی غائب۔

دکھیا ماں نے جب یہ حالت دیکھی تو ایک دن سمجھانا شروع کیا۔ بیٹا۔ یہ گھر بار روپیہ پیسہ اور ساری چیزیں تمہاری ہیں۔ ان کو دیکھ بھال کر اور طریقہ سے خرچ کرو گے تو تم کو اور تمہاری اولاد کو تمام عمر کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر فضول خرچی کرو گے تو قارون کا خزانہ بھی تھوڑا ہے۔ اس دنیا میں کوئی کسی کا نہیں۔ سب روپیہ پیسہ کی میت ہیں۔ جب تک تمہارے پاس دولت ہے تب تک سب تمہارے دوست اور مربی ہیں لیکن جس دن مفلس قلاش ہو گئے۔ تو کوئی تمہارے پاس بھی نہیں پھٹکے گا۔ میرا کیا ہے۔ آج مری یا کل۔ قبر میں پیر لٹکائے بیٹھی ہوں۔ میں نے تو اپنے دن برے یا بھلے جیسے کٹے کاٹ دئے۔ لیکن تم ابھی بچے ہو زمانہ کا اونچ نیچ کچھ نہیں دیکھا ہے۔ اسلئے تمکو سمجھاتی ہوں۔ کہ یہ بری باتیں چھوڑ دو۔ اور اپنا گھر بار اچھی طرح سمبھال کر اچھے چلن سے زندگی بسر کرو۔ ماں نے بہت سمجھایا۔ زمانہ کے نشیب و فراز اور اونچ نیچ دکھلائے لیکن وہاں کیا اثر ہوتا۔ وہاں تو یار دوستوں کا گہرا رنگ چڑھ چکا تھا وہ کسکی سننے والے تھے۔ بری عادتیں دل میں اثر کر چکی تھیں۔ ہاں ہاں اور بہت اچھا کہہ کر

مردانہ نشست کے واسطے یار دوستوں کی خاطر خوب آراستہ کیا۔ دوسرا کمرہ اپنی بیوی کے واسطے۔ باقی کمرے مختلف ضروریات کے واسطے آراستہ کروئے۔ اور دن عید اور رات شب برات ہونے لگی۔ وہ دن گزر جاتے ہیں لیکن بیوی بیچاری کو انکی شکل بھی دیکھنی نصیب نہیں ہوتی۔ شکل تو جب دکھادیں جب یار دوستوں اور جھوٹے خوشامدیوں سے فرصت ملے۔ کبھی کسی وقت خیال آگیا تو گھر میں کھانا کھانے چلے گئے۔ بیوی بیچاری کو اسقدر تھوڑا وقت بھی غنیمت معلوم ہوتا تھا اور بیچاری اٹھ کھڑی ہوتی تھی اور ہر طرح سے عزت اور دلجوئی کرتی تھی لیکن وہ اپنے رنگ میں مست اور شراب کے نشہ میں چور ان کو کہاں ہوش کہ ذرا سیدھی منہ بات بھی کریں۔ اس طرح مہینوں گزر گئے۔ بیوی بیچاری دل ہی دل میں کڑھنے لگی لیکن کبھی ایک لفظ بھی اپنی زبان سے کسی غیر عورت کے سامنے اپنے پتی کی برائی کا نہیں نکالا۔ اگر کسی عورت نے ذکر چھیڑا بھی۔ تو یہی کہہ کر ٹال دیا۔ کہ مرد ہیں جو چاہیں سو کریں۔ میں انکی لونڈی ہوں۔ میرا فرض ہے کہ میں ہر طرح انکی اطاعت کروں۔ لیکن دل میں بڑا فکر کرتی تھی۔ اسکو خیال آتا تھا۔ کہ اگر میرے پتی کا یہی حال رہا۔ تو ایک دن وہ ہوگا۔ کہ روپیہ پیسہ سے ہم کو ہاتھ دھونا پڑیگا۔ اور رات دن شراب پینے سے صحت بھی نکمی ہو جاوے گی وہ بارہا سمجھایا کرتی تھی لیکن اس غریب بے کس کی کون سنتا۔ ایک دن چاند نرائن شام کے چار بجے ہی کھانا کھانے گھر میں چلے آئے۔ بیوی بیچاری اسوقت سینا پرونا لئے بیٹھی تھی۔ گرمیوں کے دن تھے گرمی سخت پڑ رہی تھی۔ چاند نرائن آتے ہی پلنگ پر لیٹ گئے۔ بیوی نے اپنے آپکو بڑا خوش نصیب سمجھا جو گھر میں کھانا کھانے آئے۔ نہیں تو کھانا باہر ہی جایا کرتا تھا۔ فوراً پنکھا لیکر سرہانے بیٹھ کر جھلنا شروع کیا۔ گو نوکر چاکر پرمیشور کی کرپا سے بہت تھے۔ لیکن وہ پتی ورتا عورت پتی کی خدمت کرنا۔ اپنا پرم دھرم سمجھتی تھی۔ پنکھا کرتے کرتے کہنے لگی۔ پران ناتھ آج طبیعت کس طرح ہے چہرہ پیلا کیوں ہو۔

چاند نرائن۔ آج کچھ سر میں درد ہے۔ اور گرمی سے طبیعت گھبراتی رہی ہے

لاجونتی۔ پران پتی اگر حکم ہو۔ تو سر میں تیل مل دوں۔ دماغ میں ٹھنڈک پہنچ جاوےگی

ایسی آمدنی جو کچھ پرماتما نے دیا ہے وہی بہت ہے۔ داماد کہتے تھے ماں جی! پہلے بیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی تھی۔ اب بیٹے تیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی کر دی ہے اگر وہاں اس طرح نہ پڑا رہوں تو کہاں سے آمدنی بڑھے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ کوئی یہ نہ کہے کہ داماد نے آکر ساس کا گھر اجاڑ دیا۔ بلکہ لوگ یہی کہیں کہ داماد ہو تو ایسا ہو

قصہ بہت طول طویل ہے۔ سارا حال لکھنے کی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اوپر کے مضمون سے اسکا کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے میں جو ضروری باتیں ہیں۔ وہی ناظرین کے سامنے پیش کروں گا۔ اس قدر بات بھی صرف اس لئے دکھائی ہے۔ کہ ناظرین کو معلوم ہو جاوے کہ لوگ کیسے کیسے زمانہ ساز ہیں اور دنیا میں کن کن طریقوں سے اپنا مطلب پورا کیا جاتا ہے اور لوگ دوسروں کے دلوں میں کس طریقہ سے گھر کرتے ہیں۔

الغرض چاند نرائن کی حالت دن بدن بگڑتی گئی۔ اور یار لوگوں نے بہکا کر ان کو اپنے بہنوئی سے لڑوا دیا۔ اور آپس میں ایسی کشمکش ہوگئی کہ ایک دن چاند نرائن نے رشی ناتھ سے اپنی جائداد روپیہ پیسہ اور گاؤں کا حساب سمجھنا چاہا۔ رشی ناتھ چکرائے۔ اور آئیں بائیں شائیں کرنے لگے۔ چاند نرائن نے عدالت میں حساب فہمی کا دعویٰ دائر کر دیا اور اس روز سے عدالت کا دروازہ کھل گیا۔

روپ وتی کچھ تو عمر پوری کر چکی تھی کچھ لڑکے کی نالائق ہونے اور خانگی جھگڑوں کے غم میں مبتلا ہو کر آخر چل بسی۔ اب چاند نرائن اور چاند نرائن کی بیوی لاجونتی اور ان کا چھ سالہ لڑکا رہ گئے۔ یہی گھر کے اصلی مالک تھے۔ ساس کے مرنے کے بعد رشی ناتھ چکرائے۔ ادھر حساب فہمی کے دعوی کا خیال ادھر یہ فکر کہ اب اس مکان اور اس روپیہ پیسہ کے قبضہ سے دور کئے جاوینگے۔ چاند نرائن کو اب پورے طور پر آزادی مل گئی۔ جو خار دل میں کسی قدر چبھتا رہتا تھا وہ نکل گیا۔ اب کس کا ڈر۔ رہنے کا مکان بہت عالیشان مکان تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ چھوٹا موٹا قلعہ تھا۔ والدہ کی حین حیات میں بہنوئی کے شامل ہی نیچے کے حصہ میں رہا کرتے تھے لیکن والدہ کے مرنے کے بعد اب چاند نرائن نے شرکت چھوڑ دی اور اوپر کے حصہ میں رہنا اختیار کیا۔ اوپر بھی اس قدر بڑے بڑے کمرے تھے کہ بڑے سے بڑے کنبہ والے کا بھی کافی طور پر گذارہ ہو سکتا تھا۔ چاند نرائن نے اوپر پہنچ کر ایک کمرہ

سکا جو کبھی ہو۔ میں اتنی پینتا ہی نہیں ہوں کہ جس سے صحت بگڑے۔ میں تو اندازہ سے پیا کرتا ہوں۔

لاجونتی۔ دوست جبھی تک ہیں۔ جب تک ان کو کھلاتے پلاتے ہو۔ جس دن کھلانا پلانا چھوڑ دو گے۔ اس دن سب رفو چکر ہو جاوینگے اور شراب نگوڑی کا بھی کوئی اندازہ ہے۔ اس طرح پیتے پیتے بڑھتی چلی جاتی ہے۔

چاند نرائن۔ ناک بھوں چڑھا کر۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ تم کو میرے دوست برے معلوم ہوتے ہیں۔ تم نہیں چاہتیں کہ میرے پاس کوئی آوے۔ تمہاری یہ خواہش ہے کہ میں ہر دم تمہارے پاس بیٹھا رہوں۔ نہ کسی سے ملوں نہ جلوں۔ ہر وقت بیوی کے گلے کا ہار ہو کر رہوں۔ یہ ناممکن ہے ایسا کبھی ہرگز نہ ہوگا۔ چاہے تم کو برا معلوم ہو یا بھلا۔ میں ذرا دیر کو تمہارے پاس آتا ہوں کہ طبیعت خوش کروں لیکن تم جب دیکھو جب یہی ذکر چھیڑ دیتی ہو۔ میں اب اندر آنا ہی چھوڑ دونگا۔ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور باہر جانے لگے۔ بیوی نے ہاتھ پکڑ کر کہا۔ مہاراج آپ مجھکو معاف کیجئے۔ خفا ہو کر باہر نہ جائیے۔ میں آپکی بیوی ہوں۔ میرا یہ دھرم نہیں کہ میں آپ کو کسی طرح کا رنج پہونچاؤں۔ بلکہ میرا یہ فرض ہے۔ کہ میں آپکے واسطے خوشی کے ضروری سامانوں کو مہیا کرتی رہوں۔ آپکی زندگی کو خوشگوار اور شیریں بنانا میرا دھرم ہے۔ مینے جو کچھ کہا آپ اسکو اپنے من میں جگہ دیں اور کسی فرصت کے وقت میں اس لونڈی کی باتوں پر غور کریں۔ تب آپکو معلوم ہوگا۔ کہ آیا میں سچی ہوں یا نہیں۔

چاند نرائن کے دل پر بھلا ان باتوں کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔ ہاتھ جھٹک کر اور ایک طمانچہ رسید کر کے باہر چلے آئے۔ اور اپنے یار دوستوں سے خوش گپیاں اڑانے لگے۔ بیوی بیچاری کے دل پر جو صدمہ ہوا ہوگا۔ اسکا ناظرین خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں ✣

چاندنرائن۔ اچھا مل دو۔

نوکر کو آواز دیکر تیل منگوایا۔ اور لاجونتی نے بڑی محبت سے پتی کے سر میں تیل ملا اور پھر تولیہ گیلا کرکے سر پر پھیرا۔ جس سے چاندنرائن کا درد کافور ہوگیا۔ اور اُٹھ بیٹھے۔

لاجونتی۔ پران پیارے اب طبیعت کس طرح ہے۔

چاندنرائن۔ اب اچھا ہوں۔ لاؤ کھانا لے آؤ۔ مجھے کھانا کھاکر باہر جانا ہے۔

لاجونتی۔ میرے سرتاج ایسی کیا جلدی ہے۔ باہر تو گھنٹوں ہی رہتے ہو۔ دو ایک گھڑی یہاں بھی رہو۔ تمہاری جدائی میں میرا دل تڑپتا رہتا ہے۔

چاندنرائن۔ آہنی دیر تو بیٹھا۔ اب کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ دن بھر تمہارے ہی پاس بیٹھا رہوں۔

لاجونتی۔ نہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ بلکہ میں آپسے کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ اگر حکم ہو تو کہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپکو بُرا نہ معلوم ہو۔

چاندنرائن۔ مسکرا۔ جو تم کہوگی وہ میں سمجھ گیا ہوں۔

لاجونتی۔ اپنے پتی کی مسکراہٹ دیکھ کر کھل گئی۔ بیشک آپ سمجھ گئے ہونگے۔ لیکن پھر بھی میری عرض سننے میں آپکا کیا ہرج ہے۔

چاندنرائن۔ اچھا کہو کیا کہتی ہو۔

لاجونتی۔ پران پیارے میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جسقدر آپکے دوست آپکے پاس آتے ہیں۔ اُن میں کوئی بھی آپکا سچا دوست نہیں۔ یہ سب اپنے مطلب کے ہیں۔ جو مُفت کی شرابیں پینے اور لقمہ اُڑانے کے لئے آجاتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتی کہ آپ ان کو نہ کھلائیں۔ لیکن یہ شراب نگوڑی جو تمہارے مُنہ لگ گئی ہے۔ بہت بُری ہے۔ اسکو تم بالکل چھوڑ دو۔ یہ کمبخت کلیجہ جلادیتی ہے۔ اور آدمی کو کسی کام کا نہیں رکھتی۔ مجھے آپکی تندرستی کا ہر گھڑی خیال رہتا ہے۔ آپ اسکو چھوڑ دیں تو میرے اوپر بڑا احسان کریں۔ دل ہی دل میں کُڑھتی رہتی ہوں۔ اِس فکر سے گھُلی جاتی جاتی ہوں۔ لیکن آپکو میری حالت پر ذرا بھی رحم نہیں آتا۔

چاندنرائن۔ غصہ میں ہوکر۔ تم کیسی کہتی ہو۔ کہ میرے سب دوست بے مُروت ہیں یہ تمہارا خیال بالکل غلط ہے۔ میرے سب دوست مجھپر جان دینے کو تیار ہیں اور شراب

سوزِ دروں کی گویا چنگاریاں تھی اندر

اے مہرشی بہایا تو نے ہے وہ سمندر — امرت کے ذائقہ سے جو بڑھ کے ہی سراسر
جس کے مقابلہ میں ہے مانند حوضِ کوثر — زمزم کسی طرح بھی جسکے نہیں برابر

سرسبز کردیگا وہ سب کی یہ آریہ چمن کو
سیراب کردیگا یہ سنسار کے چمن کو

زمینِ ہند

اے زمینِ ہند کیسی آج حالت ہے تیری — پیشتر تھی اور اب کچھ اور صورت ہے تیری
تیری مٹی سے نہیں بنتے ہیں بھیشم بھیم سین — ہو چکی نابود ہمت اور طاقت ہے تری
تجھ سے ارجن سا نہیں ہوتا ہے پیدا شوربیر — کھو گئی بالکل دلیری و شجاعت ہے تری
جنم اب لیتے نہیں ہیں ویاس گوتم سے منی — مٹ گئی دنیا سے وقعت اور شہرت ہے تری
اب یدھشٹر بھی نہیں ہے اور نہ پرتھی راج ہے — ہو گئی نذرِ اجل شان و شوکت ہے تری

تیرے ذروں میں اثر پہلا سا کیوں باقی نہیں
آج کل بدلی ہوئی شکل و شباہت ہے تیری

رشی کی آمد آمد

از

شریمان مہاشہ کاشی ناتھ فدا جعفر پور

ویدوکت مت کی گنگا جب خشک ہو چکی تھی　　آغوش مردگی میں جمنا بھی سو چکی تھی
آبِ حیات اپنا شفاف کھو چکی تھی　　ہر طرح زندگی سے جب ہاتھ دھو چکی تھی
نام و نشاں وہ مطلق آتے نظر نہیں تھے
بحرِ رواں وہ مطلق آتے نظر نہیں تھے

ہاں تودۂ ریت تھے ہر سو بجائے دریا　　پانی بھی پڑا تھا گویا برائے دریا
تشنہ دہن تھے آتے تا جل پلائے دریا　　پیاسوں کی سخت پیاسیں جلدی مٹائے دریا
لب تر نہیں تھے ہوتے دھوکا سراب کا تھا
دنیا طلسم کی تھی عالم وہ خواب کا تھا

ست دھرم کی گھٹا سے بارش نہیں تھی ہوتی　　بے برسے کینہ پانی تھی نام کو ڈبوتی
بطنِ صدف میں پیدا ہوتے نہیں تھے موتی　　پانی کے واسطے تھیں خود بدلیاں بھی روتی
ارض و سما جہاں کے سوکھے ہوئے پڑے تھے
سب العطش تھے کہتے چھوٹے تھے یا بڑے تھے

عرفاں کی بوند چاہِ دل میں نہیں رہی تھی　　دو گھونٹ بھی نہیں جب باقی کہیں رہی تھی
محروم قطرہ بحر سے ساری زمیں رہی تھی　　تن میں نہ آدمی کے جانِ حزیں رہی تھی
شعلہ بھڑک گئے تھے نارِ فسق و فجور کے
تفتہ جگر ہمیشہ الحاد و شرک سے تھے

جاری نہیں کہیں بھی تھا چشمۂ صداقت　　چاروں طرف سلگتی تھی آتش بطالت
بے اعتقادیوں کی تھی بڑھ رہی حرارت　　گرمی جہل سے تھی بے چین ہر طبیعت
تھا راکھ ہونے والا انساں تمام جل کر

گیان نہیں ہوتا۔ اسکو کشتیہ سو لکار نہیں کرتا جسکو آتما کا گیان نہیں ہوتا۔ اسکو
سنسار گرہن نہیں کرتا۔ جسکو آتما کا گیان نہیں ہوتا۔ اسکو دیوتا گرہن نہیں کرتے۔
لیشتہ سے سنسار میں دیکھا جاتا ہے کہ اول اول موٹی چیز کا گیان ہوتا ہے۔ اور جب جتنی
جتنی ترقی کرتے ہیں۔ تب تب بدھی بڑھتی ہے۔ اور اصل چیز کی طرف رُچی ہوتی ہے
مثلاً (ا) ایک بچے کی مثال لیجیئے۔ جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے۔ تب اسکو مٹی کے کھلونے
دیکر خوش کرتے ہیں اور بچہ آسانی سے خوش ہو جاتا ہے۔ لیکن جب بچہ بڑا ہو جاتا
ہے۔ اسکو وہی کھلونے جسکو وہ لڑکپن میں دیکھکر خوش ہوتا تھا۔ اب نفرت کی نگاہ
سے دیکھتا ہے (ب) جب پہلے پہلے ایک طالب علم سکول میں جاتا ہے۔ تو وہ
क ख وغیرہ یا الف۔ ب وغیرہ سیکھتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ اور یہاں تک ترقی
کرتا ہے۔ کہ بی۔ اے۔ ایم۔ اے آدی ڈگریاں حاصل کرتا ہے۔ تو جب وہی لڑکا جسنے
ایم۔ اے پاس کیا ہو۔ اسکو وہی الف۔ بے۔ اچھے معلوم نہیں ہوتے۔
(ج) جب کوئی شخص انجنیر کا کام سیکھتا ہے۔ تو پہلے پہل اسکو انجن کی تمام حصوں کا
نام بتاتے ہیں۔ اور یاد کراتے ہیں۔ بعد میں اسکو انجن کھولنا سکھلاتے ہیں۔ اور
جب اسی طرح آہستہ آہستہ ترقی کر لیتا ہے۔ تو اسکو انجن جوڑنا بتاتے ہیں۔ اور پھر اسکو
اس علم کے متعلق بتاتے ہیں۔ جب سب کچھ یاد کر لیتا ہے۔ تو اس کا باقاعدہ امتحان لیکر
اسکو انجنیر کلاس کی سند دیکر اسکو انجنیر بنا دیتے ہیں۔ بس آپکی سمجھ میں آگیا ہوگا۔ کہ
پرماتما کا گیان جب ہو سکتا ہے۔ کہ پرماتما سے موٹی چیز (جوکہ آتما ہے) کا گیان ہو۔ اور
یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ آپ پرماتما کو تب ہی جان سکتے ہیں۔ جب اس کو جان لو جس نے
پرماتما کو جاننا ہے۔ اسی وشے کے متعلق چند دلیلیں مندرجہ ذیل میں عرض کرتا ہوں
ان سے بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔

(۱) جس پرکار کچھ فاصلہ پر نقارہ بجتا ہے۔ اور اس سے نکلے ہوئے شبد کا گیان
اچھی طرح نہیں ہوتا۔ پرنتو نقارہ دیکھنے پر اس سے نکلی ہوئی آواز کا گیان ہوتا ہے۔
(۲) جس پرکار۔ دوری پر سنکھ بجتا ہے۔ اور اس سے نکلے ہوئے شبد کا گیان اچھی طرح
نہیں ہوتا کنتو۔ سنکھ کو دیکھنے پر اس سے نکلی ہوئی آواز کا گیان ہو جاتا ہے۔
(۳) جس طرح دوری پر بانسری بجتی ہے۔ اور اس سے نکلے ہوئے شبد کا گیان

چند خیالات پریشان

از

(شریمان مہاشہ کشوری لال گپتا انبالہ چھاؤنی)

---

(۱) استری کی نظر میں اسکا پتی کیول پتی ہونے کے کارن پیارا نہیں ہے کنتو آتما کے کارن پیارا ہے۔ دیکھو پتی کی نظر میں اسکی استری کیول استری ہونے کی کارن پیاری نہیں ہے۔ بلکہ آتما ہونے کے کارن استری پیاری ہے۔ دیکھو ماتا پتا کی درشٹی میں انکی سنتان پیاری نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے کارن سنتان پیاری ہے۔

تشریح آپ جانتے ہیں کہ اگر استری کو اسکا پتی کیول پتی ہونے کے کارن پیارا ہوتا۔ تو وہ استری اپنے پتی کو اسوقت بھی پیار کرتی۔ جب اسکا آتما نکل جاتا ہے اسی طرح پتی کو اسکی استری کیول استری ہونے کے کارن پیاری ہوتی۔ تو اسکے پتی کو اسوقت بھی پیاری ہوتی۔ جب آتما جدا ہو جاتی ہے۔ اسیطرح ماتا پتا کی درشٹی میں ان کی سنتان کیول سنتان ہونے کے کارن پیاری ہوتے۔ تو جب آتما نکل جاتا ہے۔ تب بھی پیار کرنا چاہئے لیکن پرتیکش یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ جب آتما الگ ہو جاتا ہے۔ تو پتی کو پتنی اور پتنی کو پتی۔ اسی طرح ماتا پتا کو، انکی سنتان پیاری نہیں رہتی۔ اور ان کو نکالو نکالو شروع ہو جاتا ہے۔

(۲) سمپتی کیول سمپتی ہونے کے کارن پیاری نہیں ہے۔ کنتو آتما ہونے کے کارن پیاری ہے۔ دیکھو سنسار کیول سنسار ہونے کے کارن پیارا نہیں ہے۔ کنتو آتما کے کارن پیارا ہے۔

تشریح آپ سب جانتے ہیں۔ کہ دولت اور سنسار ہم کو تب ہی تک پیارا ہے۔ جب تک ہم ہیں۔ اور جب ہم موجود نہیں رہتے تو یہ دولت اور یہ تمام سنسار ہمارے کسی کام کا نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کا کچھ سہارا ہوتا ہے۔

(۳) جبکو آتما کا گیان نہیں ہوتا۔ اسکو برہم کا کداپی گیان نہیں ہوتا۔ جبکو آتما کا

وہ نہ بجھنے والا ہی ہوتا ہے۔ دکھائی دینے والا نہیں ہوسکتا۔ جیسے کہ بنا کرتا کے کرم
کرنے والا اور بنا کرتا کے کرم نہیں ہوسکتا۔ ویسے ہی بنا آتما کے یہ شریر بھی نہیں رہ
سکتا ہے۔ شریر آتما سے بھن (الگ) ہے۔ اور ناستک کا (جسکو ہم آتما بھی کہہ
سکتا ہوں) خیال مِتھیا یعنی جھوٹ ہے۔ اسکے بعد ناستک کہتا ہے کہ پُتر آتما ہے۔ کیونکہ پتا
کے جسم کا نچوڑ ہوتا ہے۔ اور بنا پُتر کے مکتی نہیں ہوتی۔ اس کا جواب یہ ہے (۱) کہ
جب شریر ہی آتما ثابت نہیں ہوا۔ تب پتر بھی کیسے آتما ثابت ہوسکتا ہے (۲) آتما سے
شریر بھی جیتا ہوتی ہے۔ لیکن پُتروں کی موجودگی میں پتا مر جاتے ہیں۔ اور پتا کی
موجودگی میں پتر مر جاتے ہیں۔ مگر پتر کے مر جانے پر بھی پتا کام کرسکتا ہے۔ اور پتا کے
مر جانے کے بعد پتر کام کرسکتا ہے۔ اس لئے پتر آتما نہیں ہے (۳) پتا کو یہ گیان ہوتا ہو
کہ میرے اتنے پُتر ہیں۔ یا میں بغیر پُتر ہوں۔ اور پُتر کو گیان ہوتا ہے کہ میرا باپ مرگیا ہے
میں اکیلا ہوں پس ثابت ہوا۔ کہ پُتر یا پتا آتما نہیں ہیں۔ بلکہ آتما وہ چیز ہے۔ جسکو یہ گیان ہو
اور شریر سے بالکل پرتھک ہو۔ اور ابناشی ہے (غیر فانی) پھر ناستک کہتا ہے کہ یدی آتما شریر سے
پرتھک ہے۔ تو کیا یہ چار تتووں کا بنا ہوا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پانی اور آگ سے ملکر
بھاپ بنتی ہے اور ایک بڑے سے بڑے انجن کو چلا کر میلوں کا سفر تھوڑی دیر میں کرا دیتی
ہے۔ پس اگر یہی مان لیا جاوے تو کچھ ہرج نہیں ہے۔

جواب۔ اس میں شک نہیں کہ یہ تمام برہمانڈ چار نہیں کنتو پانچ تتووں سے ملکر بنا ہے
پرنتو اس کا پر پانی کے ساتھ کام کرنیوالا پرماتما اور جیو آتما الگ ہے۔ پورنا پرتھک ہے
پبلک کو یاد رہے۔ کہ یہ چارواک کا مت ہے۔ جو چار ہی عناصر کو مانتا ہے۔ چارواک کی سراسر
بھول ہے جو چار تتو مانتا ہے۔ کیونکہ پرتکش میں پانچ دکھائی پڑتے ہیں۔

ناستک۔ پانچ تتو کون سے ہیں۔ **جواب** (۱) ہوا۔ (۲) آگ۔ (۳) جل (۴)
پرتھوی (۵) آکاش۔ **ناستک** تو کیا ان سبکو ملا کر آتما نہیں ہوسکتا۔

جواب۔ بالکل نہیں ہے کیونکہ یہ مادے کے جزو ہیں۔ چونکہ مادے میں حرکت نہیں ہے
اس لئے اس کے جزو میں بھی حرکت ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ جو گن کل میں ہوتا ہے وہ جزو میں بھی
ہوتا ہے۔ اس لئے جب حرکت نہ ہونا کل مادے میں پایا جاتا ہے۔ تو ہوا آدی جو مادے کے
جزو ہیں۔ حرکت ہین سدھ ہوگئی۔ اب ہیں ناظرین کے لئے ان پانچ تتووں کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے

اچھی طرح نہیں ہوتا لیکن بالنسری کو دیکھنے سے گیان ہو جاتا ہے۔

تشریح پس آپ بخوبی سمجھ گئے ہونگے۔ کہ نقارے سنکھ اور بالنسری کی آواز کو سنکر آپ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ آواز ٹھیک نقارے۔ سنکھ اور بالنسری کی ہے۔ جب تک آپ بچشم خود نقارے۔ سنکھ اور بالنسری کو نہ دیکھ لو۔ یہی حال پرماتما کا ہے۔ یعنی جب تک آتما کا گیان (جوکہ برہم سے اورے ہے) نہ ہو۔ تو برہم کا گیان ہو ہی نہیں سکتا اس لئے مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا۔ کہ آتما کو جاننا ضروری ہے۔ اور نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ہر ایک انسان دکھ سے چھوٹنے کی اور سکھ کو پراپت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ کسی دیش میں بھی چلے جاویں۔ یہی پاؤ گے۔ کہ ہر ایک انسان سکھ کی یاچنا کرتا ہے۔ اور دکھ سے چھوٹنے کا علاج کرتا ہے۔ یہی بات بچے سے لیکر بوڑھے تک میں بھی ملیگی۔ اور نربل سے لیکر بلوان میں۔ نردھن سے لیکر دھنوان میں یہی بات ملے گی غرضیکہ دنیا میں ایسا کوئی نہ ملیگا۔ جسکو سکھ کی خواہش نہ ہو۔ اور دکھ سے بچنے کی تمنا نہ ہو۔ ہر ایک فرد بشر اسی دھن میں غلطاں ہے۔ اب جب تک ہم یہ نہ جان لیں کہ دکھ ہوتا کسکو ہے۔ کون دکھ کو انوبھو کرتا ہے۔ تب تک ہم دکھ سے دور نہیں ہو سکتے۔ اسلئے بھی آتما کا گیان ہونا لازمی ہے۔ اب پرشن ہو سکتا ہے۔ کہ تم آتما آتما کہتے ہو۔ یہ تو بتلاؤ کہ آتما کیا چیز ہے۔ ناستک کہتا ہے۔ کہ یہ شریر ہی آتما ہے۔ کیونکہ یہی شریر مشکل سے ویریہ جوکہ پتا کے شریر کا نچوڑ ہے۔ پتا کے شریر کا انش ہے۔ ہم اس سوال کا جواب اس طرح سے دے سکتے ہیں۔

(۱) یہ آتما جس کے ساتھ ملنے سے شریر میں چیتنتا (حرکت चैतन्यता) پیدا ہوتی ہے۔ وہ اویناشی ہے۔ اور شریر سے بالکل الگ ہے۔ کیونکہ جب جیو شریر سے الگ ہو جاتا ہے۔ تب شریر میں حرکت نہیں رہتی۔ اور نہ کسی بات کا بودھ وگیان رہتا ہے۔ یدی کوئی آتما شریر سے پرتھک نہ ہو۔ تو بتاؤ۔ کہ کس چیز کے ملنے سے شریر میں (حرکت چیتنتا) جان پڑتی ہے۔ اور کس چیز کے پرتھک ہونے سے وہ بیجان ہو جاتا ہے۔ (۲) جیسے آنکھ سب چیزوں کو دیکھتی ہے۔ اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی۔ ایسی پرکار پرتیکش آتما کو اپنا گیان بیرونی اندریوں کے سہارے سے نہیں ہو سکتا ہے۔ جیسے منش اپنی آنکھ سے تمام سنسارک چیزوں کو دیکھتا ہے۔ کنتو آنکھ کو ودیا کے بل سے دیکھتا ہے۔ (۳) جو دیکھنے والا ہے

انجام کو جانتا ہے۔ اور جب نہیں ہوتا۔ تب بھی جانتا ہے۔ اور آنکھ کا عدم ہونے سے کہ وہ آتما نہیں ہے۔ بلکہ آتما اس کے جاننے والا ہے۔ اور پرتھک ہے۔

(۳) شوک۔ اگر ناستک کہے۔ کہ شوک آتما ہے۔ تو اس کا اوتر یہ ہے۔ کہ جب انسان شوک سے گرست ہوا ہوتا ہے۔ تب بھی اس کے کارن جانتا ہے۔ اور ساتھ اس کے نتیجے سے بھی واقف ہے۔ اور جب شوک نہیں ہوتا۔ تب بھی انسان کو اس کا گیان ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ آتما نہیں ہے۔ بلکہ آتما اس کا جاننے والا اور ابناشی اس سے بالکل الگ ہے۔

(۴) موہ۔ اگر ناستک کہے۔ کہ موہ آتما ہے۔ تو اس کا اُتر ویدانتیوں اسطرح دیا ہے۔ کہ جب انسان موہ گرست ہوتا ہے۔ تب بھی انسان کو اس کا گیان ہے۔ اور موہ کی دشا کو بخوبی جانتا ہے۔ اور موہ نہیں ہوتا۔ تب بھی اسکا گیان رہتا ہے۔ اس لئے موہ آتما نہیں ہے۔ کنتو آتما اسکے جاننے والا ہے۔

(۵) جڑ۔ ناستک کہتا ہے۔ کہ جڑ آتما ہے۔ اس کا اتر ویدانت کار اسطرح دیتے ہیں۔ کہ جب منش کو جڑ ہوتا ہے۔ تب بھی انسان کو اس کا گیان ہے۔ اور جب نہیں ہوتا۔ تب بھی اس کو جانتا ہے۔ اور اس کی اُتپتی کرودہ سے ہوتی ہے۔ اسلئے جڑ آتما نہیں ہے۔ بلکہ آتما اس کا جاننے والا اور ابناشی ہے۔ اور وہ اس سے پرتھک الگ ہے ٭

آریہ ویر کا پیغام آریستان کو

از
حکیم چھدامی لال جی قمر ایڈیٹر اخبار سوداگر میرٹھ

آریہ ویر نے کیا تم سے کہا تھا مرد! ٭ تم کو کچھ اُسکی صفت کا بھی ہو دہیان کہو

دکھاتا ہوں۔ اور ساد ست ہیں آتم پن ماننا ساینس کے بردودہ ثابت کروں گا۔
(۱) آکاش۔ کام۔ کرودہ۔ شوک۔ موہ۔ بھے۔ (۲) وایو۔ چلن۔ بلن۔ دھارن۔ پسارن سکوڑنا (۳) آگ۔ تیج۔ بھوک۔ پیاس۔ آلس۔ نندرا۔ رولتی (۴) جل۔ بخان۔ ویریہ پسینہ۔ منہ کی رال۔ پیشاب (۵) پرتھوی۔ ہڈی۔ مانس۔ ناڑی۔ توچا۔ روم۔
ان سب جڑ پدارتھوں کا اپنے آپ ملکر ودھی پوربک روپ دھارن کرنا کسی کا بھی اسمبھو جان پڑتا ہے۔ اس میں بنانے والے کی ضرورت عین ہی ضروری ہے اس لیئے ان بھوتوں کو پرماتما نے جیون کے بھوگ مطلب کے لیئے ستھول سرشٹی دوارا ان کا پرپسرلاپ کیا ہے جسکو الدمان سے اس پرکار سمجھا گیا ہے کہ پانچ بھوتوں میں ہر ایک کے دو دو بھاگ کیئے۔ اس پرکار ان کے دس بھاگ بنے۔ اب انہیں سے پہلے پانچ بھاگ میں سے ایک ایک بھاگ کے چار چار بھاگ کیئے۔ پھر ان بھاگوں کو پہلے پانچ آدھے آدھے بھاگوں میں نہیں ملایا۔ کنتو پرمیسر پرتھک پرتھک چار چار وں کے آدھے آدھے بھاگوں کو ملاکر پنچی کرن کیا۔ جیسے پانچ متر کہیں سے آکر ملے تھے۔ ان پانچوں متروں کے پاس پانچ قسم کے پھل تھے ایک کے پاس بڑہ دوسرے کے پاس انگور۔ تیسرے کے پاس تربوز۔ چوتھے کے پاس ناشپاتی اور پانچویں کے پاس کیلا۔ انہوں نے اپنے اپنے پھلوں کے دو دو ٹکڑے کیئے اور ایک ایک ٹکڑا اپنے پاس رکھکر باقی ایک ایک ٹکڑے کے چار چار ٹکڑے کرکے چار متروں میں بانٹ دیا۔ اس طرح یہ پانچ بھوتوں کے پچیس ٹکڑے بن گئے۔ مگر ان میں سے آتما کسی کو بھی نہیں کہہ سکتے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل بحث کرتا ہوں۔

(۱) آکاش۔ اور اس کے پانچ تتو۔

آکاش

(۱) کام۔ اگر ناستک کہے۔ کہ کام آتما ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جب منش کو کام باسنا ہوتی ہے۔ تب بھی اسکو جانتا ہے۔ اور جب نہیں ہوتی۔ تب بھی جانتا ہے۔ اس لیے کام آتما نہیں۔ کنتو آتما اسکا جاننے والا ہے۔ اور اس سے نیارا ہے۔

(۲) کرودہ۔ اگر ناستک کہے۔ کہ کرودہ آتما ہے۔ تو اس کا جواب ویدانت کا اس طرح ہے کہ جب انسان کو کرودہ ہوتا ہے۔ تب بھی وہ کرودہ اور اسکے

آجکل لوگ آریہ مسافر کو کس نظر سے دیکھتے ہیں

ذیل کے چند خطوط اور اخبارات کے اقتباسات سے ناظرین کو معلوم ہو جاویگا کہ آریہ مسافر" کو مضامین کے لحاظ سے پسند کیا جا رہا ہے۔ اسلیئے ناظرین سے نویدن ہے کہ "آریہ مسافر" کے خریداران کی تعداد بڑھانے کی کوشش کریں۔

پرکاش بابت ۲۲ - دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء حسب ذیل درج ہے :- **سمالوچنا** "آریہ مسافر" ماہ دسمبر۔ پنڈت وشنودت جی بی - اے وکیل موگہ جب سے رسالہ آریہ مسافر جالندھر کے ادیشٹا مقرر ہوئے ہیں۔ یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ رسالہ ہر پہلو سے دن بدن ترقی کر رہا ہے رسالہ کو دلچسپ اور مفید بنانے کے لیئے پنڈت جی آریہ سماج کے ودوانوں سے رسالہ میں مضامین لکھنے کی درخواست کر رہے ہیں۔ دیری سے نکلنے کی شکایت بھی رفع ہو گئی ہے چنانچہ ماہ دسمبر کا رسالہ دسمبر کے پہلے ہی ہفتہ میں پہونچ گیا ہے رسالہ زیر ریویو میں ڈاکٹر گوکل چند ایم - اے کے خیالات گورو نانک صاحب کے متعلق پڑھنے کے قابل ہیں اس کے علاوہ رسالہ آریہ مسافر کے مشہور نامہ نگار لالہ جو گدھیان آریہ پانی پتی مرحوم کے حالات زندگی بھی قابل دید ہیں۔ اگر آریہ سماج کے ودوان آریہ مسافر کی طرف توجہ دیں۔ تو رسالہ آریہ مسافر کے مشن کو بہت اچھی طرح پورا کر سکتا ہے۔

پنڈت امرناتھ شرمہ جیند سے تحریر فرماتے ہیں :- اس میں کوئی شک نہیں کہ اب رسالہ دن دونی رات چوگنی ترقی پر ہے - اور یہ سب آپکی کوششوں کا نتیجہ ہے - کیا اچھا ہو اگر اسکے خریدار کم از کم نئے سال کی خوشی میں ایک ایک ہی خریدار رسالہ کو بطور نذر پیش کریں - میں امید کرتا ہوں کہ جنکو مرحوم پنڈت لیکھرام جی سے محبت ہوگی وہ ضرور اس رسالہ کو جاری رکھنے کی کوشش کریں گے۔

مہاشہ درگا داس طالب علم دوابہ ہائی سکول جالندھر لکھتے ہیں :- آپکا رسالہ ماہ فروری سنہ ۱۹۱۳ء ملا ... ... دار کے مضامین سے آپنے رسالہ آریہ مسافر

اُسنے تم سے یہ کہا تھا کہ سنو اے شردھا!
لاکھ آفت کو سہو لاکھ مصیبت جھیلو
اپنے آرام و تعیش کی طرف دھیان نہ دو
زندگی تم میں ہے کچھ کام کرو دُنیا میں
مذہبی جنگ کی نوبت اگر آجائے کبھی
اور ستیہ کی سدا عزت و توقیر کرو
جو کہو اپنی زباں سے کرو تم اُسپہ عمل
آپکا فرض ہے۔ اگر کوئی۔ تو یہ ہی جگ میں
ساری دُنیا کی بھلائی کے رہو خواہشمند
بھول کر بھی نہ کبھی غیر سے تم دویش کرو
جان جائے تو چلی جاے بلا سے نہیں غم
ایسے اُپدیش کو کرتا ہوا وہ بیر شہید
تم کو اسوقت یہ لازم ہے وصیت اُسکی
خوب سر توڑ کے کوشش کو کرو تم اسوقت
تم کو کرنا ہے ابھی کام بہت کچھ جگ میں
دیکھو تحریر کا ہے کام مسافر نے لیا
یہ بڑی خوبی سے دیتا ہے مخالف کو جواب
پورا کرتا ہے وصیت کو یہ اُس بیر کی خوب
تم ہو انسان تمہیں کہتی ہے دُنیا اشرف
مکھیہ اُپدیش تمہارا ہے فقط یہ ہی ایک

ویداقدس کا ہر اک شخص کو قایل کر دو
کام تحریر کا لیکن نہ کبھی بند کرو
جرمنی۔ روم تلک وید دھنی پہونچا دو
مشنری اپنے ہر اک ملک کی جانب بھیجو
ہاتھ میں صبر و قناعت کی سپر تم لے لو
اندری اور حواسوں کے نہ تم داس بنو
اپنے اقوال زباں تک ہی نہ محدود کرو
ایشری گیان کے احکام کی تعمیل کرو
نفع ذاتی ہی پہ اے بھائیو! اتفاق [illegible]
چھل کپٹ کو نہ کبھی دل میں جگہ اپنی دو
ویداقدس کی نہ تبلیغ میں کوتاہی ہو
ہو گیا دار مکافات سے رخصت اب تو
پوری کرنے کے لئے جان تلک اپنی دیدو
اور اُپدیش میں اپنے نہ ذرا غافل ہو
تم ہوئے جاتے ہو کیوں سست ابھی سے دیکھو
تم پہ واجب ہے کہ تم اسکی کچھ امداد کرو
ایک دو کاپی کو تم اسکی منگا کر دیکھو
اسکی امداد کا کرنا ہے مناسب تم کو
سب سے اشرف نہ مری جان پشو تلیہ بنو
جس طرح تم سے بنے وید کی تبلیغ کرو

کام یہ کر کے جو کیا جائے قسم تو جلدی
ایشری گیان کا پرکاش ہر اک جانب ہو

افسوس ہوتا ہے۔ کیا آریہ پُرش اِس طرف دھیان دیکر اپنا کرتویہ پورا کریں گے تاکہ شری پنڈت لیکھرام جی کی یہ یادگار اپنے پاؤں پر کھڑی رہ سکے ؞

ریویو

آریہ ویدک جنتری سنہ ۱۹۱۳ء قیمت فیجلد ۲ر منیجر آریہ ایجنسی بازار سیتارام شہر دہلی سے ملسکتی ہے۔ اِس میں تاریخیں بھاشا اور اردو میں دی گئی ہیں۔ پنڈت لیکھرام سوامی جی مہاتما منشی رام وغیرہ کی تصاویر اور اُن کے مختصر جیون چرتر دئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں چند مفید مضامین بھی ہیں ؞

شریمتی شری دیوآریہ بالکا کا جیون چرتر - قیمت فیجلد ۱ر مصنفہ ودیاوتی دہرم ویر اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور - ایک استری کا سبق آموز جیون چرتر دیا گیا ہے۔ منیجر آریہ ایجنسی بازار سیتارام شہر دہلی سے ملسکتی ہے۔

قواعد آریہ ایجنسی دہلی - آریہ ایجنسی لبہر ہتی بابو سردار سنگہ پنشنر سب انسپکٹر پولیس دہلی میں جاری کیگئی ہے - مشترکہ کمپنی کے اصولوں پر ویدک دہرم کے پرچار کے مقصد کو لیکر اسکی بنیاد رکھی گئی ہے - مفصل قواعد منیجر سے طلب کیجئے۔

چمنستان شہادت مصنفہ بابو مہر چند دت مہر کلرک ڈاکخانہ نولکھا گلی نجشی بھگت رام امرتسر - دہرم ویر پنڈت لیکھرام کی شہادت کے متعلق ایک قابل قدر نظم ہے قیمت کتاب پر درج نہیں ہے - مصنف سے مندرجہ بالا پتہ پر ملسکتی ہے ؞

جنتری سمت دیانندی - مرتبہ ہر گلال سنگہ گپت ساکن موضع سیرپالی ضلع سہارنپور قیمت فی کاپی ۱ر اس جنتری میں دیانندی سمت دیا گیا ہے - اور اِس کے مطابق بکرمی اور عیسوی سمت کی تاریخیں دی گئی ہیں - مصنف کی حوصلہ افزائی ضروری ہے - لالہ لبھورام منیجر آنند آشرم لودھیانہ اور پنڈت ہری شنکر جی شرما پردھان آریہ سماج نگینہ ضلع بجنور اور مصنف سے مل سکتی ہے ؞

کو دوبالا کر دیا۔ اسکی صفت کرنے میں قلم عاجز ہے۔

شریمان مہاشہ لپت سنگھ جی دیدک آشرم علی گڈھ (سو سبجات متحدہ) تحریر فرماتے ہیں وہ مجھے رسالہ کے مضامین دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے۔ امید ہے کہ آپکی محنت اور توجہ سے ترقی کرتا جائیگا۔

مہاشہ رتن داس آہدی ضلع راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں: رسالہ ماہ دسمبر ۱۹۱۳ء پراپت ہوا جسکی ہر ایک اکشر سے امرت روپی وید بانی کی برشا ہو رہی ہے۔ گویا وید و دیا کا اتھاہ سمندر ہے۔ نرسنس آریہ ورت کی اُنتی کا آرگن ہے۔ ہر ایک مضمون دلچسپ اور پُر تاثیر ہے۔ اسکی ہر ایک وِدوان کو سرپرستی فرمانی یوگ ہے۔

لالہ اچھرو رام جی بی اے۔ ایل ایل بی وکیل جالندھر شہر اخبار بھارت میں لکھتے ہیں:- **دہرم ویر پنڈت لیکھرام کی یادگار آریہ مسافر** "آریہ مسافر" کا ماہ دسمبر کا پرچہ جوکہ حال ہی میں موصول ہوا ہے دیکھکر ہمیں نہایت خوشی حاصل ہوئی اِس خوشی کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ ٹھیک وقت پر شایع ہوا ہے۔ مگر دوسری اور بھاری وجہ وہ ترقی ہے جوکہ رسالہ کی نوعیت میں ہمیں دکھلائی دیتی ہے۔ اگر اسکی آئندہ ترقی کا کوئی اندازہ موجودہ نمبر سے لگایا جاسکتا ہے۔ تو ہم کہیں گے کہ دہرم ویر کی اِس یادگار کا مستقبل بہت امید افزا ہونا چاہئیے۔ اِس میں شایع شدہ مضامین میں ڈاکٹر گوکل چند کا مضمون بعنوان "گورو نانک کا مشن روحانی آزادی کا تھا" بڑی علمیت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ مہاشہ "آنند" کا لیکھ بڑا دلچسپ ہے۔ مہاشہ "وگیان" کے مضمون میں نیاپن ہے۔ "بھگوان بُدھ کا آخری اُپدیش" مولفہ مہاشہ سدانند خاص طور پر سوز سنجک ہے۔ یوگ پر مہاشہ مختار سنگھ کا لیکھ وسیع واقفیت اور معلومات کا پتہ دیتا ہے۔ سندھیا اور گائیتری کے منظوم اردو تراجم رسالہ کی شان کو بڑھانیوالے ہیں۔ اخیر میں کٹھ اُپنشد کا ترجمہ اپنے ناظرین کے لئے روحانی خوراک بہم پہنچاتا ہے۔ یہ سب اس کے پُرشارتھی ادھشٹاتا شری پنڈت وشنودت جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی کے اُدیوگ کا پھل ہے۔ جسکے لئے وہ آریہ پبلک کے دلی شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ پنڈت جی کے زیر اہتمام یہ رسالہ اور بھی ترقی کرے گا پنڈت جی کی زبانی یہ معلوم کر کے کہ رسالہ کے خریدار محض . . . . . ہیں ہمکو سخت

میں بھی شایع ہو چکے ہیں۔ یہ شخص پہلے ۷؎ روپیہ ماہوار پر شہر قنوج آریہ سماج میں ملازم تھا۔ مگر ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے آریہ سماج سے علیحدہ کر دیا گیا شہر قنوج میں کوئی سناتن دھرم سبھا بھی نہیں ہے۔ مگر یہ خود بخود اُپدیشک بنا پھرتا ہے۔ آریہ سماج کیمبل پور اور آریہ سماج منڈیکے کی طرف سے بھی اس شخص کے حالات ظاہر ہو چکے ہیں۔ بہتر علاج یہی ہے کہ ایسے اشخاص کا نوٹس تک بھی نہ لیا جاوے۔ خواہ اخبار مسلمان اور سناتن دھرم پرچارک سے دریدہ دہن ایسے شخص کو ہزار مشتہر کرنے کی کوشش کریں۔ آخرکار آدمی بھی سنگت سے ہی پہچانا جاتا ہے۔

آریہ کنیا پاٹھ شالا فیروز آباد ضلع آگرہ کے نیم اور اپ نیم۔ یہ کنیا پاٹھ شالہ فیروز آباد کے نیم اپ نیم بھاشا میں ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس پاٹھ شالا کے لئے دھن کی سہاتا کی بڑی آوشیکتا ہے۔

سیتا دیوی قیمت ۲؍　ملنے کا پتہ۔ مہاشہ رگھوویر شرن دوبلس
آریہ سنگیت شتک قیمت ۵؍　بھاسکر پریس میرٹھ شہر۔ یہ ہر دو کتب آریہ بھاشہ میں لکھی گئی ہیں۔ اول الذکر کتاب ایک بنگلی کتاب کا ترجمہ ہے۔ بھاشا بڑی منوہر ہے۔ اور مضمون دلکش ہے۔ ستی سیتا دیوی کا جیون چرتر بڑے رقت انگیز پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ مترجم شری یت رگھونندن شرن بی۔ اے ہیں۔ موخرالذکر کتاب آریہ سنگیت شتک بھاشا کی شاعری کی کتاب ہے۔ اس میں بھجن نظمیں مختلف مضامین کے متعلق ہیں۔ اسکے مصنف کوی ورادھم نریش تمہی پاٹھی ہیں۔

رپورٹ سالانہ یتیم خانہ آریہ سماج بریلی بابت ۱۹۱۱ء و ۱۹۱۲ء آریہ یتیم خانہ بریلی آریہ سماج کا ایک پرانا یتیم خانہ ہے۔ اسمیں لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد بھی کافی رہتی ہے گورنمنٹ کی طرف سے ہر ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہدایت ہے کہ ہندو اناتھ لڑکے اور لڑکیاں اس یتیم خانہ میں بھیجے جاویں۔ سرکار کی طرف سے بھی کافی امداد دیجاتی ہے۔ آریہ یتیم خانہ کی طرف سے ایک ماہواری رسالہ آریہ پتر شایع ہوتا ہے عہ۔ اسکی سالانہ قیمت ہے۔ اور اب ام سے ہفتہ وار کرنے کا ارادہ ہے۔ امید ہے کہ آریہ پتر بھی دن بدن ترقی پکڑتا جاویگا۔

رپورٹ دیال سنگھ ہائی سکول لاہور بابت ۱۹۱۱ء مرتبہ لالہ رگھو ناتھ سہائے ڈی اے وی اے ہیڈ ماسٹر دیال سنگھ ہائی سکول لاہور۔ سردار دیال سنگھ مجیٹھیہ مرحوم کی یادگار میں یہ ہائی سکول لاہور میں قایم ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہائی سکول کس طرح دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اسوقت اس سکول میں ہر مذہب و ملت کے ۷۰۴ طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ جو اسکی ہر دلعزیزی کا ثبوت ہے۔

مہاودیالہ جوالاپور۔ یہ ودیالہ ۵ برس سے چل رہا ہے۔ اس میں ۸۰ برہمچاری تعلیم پاتے ہیں۔ کئی ودوان اس مہاودیالہ میں تعلیم دیتے ہیں۔ جو قواعد اس ودیالہ کے ادہکاریوں نے بھیجے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب اس ودیالہ کی طرف سے آچاریہ۔ اپادہیائے اپدیشک۔ بھشک آچاریہ۔ کرشیہ آچاریہ کی ڈگریاں بھی دیجایا کرینگی۔ فیس نہیں لیجاتی مہاودیالہ جوالاپور بھی قابل قدر کام کر رہا ہے۔

حقیقت کا عکسی شیشہ ——— قیمت ۶ پائی

ستیارتھ اگنی ہوتری صاحب کا اصلی جیون چرتر قیمت ۳	ناستک منڈلی دیو سماج اور اس کے گورو کے خیالات کا

بشرح مذہب اور دلکش پیرایہ میں مختصر بیانات دیا گیا ہے۔ پنڈت گردہر رائے لیکھواسی ان ہر دو کتب کے مصنف ہیں۔ دفتر آریہ مسافر ہوگا سے یہ ہر دو کتب مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتی ہیں۔

شری بھارت سرسوتی ناٹک مصنفہ پنڈت شیام لال شرما دلالہ مادہری پرشاد ویشیہ قیمت ۴؍۔ یہ بھاشا میں ایک قابل قدر اور پڑھنے کے لئے چھوٹا سا گرنتھ ہے لالہ رتن لعل ویشیہ چوک بازار فیروز آباد (آگرہ) سے مل سکتا ہے۔

ایک نام نہاد سناتن دھرمی اپدیشک کا اشتہار۔ کمانے کا نیا ذریعہ لوگوں نے نکالا ہے۔ شہر قیور کے ایک اس قسم کے شخص رامچندر نے اشتہار بازی کو ذریعہ معاش بنایا ہے۔ یہ شخص نہ کچھ لکھا پڑھا ہے اور نہ کسی سبھا کا اپدیشک ہے۔ خلاف تہذیب الفاظ اور خلاف واقعات سے پر ایک اشتہار دیکر شیخی کی گئی ہے کہ وہ ساری آریہ سماجوں سے ۳۰۰ روپیہ کی شرط لگا کر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مہاشہ سوہن لال منتری آریہ سماج شہر قیور نے اسکے مفصل حالات لکھکر ارسال کئے ہیں۔ یہ حالات پرکاش ۴۔ اگست ۱۹۱۲ء

پوتر۔ موکش کے سادھنوں کا اپدیش کرنے والا۔ علم دوست۔ سُکھ پھیلانے والا۔ وچارشیل
یجُروید ادھیائے ۸ منتر ۲۸۔

(۳۷) شریر۔ آتما۔ راج۔ سبھا۔ اور سینا کا بل بڑھانیوالا۔ اچھے گُن۔ اچھے کرم او
اچھے سوبھاؤں سے بڑھا ہوا۔ مناسب کرموں کے کرنیوالا۔ ایشور پراپتی کے سادھنوں
کا پرچارک۔ یجروید ادھیائے ۸ منتر ۳۹۔

(۳۸) اچھے کرم کرنیوالا۔ سب سُکھوں کا پیدا کرنے والا۔ رعایا میں پریم بڑھانے والا
رعایا کے کہے ہوئے بچنوں کو پریم سے سُننے والا۔ یجُروید ادھیائے ۸ منتر ۵۴۔

(۳۹) سب اچھے کام کرنے والا۔ بُرے ویسنوں اور ادھرم سے بچا ہوا۔ پرم ایشور پر
دینے والا۔ سب رعایا کی حفاظت کرنے والا۔ یجُروید ادھیائے ۸ منتر ۵۴۔

(۴۰) ودوان منصف۔ ابھیمان سے رہت۔ شوربیر۔ تیج ان پکشپات سے رہت بیدکا
متر۔ دھرماتما۔ دھرم والا۔ تندرست۔ دھیرجوان۔ جتیندری۔ شاستروں میں شردھا رکھنے والا
پرجا پالک۔ یجُروید ادھیائے ۸ منتر ۴۹۔

(۴۱) دویہ گُنوں والا۔ ایشور بید وان۔ ودوانوں کا پریمی۔ رکشک۔ جتیندری۔ دھارمک
جنوں کا پریمی۔ سب ودیاؤں میں پرکاشمان۔ سب کا متر۔ یجُروید ادھیائے ۸ منتر ۵۰۔

(۴۲) سچ کی ورشا کرنے والا۔ گیان کے دانا۔ ست اور نیتی ودیا کا داتا۔ نیائے کاری
رکشک۔ یجُروید ادھیائے ۱ منتر ۲۔

(۴۳) رکشک۔ ودوان۔ بلوان۔ برہمچاری۔ ویر پُرش۔ پرانیوں کا پوشک۔ وچارشیل
یجروید ادھیائے ۱۰ منتر ۳۔

(۴۴) نیائے وغیرہ سے پرکاشک۔ ودیاؤں سے پرکاشک۔ ست وکتا۔ اچھے آچرن والا
آیوروید اور بھوگول وغیرہ۔ ودیاؤں کا جاننے والا۔ ویاکرن اور برہم ودیا کا گیاتا۔
ست اُپدیشک اور تنوگیانی۔ کادیہ وغیرہ کا جاننے والا۔ راجیہ نیتی کا جاننے والا۔ یجروید
ادھیائے ۱۰ منتر ۵۔

(۴۵) برہمچاری۔ اچھی شکشا۔ شُبھ گُن۔ شُبھ کرم۔ اور شُبھ سبھاؤ والا۔ شُبھ آچرن والا
یجروید ادھیائے ۱۰ منتر ۶۔

(۴۶) راجیہ پربندھ کرتا۔ متروں کا متر۔ دشمنوں کا شترو۔ سریشٹھوں کے ساتھ سریشٹھ

ویداور کلجگی محقق

بجواب

ویداور سوامی دیانند

ازلالہ وجےرام جی وید

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

(۳۰) سورج کی طرح انصاف سے پرکاشک - پرجا کا سکھشک - پرجا کو اتم آنند دینے والا - اور رکھشا کرنے والا - یجروید ادھیائے ۸ منتر ۱۳ -

(۳۱) سب وگھنوں کا دور کرنیوالا - دھنوان - تیج وان - قابل تعریف - دھرمی - پرجا کا پالنے والا - سب اچھے کرم - البتوریہ اور سکھوں والا - ودیا پھیلانے والا - بہادر عقلمند - یجروید ادھیائے ۸ منتر ۳۵ -

(۳۲) شبھ گن اور کرموں کی اُنتی کرنے والا - شُدھ - سہن شیل - بلوان - سب کا سہایک - شکشک - منصف - نیم میں چلنےوالا - پرجا کا بل بڑھانیوالا - یجروید ادھیائے ۸ منتر ۳۶ -

(۳۳) ست مارگ پر چلنے والا - برہم گیانی - دانی - دھرمی - یجروید ادھیائے ۸ منتر ۴۰ -

(۳۴) منصف - رعایا کو سبھا یوگیہ دھرم میں چلانے والا - ستیہ وادی - نیک آدمیوں کو سکھ دینے والا - کرودھ سے رہت - یجروید ادھیائے ۸ منتر ۲۳ -

(۳۵) پرجا کے پران اور دھن کا رکھشک - گھر گھر میں اعلےٰ نیموں کا ستھاپک - ست وادی یجروید ادھیائے ۸ منتر ۴۲ -

(۳۶) نیک کام کرنے والا - رعایا کو بلوان بنانے والا - دھن دینےوالا - پالنا کرنے والا

پتا کا پتر۔ برہمچریہ آشرم کو دھارن کرنے والا۔ پرانوں میں پرکاشن شکتی ہوکر شبھ گنوں کا پرکاشن کرتا ہو۔ اس کو سب کا ادھیکش کرو۔ یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۲۲

(۵۸) سب ستھانوں کی پتا کے سمان رکھشا کرنیوالا۔ یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۳۲۔

(۵۹) ودیا اور نیا کا پرکاشک۔ راجیہ نیتی جاننے والا شبھ لکھشنوں سے پرکاشت دھرم اپدیش کرنے والا۔ یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۳۳۔

(۶۰) ودوانوں کا پیارا اینگلو ودیا اور دھرم کا پرکاشک۔ یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۳۴

(۶۱) نیک آدمیوں کے لئے سکھ پھیلانے والا۔ یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۱۲۔

(۶۲) نیا کاری۔ ودوان۔ کلیان کاری۔ راجیہ دھرم کا پالک۔ اچھے ودوانوں کو راجیہ کرم میں لگانے والا۔ سکھوں کا داتا۔ یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۱۵۔

(۶۳) ودوان نیک آدمیوں کا محافظ۔ دھرمی۔ یجروید ادھیائے ۱۵ منتر ۱۵

(۶۴) ودیا کا پرکاشک۔ شور بیر۔ گیانی۔ ست بیوہاروں اور ودوانوں کا رکشک یجروید ادھیائے ۱۵ منتر ۱۶۔

(۶۵) ودیا کے اپدیشکوں کا رکشک۔ اہنسک (من بانی اور کرموں سے کسی کا دل تک نہ دکھانے والا) یجروید ادھیائے ۱۶ منتر ۲۔

(۶۶) دکھوں کا دور کرتا۔ گیان داتا۔ لوگوں کو دھرم اور ودوانوں کی سیوا میں لگانے والا۔ شدھی کا پرچارک۔ یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۱۵۔

(۶۷) سب کرموں میں کشل۔ مہاتما۔ سب کو سکھ دینے والا۔ دھارمک کرموں کا سیون کرنیوالا۔ ودوان۔ رکشک۔ یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۲۳۔

(۶۸) سرشٹیہ پدارتھوں سے سمبندھ رکھنے والا من اور اندریوں کو جیتنے والا۔ یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۳۶۔

(۶۹) ایسا یتن کرنیوالا۔ کہ جس سے پرجا ایشور انکول اور راجیہ انکول ہو کر ودیا کے ذریعہ سے سب سکھوں کو حاصل کر سکے۔ یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۴۸۔

(۷۰) ودیا دان دینے والوں کی رکشا کرنیوالا۔ یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۲۷۔

(۷۱) ودوان۔ ستانت پت۔ نیائے سے اپنا ادھکار کو دور کرنے والا ست بیوہاروں کا کرنے والا۔ یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۲۵۔

برتاؤ کرنے والا۔ یجروید ادھیائے ۱۰ منتر ۲۲

(۴۷) شبھ کرم کرتا۔ قابل تعریف۔ گیانی۔ ست وادی۔ نیاکاری۔ گئو پالکوں کی طرح رعایا کا پالک۔ ودیا اور اچھی شکشا کا پرچارک۔ ایشور کے گن کرم اور سبھاؤ کی انکول اپنے گن کرم اور سبھاؤں کا بنانے والا۔ یجروید ادھیائے ۱۰ منتر ۳۰

(۴۸) پرجا کا ادھیاپک۔ اپدیشک۔ شدھ بدھی والا۔ اچھی شکشا والا۔ اچھی طرح رکشا کرنے والا۔ دڑھ پرشارتھی۔ شدھ آچاری۔ اچھے گنوں والا۔ گیانی۔ یوگ سادھک یجروید ادھیائے ۱۰ منتر ۳۱

(۴۹) گیانی ایشوریہ وان۔ ودیا پرچارک۔ برہمچاری۔ اچھا رکشک۔ یجروید ادھیائے ۱۰ منتر ۳۲

(۵۰) جیسے ماتا پتا اپنی سنتان کی رکشا کرتے ہیں۔ ایسے ہی رعایا کی حفاظت کرنے والا یجروید ادھیائے ۱۰ منتر ۳۴

(۵۱) گھر گھر میں ودیا کا پرچار کرنے والا۔ یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۱۸

(۵۲) پرجا کا پالک۔ نیاہ کاری۔ یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۲۷

(۵۳) شبھ گن اور لکشنوں والا۔ راجیہ کا رکشک۔ اچھی طرح نشچل نیاء والا۔ نشچت بدھی والا یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۱

(۵۴) سورج کی طرح ستیہ اور نیاء کا پرکاشک۔ ودوان۔ یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۲

(۵۵) دشٹ کرموں کا ناش کرنے والا۔ اُوتر بیوہاروں کا کرنیوالا۔ سجنوں میں بسنے اور بسانے والا۔ وہار یک ستیہ کا گرہن کرنے والا اور کرانے والا۔ پرو پکاری۔ راجیہ کی رکشا کے لئے مناسب وقت پر راجیہ میں پھرنے والا۔ سب موسموں میں سکھدائی۔ اُتم ودوانوں کی آگیا ماننے والا۔ ستیہ آچاری۔ سب جگہ کی خبر رکھنے والا۔ پشوؤں کی رکشا کرنے والا۔ برہم گیانی۔ یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۴

(۵۶) شبھ کرم کرنے والا۔ اور کرانے والا۔ یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۷

(۵۷) اے انسانو۔ تم لوگوں کو چاہئے۔ کہ جو آدمی صبح کے سوریہ کی طرح سب اُتم لکشمیوں میں پرکیشت پدارتھوں کا دینے۔ دھنوں کو دھارن کرنے۔ بدھیوں کا پراپت کرانے او شدھیوں اور ایشوریوں کی رکشا کرنے والا۔ برہمچریہ کئے جتیندریہ بلوان

رگوید منڈل ایک انوواک ۶۔ سوکت ۴۹۔ منتر ۱۱۔

(۹۰) سب پرانیوں کی رکشا کرنیوالا۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۱۰۔ سوکت ۹۴۔ منتر ۱۲۔

(۹۱) پکشپات سے رہت ہو کر نیائے کرنے والا۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۱۰۔ سوکت ۱۰۔ منتر ۱۔

(۹۲) اتم گیان اور اتم گنوان والا۔ سریشٹھ۔ سب کا متر۔ پکشپات چھوڑ کر انصاف کرنے والا۔ رگوید منڈل ایک۔ انوواک ۸۔ سوکت ۴۱۔ منتر ۱۔

(۹۳) پرانیوں کی اچھی طرح رکشا کرنے والا۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۸۔ سوکت ۴۴۔ منتر ۲۔

ناظرین! ان چند وید منتروں کے پڑھنے اور ان پر غور کرنے سے بہ آسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ویدوں کی تعلیم کے مطابق راجہ کیسا ہونا چاہئیے۔ اب آپ براہ نوازش غور فرمائیں۔ اور اندازہ لگائیں۔ کہ کیا ایسا راجہ ظلم وستم اور ناحق لوٹ کھسوٹ کرنے والا ہو سکتا ہے۔ اور اگر قرآن میں اول سے آخر تک چراغ لیکر ڈھونڈیں۔ تو کیا راجہ کے اس قسم کے فرائض مل سکتے ہیں۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ بیچارہ قرآن ایسی اعلیٰ تعلیم سے عاری ہے۔ اور بالکل عاری ہے۔ قرآن بجائے اسکے کہ دنیا میں شانتی پھیلانے کے لئے راجاؤں کے اس قسم کے فرائض مقرر کرتا۔ علاوہ دنیا میں بد امنی پھیلانے کے لئے غیر مذاہب کے بیگناہ لوگوں کو قتل کرنے لونڈی اور غلام بنانے کی اجازت دے رہا ہے۔ کلجگی محقق! ویدوں کی ایسی پوتر اور دنیا میں شانتی پھیلانے والی تعلیم کے مقابلہ میں قرآن کی اپوتر اور دنیا میں اشانتی پھیلانے والی تعلیم کو پیش کرنا کہاں کی دیانتداری ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ اگر ویدوں کی تعلیم دنیا میں شانتی پھیلانے والی ہے۔ تو اس میں جو بعض جگہ راجاؤں یا سپہ سالاروں کو دشٹ شتروں کے قتل کرنے کی آگیا ہے۔ کیا یہ ظلم نہیں۔ اسکے جواب میں میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں۔ کہ جو چور اور ڈاکو وغیرہ ظالم اور بدانسان دنیا میں بد امنی پھیلانے کا موجب ہیں۔ ویدوں کی آگیا صرف ایسے لوگوں کو ہی قتل یا قید کرنے کی ہے۔ اسکے علاوہ اگر کلجگی محقق یا اس کا کوئی حمایتی مسلمان بھائی ویدوں میں سے بیگناہ لوگوں کو محض دشمنی کی وجہ سے قتل اور قید کرنے کی اجازت دکھلا دے جیسا کہ کلجگی محقق ویدوں پر الزام لگاتا ہے۔ تو میں بخوشی تسلیم کرنے کو تیار ہوں۔ کہ ہمارا کلجگی محقق دیانتدار ہے الٹی اور تنگ تعصبانہ ... اور ... بالکل ... ہے

(۷۲) اُتم بدھی اور اُتم کرموں والا ستیہ بیوہاروں کا دھارن کرنیوالا۔ ہمیشہ آنند کرنے والا۔ یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۲۔

(۷۳) سمپورن ودیاؤں سے یُکت۔ پرجا کو وِلکشن۔ اُپدیش وان بنانے والا۔ یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۳۔

(۷۴) اچھا رکشک۔ اچھا سُکھ دینے والا۔ نیائے سے پرجا پالک۔ بجلی جیسے بہت کرنیوالا۔ یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۱۵۔

(۷۵) اُتم کیرتی کرنیوالا۔ ست وادی۔ شُبھ کرموں کا کرتا۔ اتی سُکھ کاری۔ یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۴۔

(۷۶) دھرم ارتھ کام اور موکش کی کامنا کرنے والا۔ گیانی۔ یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ۳۴

(۷۷) جھوٹ نہ بولنے والا۔ فضول بکواس نہ کرنیوالا۔ یجروید ادھیائے ۳۴ منتر ۴۳۔

(۷۸) رعایا کی ہر طرح اُنتی کرنے والا۔ یجروید ادھیائے ۳۴ منتر ۴۱ و ۴۴

(۷۹) پراستری گامی نہ ہو۔ یجروید ادھیائے ۳۳۔ منتر ۱۰۱

(۸۰) ودیا اور شانتی سے شوبھائمان۔ دھرماتما اور ودوانوں سے نمسکار رکھنے والا نیائکاری۔ یجروید ادھیائے ۳۷ منتر ۵۔

(۸۱) سورج کی طرح جگت کا رکشک۔ ودیا اور گیان سے کاریہ کرتا۔ ستیہ کا پرچارک۔ یجروید ادھیائے ۳۴۔ منتر ۳۷۔

(۸۲) نیک کاموں کے لئے مصیبت سہنے والا۔ یجروید ادھیائے ۲۹ منتر ۴۶۔

(۸۳) سب بیوہار والے نیک آدمیوں کا رکشک۔ یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ۲۷

(۸۴) دھرم انکول گُن کرم اور سبھاؤ رکھنے والا۔ یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ۱۸

(۸۵) اُتم بیوہار کرنیوالا۔ یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ۳۸۔

(۸۶) پرجا کا کلیان کاری رکشک۔ یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ۴۸

(۸۷) ستیہ آچاری۔ یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ۱۴

(۸۸) پرجا اور بھومی کی اُتم بدھی سے رکشا کرنیوالا۔ اگنوں کے دُشٹ سبھاؤں کو چھڑانے والا۔ سب کو اُتم انکول پھل دینے والا۔ رگوید منڈل ۱ انوواک ۲ سوکت ۴۴ منتر

(۸۹) ودیا کا پرچار کرنے والا۔ گیانی۔ سب سُکھوں کا داتا۔ سب کا بہتر۔ سب کا سہکاری

(۱۶) چور۔ دشٹ۔ چھلی کپٹی۔ یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۲۶۔

(۱۷) کھوٹا ہنسک۔ وشٹی۔ یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ۲۸

(۱۸) ہنسک چور۔ یجروید۔ ادھیائے ۳۳۔ منتر ۵۱۔

(۱۹) انصاف کا دشمن۔ یجروید ادھیائے ۳۳ منتر ۹۷

(۲۰) چھل سے نیک آدمیوں کو تنگ کرنے والا۔ کھوٹی بدھی والا۔ دُکھ دینے والا سب کا شترو۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۳ سوکت ۱۱ منتر ۷۔

(۲۱) زبردستی اپنا سے دوسرے کے دھن کو ہرنے والا دشٹ۔ پاپ سے نیک آدمیوں کو دُکھ دینے والا۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۷ سوکت ۴۲ منتر ۴۔

(۲۲) دوسروں کو دُکھ دینے والا۔ دشٹ ڈاکو۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۷ سوکت ۴۲ منتر ۳

(۲۳) کپٹی ادھرمی۔ ہنسک۔ سب کو دُکھ دینے والا۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۸ سوکت ۳۶ منتر ۱۵۔

(۲۴) ڈاکو۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۸ سوکت ۳۶ منتر ۱۸۔

(۲۵) دشٹ سبھاؤ۔ چور۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۸ سوکت ۴۲ منتر ۲

(۲۶) چور۔ ٹھگ۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۸ سوکت ۴۲۔ منتر ۳۔

(۲۷) کپٹی۔ چھلی۔ چور۔ ڈاکو۔ دشٹ۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۱۰ سوکت ۵۱ منتر ۸

(۲۸) دوسروں کو دُکھ دینے والا۔ پاپی۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۱۰ سوکت ۵۱ منتر ۹

(۲۹) ڈاکو۔ پاپی۔ دشٹ۔ رگوید منڈل ایک انوواک ۱۰ سوکت ۵۱۔ منتر ۹۔

(۳۰) چور۔ ڈاکو۔ دوسروں کو دُکھ دینے والا۔ یجروید ادھیائے ۹ منتر ۱۶۔

(۳۱) وگھن کاری۔ ست ورودھی۔ جواری۔ پراستری گامی۔ سبکو دُکھ دینے والا یجروید ادھیائے ۱ منتر ۲۹۔

(۳۲) اے راجن! جو استریوں میں پرانیوں کا مانس کھانے والا۔ اور وبھچاری پرش ہے۔ اور جو ... میں پرانیوں کا مانس کھانے والی۔ اور وبھچارنی استری ہو۔ اُس پرش و استری کو باندھ اُلٹا لٹکا کر تاڑنا کرو۔ اور پرجا میں اچھا سکھ پھیلاؤ۔ یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۲۔

کلجگی محقق! دیانتداری سے بتلا سکتے ہو۔ کہ کیا ایسے لوگوں کو سزا دینا

بصورت دیگرہ چلو بھر پانی دروغگو کے ڈوب مرنے کے لئے کافی تھے - دیکھیو دیگر شخص کو قتل یا قید کی سزا دینے کے لئے آگیا دیتے ہیں -

ویدوں کی تعلیم کے مطابق

سزا کا مستحق کون ہے

(۱) جھوٹ بولنے والا - نیک آدمیوں کو دُکھ دینے والا - سانپ کی طرح کرودھی یجر ادھیائے ۸ منتر ۲۳ -

(۲) ناحق لڑنے والا دکھ دینے والا - دُشٹ (بد اعمال) یجروید ادھیائے ۸ منتر ۴۴ -

(۳) انصاف کے چھپانے والا - یجروید ادھیائے ۱۴ منتر ۸ -

(۴) کھوٹے سوبھاو والا - یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۲۶

(۵) ڈاکو - یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۳۴ -

(۶) ناحق بڑی سینا کو ساتھ لیکر لڑنے والا - نقب لگا کر دوسروں کا مال چرانے والا جوا وغیرہ چھل سے لوگوں کو ٹھگنے والا - یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۷۷ -

(۷) اینا رسے دوسروں کے پدارتھ بھوگنے والا - رات کو دیوار وغیرہ پھوڑ کر پرایا مال چرانے والا - یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۷۸ -

(۸) ملین سبھاؤ - گپت چور - پرسدہ چور یعنی ڈاکو - پاپی - یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۷۹

(۹) نیک آدمیوں کے ساتھ شترتا (دشمنی) کرنے والا - نندا کرنے والا چھل کرنیوالا بدی کرنے والا - یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۸۰ -

(۱۰) پرائے پدارتھوں کو ہرنے والا - یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۱۲ -

(۱۱) چھل سے دوسروں کے پدارتھ ہرنے والا - کپٹی - چوری سے زندگی بسر کرنے والا (چور) شستر باندھ کر رات کو گھومنے والے لیٹرے - طرح طرح کے چھل کرکے گانٹھ کاٹنے والے - یجروید ادھیائے ۱۶ منتر ۲۱ -

(۱۲) بُرے بھاؤ سے دوسروں کے پدارتھ لینے والا - یجروید ادھیائے ۱۶ منتر ۱۲ -

(۱۳) دُشٹ آچاری - یجروید ادھیائے ۱۶ منتر ۵۹ -

(۱۴) پاپی - کھوٹے کرم کرنے والا - ناحق دشمنی کرنے والا - یجروید ادھیائے ۱۶ منتر ۴۰

(۱۵) بدچلن - یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۶ -

جواب۔ سوامی دیانند مذکورہ بالا دیہ منتر کا ارتھ مندرجہ ذیل کرتے ہیں

اے تیج دھاری سبھا کے سوامی! آپ راج دھرم میں اُنتی کو پراپت ہوجیے

نیک آدمیوں کے لئے سکھوں کا وِستار کیجئے۔ اے بھاری

سزا دینے والے منش ٹپرش دھرم کے ودویشی شترؤوں کو نرنتر (ہمیشہ) جلائیے

اے اچھی طرح تیج کے دھارن کرنے والے پُرش! جو ہمارے دشمن کو حوصلہ

دیتا ہے۔ اسکو نیچی دشا میں کرکے سوکھی لکڑی کے سمان جلاتے رہیے۔ وید

ادھیائے ۱۳ منتر ۱۲۔

منتر مذا میں جن الفاظ پر لکیر کھنچی ہے۔ وہ قابل غور ہیں۔ راجہ سے پرارتھنا

کی گئی ہے۔ کہ آپ نیک آدمیوں کو سکھ دیجیے۔ اور برے آدمیوں کو جو امن میں

خلل انداز ہوتے ہیں۔ اور دشمنوں کو حوصلہ دیکر لڑائی پر آمادہ کرتے ہیں سزا

دیجیے۔ لیکن محقق نے دیانتداری سے بہت سی عبارت چھوڑکر مغالطہ دہی کی مکروہ

کوشش کی ہے۔ ہاں ایک بات جس پر معترض نے زیادہ زور دیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ ایسے

دھرم کے دشمن گویا مخالف مذہب کو مارنے کی اجازت ہے۔ اس نے ویدالیشوری گیان

نہیں۔ بزعم خود یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ جس طرح قرآن میں غیر مذاہب کے لوگوں کو اسوجہ سے

کہ وہ دین اسلام قبول نہیں کرتے۔ خواہ مخواہ مارنے کی اجازت ہے۔ اسی طرح ویدوں

میں بھی پایا جاتا ہے۔ مگر اسکا یہ خیال غلط ہے۔ اول وید کسی خاص قوم یا گروہ کے

نہیں بلکہ تمام انسانوں کے لئے یکساں ہیں۔ اس لیے بھی ویدوں میں اس قسم کی

اجازت کا ہونا ناممکن ہے۔ دوسرے منوجی دھرم کے مندرجہ ذیل دس لکشن بتلاتے

ہیں۔ دھرتی (استقلال) کھشما (شانتی) دم (من کا قابو میں رکھنا) استے (چوری کا

تیاگ) شوچ (من بانی اور کرموں کا شُدھ رکھنا) اندریہ نگرہ (اندریوں کو

کھوٹے کرم سے روکنا) دھی (عقلمندی) ودیا (علم) ستیہ (سچ بولنا) اکرودھ

(غصہ نہ کرنا) ان سے یہی پایا جاتا ہے۔ کہ ویدوں میں معترض کے قول کے مطابق

ظالمانہ تعلیم نہیں ہے۔ کیونکہ دھرم کے دشمن ہر حالت میں چور۔ جھوٹے اور اندریوں

کے وش میں پڑکر طرح طرح کے عیب کرنے والے۔ علم و عقل کے دشمن ہی ہوسکتے ہیں جنکو

کافی سزا دینا ہرگز ہرگز ظلم نہیں ہے۔ اور یہ دھرم کے لکشن بھی کسی خاص گروہ یا ملک

یعنی دُنیا سے نیست و نابود کرنا یا قید خانوں میں ڈالنا۔ اس لئے کہ دُنیا میں امن و شانتی پھیلے۔ ظالمانہ تعلیم ہے۔ کیا اِس قسم کے بداعمال انسانوں کو سزا نہ دیکر دُنیا میں بدامنی پھیلانا اچھی تعلیم ہے؟ مگر تمہاری تو وہ بات ہے کہ آنکھوں آگے ناک سوجھے کیا خاک۔ نسلی اور قومی تعصب کی پٹی بڑی موٹی سی آنکھوں پر چڑھائے بیٹھے ہو۔ جبھی ارتھ کا انرتھ کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہو۔ خیر اب وقت آگیا ہے۔ کہ تمہاری دیانتداری کی قلعی اچھی طرح کھولی جاوے اور بتلایا جاوے کہ تم کس طرح عقل کے پیچھے لٹھ باندھے پھر رہے ہو۔ اور حق و ناحق کے تمیز کرنے میں بوجہ نسلی اور قومی تعصب کے کس قدر مجبور و لاچار ہو۔

معترض۔ میں اِس بات کو ضروری نہیں سمجھتا کہ یہاں پر وید منتروں کی عبارت کو نقل کروں۔ بلکہ میں صرف اُس ترجمہ کو ہی معہ حوالجات کے پیش کرتا جاؤنگا۔ جو کہ سوامی دیانند نے کیا ہے۔ اور جسکو بینے لفظ بلفظ اردو حروف میں کتاب کی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ میں صرف اس بات کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ آیا ویدوں کو اُسی روشنی میں پڑھکر جس روشنی میں کہ سوامی دیانند ان کو پیش کرتا ہے۔ اُن کو خدا کا کلام مانا جاسکتا ہے یا نہیں۔

(**جواب**) معزز ناظرین جن الفاظ کو جلی کر دیا گیا ہے۔ میں اُن کو مدنظر رکھتے ہوئے ثابت کروں گا۔ کہ کیجلی محقق نے کس طرح اپنی مذکورہ بالا پرتگیا کے برخلاف سوامی جی کے ارتھ کا انرتھ کیا ہے۔ اور اپنی دیانتداری کا بھانڈا پھوڑا ہے اور ویدوں کو الہامی درجہ سے گرا ہوا ثابت کرنے کے لئے کس قدر دھوکہ دہی اور جھوٹھ سے کام لیا ہے۔ دیکھئے۔

معترض۔ وید میں لکھا ہے کہ اے راج پُرش۔ آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں۔ اے جاہ و جلال والے پُرش وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے۔ آپ اُسکو اُلٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلا۔ یجروید ۱۳/۱۲

چونکہ وید کے مذکورہ بالا حکم میں دھرم کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلا دالنے کی تعلیم ہے۔ اِس لئے سوامی دیانند کے خود پیشکردہ معیار کے مطابق یہ تعلیم گندی میں ڈالنے کے لائق ہے۔ یا ماننے کے لائق۔

تو بھی اُسی کو شیر کے منہ میں ڈالا جاوے۔ گویا دونوں صورتوں میں اُسی کو
ملزم گردانا گیا ہے۔ پس بقول سوامی دیانند آیا یہ سخت موذی پن ہے یا نہیں۔

جواب۔ دیانند اسکا جگل محقق! کیا ایذا رساں لوگوں کو سزا نہیں دیکر دنیا میں
امن اور شانتی پھیلانا بُرا ہے۔ بتلاؤ! وید میں کہاں بیگانہ لوگوں کو محض دشمنی
کی وجہ سے قتل و غارت کرنا یا لوٹنا کھسوٹنا جیسا کہ قرآن کی تعلیم ہے۔ کہاں لکھا ہے؟

معترض۔ لکھا ہے ——— جس دشٹ سے ہم لوگ دویش کریں۔ یا جو دشٹ ہم
سے دویش کرے۔ ہم اسکو ان ہواؤں سے ہلاک کریں۔ یجروید ۱۵/۱۶۔
سوامی دیانند کے مذکورہ بالا سدھانت کے مطابق وید کا یہ منتر کسی صورت میں
بھی خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں دویش کرنے والے دونوں میں سے مگر
ایک کو تو ہلاک کرنے کی تعلیم ہے۔ اور دوسرے کو جو دویش کرتا ہے ہلاک کرنے کی کوئی
تعلیم نہیں ہے۔ یہ محض انسانی دماغ کی اختراع ہے۔

جواب۔ سوامی دیانند کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:
جو پرجا کو پیڑا دینے والے ہیں۔ اور جو دشٹ کرم کرنے والے ہیں ان پرجا کو دکھی
کرنے والوں کے لئے بجلی کا پرہار کرکے جو منصف اور شکتک ہیں ہماری رکشا کریں
ہم کو سکھی کریں۔ ہم لوگ جس دشٹ سے دویش کریں۔ اور جو دشٹ ہم سے دویش
کرتا ہے۔ اُن کو ہواؤں کے شیر جیسے منہ میں دھارن کریں۔ یجروید ادھیائے ۱۵ منتر ۱۶
محقق جی! کیا یہی ایمانداری ہے۔ جیسے کپڑوں سے باہر ہو رہے ہو۔ دیکھو ایک
ان میں دشٹ ہے۔ اور دوسرا نیک۔ اس لئے دشٹ و دویش کرنے والے کو جو رنج دیا کو
تکلیف دیتا ہے۔ سزا کا حکم ہے۔ نیک کے لئے نہیں۔ آیا خیال شریف میں۔ کیا
قرآنی تعلیم نے یہی ایمانداری سکھلائی ہے۔ جو کہ تم برت رہے ہو۔ شرم!

(**معترض**) وید میں لکھا ہے ——— ہم لوگ جس سے دشمنی کریں۔ اور جو ہم سے
دشمنی کرے۔ اسکو ہم شیر وغیرہ کے منہ میں ڈالدیں۔ راجہ بھی اسکو شیر کے منہ
میں ڈالدے۔ یجروید ۱۶/۱۵۔
یہ سوامی دیانند کا وید منتر کا خود کردہ ترجمہ ہے۔ اس میں ان لوگوں کو جو گو ہم سے
دشمنی نہ رکھتے ہوں۔ مگر چونکہ ہم ان سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو شیر کے منہ

کیے ہوئے نہیں - بلکہ عالمگیر ہیں - جو بھی انپر عمل کرے گا - نیک ہے - اور جو ان کے برخلاف چلیگا - اور دُنیا میں بدامنی پھیلائے گا - وہی بدکردار قابل سزا ہی سچ ہو کہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھا کرتا ہے - یہی حالت کلجگی محقق کی ہے -

ناظرین! اسکی ایسی چالاکی کا کہ "میں صرف اسی ترجمہ کو ہی معہ حوالہ جات کے پیش کرتا جاؤنگا - جو کہ سوامی دیانند نے کیا ہے" اندازہ خود بخود لگاتے چلے جائیں میں بعض جگہ اس کے ترجمہ کے ساتھ ہی سوامی دیانند کا ترجمہ نقل کرتا جاؤنگا -

(معترض) وید میں لکھا ہو کہ " اے تیج دھاری ودوان پرش! آپ تیز رو دشمن کے کھانے پینے یا دیگر کام کاج کی مقامات کو اچھی طرح اوجاڑیں - اور انکو اپنی تمام طاقت سے ماریں (یجروید ۱۱/۲۳)

چونکہ مذکورہ بالا وید منتر میں جس کا کہ سوامی دیانند نے خود ہی ترجمہ کیا ہی دشمنوں کے کھیتوں کو اوجاڑنے اور ان کے گاؤں کو لوٹنے کا حکم ہے - اس لئے بقول سوامی دیانند بہت شرم کی بات ہے - کہ ایسی تعلیم کو خدا کی طرف منسوب کیا جاوے -

جواب - سوامی دیانند مذکورہ بالا وید منتر کا ارتھ مندرجہ ذیل کرتے ہیں -

ہے تیجسوی ودوان پرش! آپ اُتم ہو جئے۔ دھرم سے انکول ہو کے دشٹ شتروں کو نا ش کیجئے ہمارے لئے بھی وید والوں کے رچے پدارتھوں کو پرگٹ کیجئے نہ ہوں کو سپار ئے - (یہاں سے) پرانے پدارتھوں کو پراپت ہونے اور بھیگ والے شترو جنوں کے بھوجن اور اپنے بیوہار ول کے سٹھان کو اچھے پرکار لبتار پوروک نشٹ کیجئے اور شتروں کو بل کے ساتھ مار ئے - یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۱۳ -

کلجگی محقق! دیانتداری سے لنگی اور قومی تعصبات کو بالائے طاق رکھکر بتلانا کہ پرائے پدارتھوں کو بھو گنے والے لوگوں کو سزا دینا ظالمانہ تعلیم ہے - اور کیا تمنے سوامی دیانند کے ترجمہ کو لفظ بہ لفظ پیش کر کے مذکورہ بالا کمینہ اعتراض کیا ہی -

(معترض) لکھا ہی — جس ایذا رساں شخص کی ہم لوگ مخالفت کرتے ہیں یا جو ایذا دینے والا ہم سے دشمنی کرتا ہے - اسکو ہم شیر وغیرہ کے منہ میں ڈالیں یجروید ۱۵/۱۵ مذکورہ بالا وید منتر میں کیقبل سوامی دیانند اس بات کی تعلیم ہے - کہ اگر ہم کسی سے دشمنی کریں تو وہ شخص شیر کے منہ میں ڈالا جاوے - اور اگر وہ شخص ہم سے دشمنی کرے

اس منتر میں خواہش ظاہر کی گئی ہے۔ کہ جو لوگ دالیو کو یکجتی کے ساتھ سیون کرتے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں کو جو ہم سے دویش یا جن اوپدروی (بدامنی پھیلانے والے) لوگوں سے ہم دویش کرتے ہیں۔ سزائیں دیکر ہماری رکشا کریں۔ اور ہمیں سکھی کریں لیکن معترض کو اسمیں سے بھی قرانی ظالمانہ تعلیم کی بو آرہی ہے۔ افسوس!

معترض۔ لکھا ہے۔ ہم لوگ جس دشٹ سے دویش کریں۔ یا جو ہم سے دویش کرے اسکو ہم لوگ خونخوار جانوروں کے منہ میں ڈالدیں۔ یجروید ۱۵/۱۹

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ویدوں کے ایسے ایسے منتر اس وحشی زمانہ کی یادہیں جبکہ انسانوں کو درندوں سے چروا ڈالا جاتا تھا۔

(**جواب**) اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی۔ بھلے آدمی صاف لکھا ہے کہ جو ہم سے دشمنی کرتا ہے یا جس دشٹ سے (نیک سے نہیں) ہم دشمنی کرتے ہیں۔ اسکو سزا دیں۔ مگر تمہیں وہی عربی بدوؤں کا زمانہ سوجھتا ہے۔ جب ایک ایک اونٹ کے پیچھے ستر ستر ہزار آدمی قتل کئیے جایا کرتے تھے۔ کیا دشٹ (بداعمال) آدمیوں کو سزا دینا وحشی پن ہے؟ اور کیا دشٹوں کو سزا دینا بجائے بدامنی پھیلانا موحش پن ہے؟

(**معترض**) سوامی دیانند کے وید بھاشیہ میں لکھا ہے۔ جن سے ہم لوگ نفرت کرتے ہیں۔ یا جن کو ہم ناراض کرتے ہیں۔ یا جو ہم کو دکھ دیتے ہیں۔ ان کو ہم ان ہواؤں کے منہ میں ڈالکر اس طرح دکھ دیں۔ جس طرح بلی کے منہ میں چوہا۔ یجروید ۱۶/۶۵-۶۶

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو بہت لوگ ناپسند کرتے تھے۔ یا جن سے وہ ناراض ہو جایا کرتے تھے۔ یا جو لوگ ان کے اپنے خیال کے مطابق ان کے دکھ کا باعث ہوتے تھے۔ ان کو وہ ہواہیں معلق لٹکا کر اس طرح تڑپا تڑپا کر مارا کرتے تھے۔ جس طرح بلی چوہے کو مارتی ہے۔

جواب مہاشے دھرم پال! کیا ویدوں میں اسی قسم کے پرمہنوں کے خواب دیکھ رہے ہو۔ خدا کا نام لاکھ دفعہ سنیں۔ پرواہ نہیں۔ محمد صاحب کا نام ایک دفعہ سن لیں۔ ہزار آدمی جس طرح دھوپ میں تیز آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ آنکھیں بند کرلیں۔ کیا یہ پروہت بازی سے کم ہے۔ کیا ویدوں میں بھی کہیں لکھا ہے۔ کہ نبی کے ہر قول کو آمنا وصدقنا کہہ کر قبول کرلیا کرو۔ خواہ اس سے دنیا میں کتنی ہی بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ

میں ڈالدینا چاہیئے - اور اگر ہم خود ایسا نہ کرسکیں - تو راجہ کی مدد سے اُس کو شیر کے پنجرے میں ڈالدینا چاہیئے - خواہ وہ بھلا مانس کتنا ہی چلاّئے - کہ مہاراج میں آپ کا دشمن نہیں ہوں - بیشک وہ ہمارا دشمن نہیں ہے لیکن ہم تو اُس کے دشمن ہیں - اسلیئے اسکی سزا موت ہے - کیا اعلیٰ انصاف ہے -

(جواب) سوامی دیانند کا ترجمہ -

شیر اور سانپوں کی طرح جو پرائیوں کو دُکھ دینے والے جیو ہیں - اُنکے لئے نمسکار ہو - اور جو ایسے جیووں سے ہماری رکشا کریں - وہ ہمارے رکشک ہوں - وہ ہم کو سُکھی کریں - ہم لوگ جس سے دویش کریں - اور جو دشٹ ہم سے دویش کرتے اسکو ہم شیر وغیرہ کے مُنہ میں ڈالیں - اسکو رکشک لوگ بھی شیر وغیرہ کے مُنہ میں ڈالیں - یجروید $\frac{15}{1}$ -

دروغ گوئیم بر روئے تو - ناظرین ! کیا سوامی دیانند کا یہی ترجمہ ہے جو معترض دیانتدار نے پیش کیا ہے - کیا شیر اور سانپوں کی طرح لوگوں کو دُکھ دینے والے آدمیوں کو سزا دینا ظالمانہ تعلیم ہے - میں پوچھتا ہوں - کہ بیگناہ لوگوں کو محض دشمنی کی وجہ سے یا دیگر مذاہب کے پیروؤں کو قتل کرنا ویدوں میں کہاں لکھا ہے - جیسا کہ قرآن میں جگہ بہ جگہ پایا جاتا ہے - افسوس خود غرضی میں اندھا ہو کر انسان نیک و بد میں تمیز کرنے سے کسطرح عاری ہو جاتا ہے - میاں دہرمپال ! تم کو محقق ہونے کا دعویٰ ہے - تم تو حق و حقانیت کی زندہ مثال بنے بیٹھے ہو - کیا حق و حقانیت کی زندہ مثال ایسی ہی ہوتی ہے - جیسی کہ آپکی منحوس محدثی ہے -

(معترض) وید میں لکھا ہے ——— وہ جس سے ہم دویش کرتے ہیں - یا جو ہم سے دویش کرتا ہے - اسکو ہم ہوا اور پانی کے دُکھ دینے والے گُن روپی مُنہ میں ڈالیں - یجروید $\frac{15}{18}$ -

(جواب) سوامی دیانند کا ترجمہ ——— وایو کو جو لوگ یُکتی کے ساتھ سیون کرتے ہیں - اُن کے لئے نمسکار ہو - وہ ہماری رکشا کریں - وہ ہم کو سکھی کریں - ہم جس سے دویش کریں - اور جو ہم سے دویش کرے - اُسکو پانی اور ہواؤں کے دُکھدائی گُن روپ مُنہ میں دھریں - یجروید ادھیائے ۱۵ منتر ۱۸

فرض منصبی قرار دیا گیا ہے۔

جواب یہ سب منتر راجیہ دھرم کے متعلق ہیں۔ راجہ کیسا ہو۔ اور ڈنڈ کس کو دیا جاوے یہ ہیں پہلے بتلا چکا ہوں۔ کھوٹے سبھاؤ والے لوگوں کو سزا دیکر دنیا میں امن و امان قائم رکھنا راجہ کا فرض ہے۔ اس پر جو کوئی اسلی اور قومی تعصبات سے اندھا ہو کر فضول اعتراض کرے۔ وہ نیک نیت نہیں کہلا سکتا۔ کیا کھوٹے سبھاؤ والے لوگوں کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ دنیا میں ادھم مچا رہے ہیں؟ میاں! ذرا اپنے گھر میں تو نظر مار لیتے۔ کہ کس طرح چوہے قلابازیاں کھا رہے ہیں۔ ویدوں پر اعتراض پھر ہی کرتے۔ کیا ویدوں میں سے اس قسم کی پسو ہوں کی غلامی بتلا سکتے ہو۔ جیسی کہ قرآن شریف کے ہر حرف سے ٹپک رہی ہے اگر نہیں تو پھر ویدوں کے منہ آنے سے کیا حاصل۔

(معترض) لکھا ہے ——— اے سپہ سالار کی استری! تو میدان جنگ کی خواہش کرتی ہوئی دور دیش میں جا کر دشمنوں سے لڑائی کر۔ اور ان کو مار کر فتح حاصل کر۔ تو ان دور دراز ملکوں میں رہنے والے دشمنوں میں سے ایک کو بھی مارنے کے بغیر مت چھوڑ۔ یجروید ۱۷/۵

سوامی دیانند کے معیار کے مطابق مذکورہ بالا وید منتر نہ تو خدا کا حکم ہو سکتا ہے نہ خدا کی کتاب کا۔ کیونکہ اسمیں اپنے ملک سے دور بیٹھے ہوئے لوگوں کو خواہ مخواہ تنگ کرنے۔ ان پر جا کر چھاپہ مارنے اور ان کا قتل عام کرنے کی تعلیم ہے۔ وہ بھی مردوں کے ہاتھ سے نہیں۔ بلکہ عورتوں کے ہاتھ سے یعنی صورت میں کہ ویدوں کے زمانہ میں عورتیں اپنے دشمنوں کا قتل عام کرتی ہوں۔ اس صورت میں مرد جس قدر انکی گردنیں کاٹتے ہوں۔ اسی قدر تھوڑا ہے۔

جواب — اے بیچ جھاڑ اور چھچھ پھاڑ کر دیانتداری کے پیچھے پڑ جانے والے کا تجھکو تحقیق! دور بیٹھے ہوئے لوگوں کو خواہ مخواہ تنگ کرنا چاہئے وہ تمہیں کہیں بتلا سکتے ہو۔ کیا یہ سفید اور سیاہ جھوٹ نہیں ہے؟ اگر ابھی تک پاس ایمانداری تھوڑا بہت باقی ہے۔ تو کوئی منتر ایسا پیش کرو۔ جس سے تمہاری مذکورہ بالا عبارت کا پتہ چلتا ہو۔ ورنہ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرت محمد صاحب

خود غرضی میں پھنسکر انسان نیک و بد میں بھی تمیز سے کرنے سے عاری ہو جاتا ہی۔ دیکھو!
سوامی دیانند مذکورہ بالا ہر دو وید منتروں کے ارتھ حسب ذیل کرتے ہیں:-
اُن سب کا بھلا چاہنے والوں کو ان وغیرہ پراپت ہو۔ جو ایسے پرش ہیں وہ ہماری رکشا کریں۔ وہ ہم کو سکھی کریں۔ وہ اور ہم لوگ جس سے اپریتی کریں۔ اور جو ہمکو دُکھ دے۔ اسکو ان ہواؤں کی بلی کے مُنہ میں چوہے کے سمان تکلیف میں ڈالدیں
یجروید ادھیائے ۱۶ منتر ۶۵
اُن سب کا بھلا چاہنے والے راج پرشوں کے لئے ہمارا ان وغیرہ پدارتھ پراپت ہو جو ایسے پرش ہیں وہ ہماری رکشا کریں۔ وہ ہم کو سکھی کریں۔ وہ اور ہم لوگ جسکو اپریتی کریں۔ اور جو ہم کو دُکھ دے۔ اسکو ان ہواؤں کی بلی کے منہ میں چوہے کی طرح تکلیف میں ڈالیں۔ یجروید ادھیائے ۱۶ منتر ۶۶
کیا سبکا بھلا چاہنے والے راج پرش بے گناہ اور نیک آدمیوں کو دُکھ دے سکتے ہیں؟ اور کیا دُکھ دینے والے کو سزا دینا ظالمانہ تعلیم ہے۔ تم کو کہاں سے معلوم ہو گیا۔ کہ جن سے پروہت لوگ ناراض ہوتے تھے۔ اُن کو اس طرح دُکھ دیا کرتے تھے کہیں جہل تو کان نہیں کھینچ گیا۔ نہیں تو بتلاؤ۔ تم نے یہ جھوٹا اور فضول اندازہ کن الفاظ سے لگایا۔
معترض۔ سوامی دیانند ایک منتر کا بدیں الفاظ ترجمہ کرتا ہی۔
اے طاقتور اور روشن ضمیر عالم انسان! جس طرح ہم لوگ رذر کھوتے سبھاؤ والوں کے گاؤں کو آگ کی مانند مارنے والے تیجہ خوبصورت ودوان کو سب طرح سے دھارن کریں۔ اسی طرح تو ہم کو دھارن کر۔ یجروید ۱۱/۷۴
اے راجہ! جس طرح حفاظت کرنیوالے عالم کا پوتر شاگرد دُکھ دینے والے آگ وغیرہ پدارتھوں کو حاصل کرکے ویدوں کے علم کو جاننے والا ہو کر دشمنوں کو مارنے والا اور دُشمنوں کے گاؤں کو تباہ کرکے اچھی جاہ و حشمت کو دو بالا کرتا ہے۔ اسی طرح دیگر ودوان لوگ بھی آپ کو ودیا اور ونے سے ترقی دیں۔ یجروید ۱۱/۳۲
مذکورہ بالا وید منتروں سے صاف ظاہر ہے کہ کس طرح دشمنوں کے گاؤں کو آگ لگانے اور ان کو تباہ کرنے کے کام کو۔ روشن ضمیر انسانوں اور ویدوں کے عالموں کا

علاج اسکی گردن کاٹنا ہی ہو سکتا ہے - ہرگز نہیں - کوئی ڈاکٹر یہ نہیں کہیگا کہ بیماری کا آسان علاج بیمار کی گردن کاٹنا ہے -

(جواب) آئے دن سرکار سینکڑوں اور ہزاروں بدکرداروں کو پھانسی دیتی ہے کیا یہ ظالمانہ کارروائی ہے ! وید تو ہر ایک کے ساتھ مناسب برتاؤ کی آگیا دیتے ہیں - بہت سے بدکردار موت کے ہی سزاوار ہوتے ہیں - اُن کو قتل کرنا اور بہت قید وغیرہ کے سزاوار ہیں - اُن کو قید کرنا - ہاں قرآن شریف کی ہیں ایک ہی بات ہے یا قتل یا دین قبول - تیسری بات پڑھے ہی نہیں - سب بھاجی ٹکے سیر کا حال ہی ہے بھلا وہ بیچارے کیا جانیں کہ مناسب برتاؤ کس چڑیا کا نام ہے -

(معترض) وید میں لکھا ہے - جو دشٹ ہم لوگوں سے مخالفت کرتا ہو یا جس دشٹ سے ہم لوگ مخالفت کرتے ہیں - تم اُس بدکردار دشمن کو مختلف زنجیروں سے جکڑو - اور اس کو اُن زنجیروں سے کبھی مت چھوڑو - یجروید $\frac{1}{26-25}$

گویا اسکو ہمیشہ کے لئے قید میں مرنے دیا جاوے - خواہ وہ ہم سے دشمنی نہ بھی کرتا ہو - اور ہمارا بڑا خیر خواہ ہو - مگر چونکہ ہم اُس سے دشمنی کرتے ہیں - اس لئے اسکو قید کر دو - یہ محض انصاف کا خون کرنا ہے -

جواب - واہ رے انصاف کے پتلے ! معلوم ہوتا ہے کہ عقل کو کہیں چرنے بھیج دیا ہے - تبھی تو تمہیں کچھ نیک و بد نہیں سوجھتا - بھلا یہ کہاں لکھا ہے کہ خواہ وہ ہمارا خیر خواہ ہو - مگر چونکہ ہم اُس سے دشمنی کرتے ہیں - اس لئے اسکو قید کر دو - بھلے آدمی ! کچھ تو ایمانداری سے کام لو - کیوں دین و ایمان - نہ سب بت وغیرہ کو آداب عرض کرکے چلتے پھرتے نظر آ رہے ہو - آخر کس دن کے لئے - یہ بددیانتی تمہیں موت کے منہ سے نہیں بچا سکیگی - سنو اللہ میاں نے (القول قرآن) قاعدہ مقرر کر چھوڑا ہے - کہ جو لوگ مسلمانوں کے پیرو حضرت محمد صاحب پر ایمان لا کے نہ مرینگے وہ ہی مر جائیں گے - خواہ وہ تمام عمر نیک کام کرتے رہے ہوں - سب دوزخ میں ہمیشہ کے لئے ڈال دئے جاویں گے - وہ لاکھ چلائیں - لاکھ روئیں اور لاکھ منتیں کریں مگر اللہ میاں کو ہرگز رحم نہیں آویگا - دیکھا ! انصاف کا خون اسے کہتے ہیں -

مذکورہ بالا وید منتر میں جبکہ صاف لکھا ہوا ہے - کہ جو دشٹ ہم سے مخالفت کرتا ہے

کی جاتی ہے۔ تمہاری بھی شرم و حیا دور ہو گئی ہے۔ جسطرح ... دیکھو تنخل اسلام

سپہ سالار اور اسکی استری راجہ رانی ہر ایک کھشتری اور اسکی دھرم پتنی
کا فرض ہے۔ کہ وہ ان ظالم اور لٹیروں کو بھی جو کہ دور دیش میں جا کر بسے ہوئے
ہوں۔ اور وقتاً فوقتاً رعایا کو تنگ کرتے ہوں جا کر نشٹ بھرشٹ کریں۔

(معترض) لکھا ہے۔ اے انسان جسطرح میں بدکرداروں کی گردنیں کاٹتا ہوں
ویسے تو بھی کاٹ یجروید $\frac{5}{44}$

سوامی دیانند کے خود ساختہ معیار کے مطابق جس وید میں اس قسم کی تعلیم ہو
کہ سب کو ویدوں کے ماننے والے بدکردار ہونے کا فتوے دیدیں۔ اسکی ہی گردن
کاٹ دیجاوے۔ خواہ وہ دراصل بدکردار نہ بھی ہو۔ وہ کتاب کسی صورت میں بھی
خدا کی کتاب نہیں ہو سکتی۔

جواب - یہ کون کہتا ہے۔ کہ وہ دراصل بدکردار نہ بھی ہوں انکی گردن کاٹ
دیجاوے۔ کہیں کسی جولاہے کی پان (لیمٹی) تو نہیں چباتے آئے۔ جو مخبوط الحواسوں
کی طرح نہ تاہیں ہانک رہے ہو۔ کیا ایمانداری اسی کا نام ہے۔ جس صورت میں کہ ویدوں
میں صرف بدکرداروں ہی کی گردن کاٹنا درج ہے۔ اس صورت میں ویدوں پر اعتراض کرنا
کیا معنی رکھتا ہے۔ اگر کوئی کسی نیک آدمی کو بدکردار گردان کر اسکی گردن کاٹتا ہے
تو یہ اسکا اپنا گناہ ہے۔ نہ کہ ویدوں کا۔ پھر تم ویدوں پر اعتراض کرتے ہو تو کس منہ
سے۔ میاں! یہ قران کی ظالمانہ اور اندھیری تعلیم نہیں۔ کہ ہر کہ شک آرد کافر گردد
کسی نے اعتراض کیا اور فوراً قتل کا حکم مل گیا۔ خواہ وہ نیک ہی کیوں نہ ہو مگر مومنوں
نے اسے بدکردار کہہ دیا۔ اور بس وہ بیچارہ لاکھ دوہائی دے۔ کہ میں بیگناہ ہوں
مجھے مت مارو۔ لیکن وہاں سنے کون۔ وہاں تو طوطے کی طرح دریں چہ شک کا ہی کلمہ
پڑھنے والے خوش اعتقاد تھے۔ بس چلے تو اب بھی ہیں۔ کہ یا تو دین قبول کرو یا موت۔
کیوں میاں جی! ویدوں میں بھی ایسی ہی ظالمانہ تعلیم تلاش کر رہے ہو! صبر کرو۔
این خیال است و محال است و جنوں۔ شودر پر خاک ڈالنے سے سوائے ندامت کے اور
کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

(معترض) اگر مان بھی لیا جاوے۔ کہ کوئی بدکردار ہے۔ تو کیا اسکی کرداری کا

گمراہ کرے - شیطان ہی نہیں بلکہ اللہ میاں خود ہی لوگوں کو گمراہ کرتا ہے - دیکھو
"اللہ گمراہ کرتا ہے - ایسی مثال سے بہتروں کو" قرآن سورۃ بقر آیت ۶)
کیوں جی گمراہ اور نیک راستہ سے ہٹا کر بدراستہ پر ڈالنا خدا کا کام ہے - یا
(توبہ - توبہ - توبہ) شیطان کا کام - پھر اسی نمونہ کو ویدوں کے مقابلہ میں پیش
کرتے ہو - اب وقت نہیں رہا - علم و عقل کا زمانہ ہے - جو کتاب خدا کو گمراہ کنندہ
بتلائے - کیا وہ خدا کی بنائی ہو سکتی ہے ؟ ایمان سے کہنا -

(معترض) لکھا ہے - اے انسان .. .. .. جس طرح بھی دشمنوں کو
ہلاک کیا جا سکے - اسی قسم کے کاموں کو کر کے سدا ہی راحت سے زندگی بسر کر
یجروید

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنوں کو ہلاک کرنے کے لئے خواہ تم کو ناپاک سے
ناپاک اور شرمناک سے شرمناک کام بھی کرنا پڑے - تو بھی کر ڈالو - دھرم ادھرم
کی مطلق پرواہ نہ کرو - ایسی تعلیم کو خدا کی طرف منسوب کرنا ظلم ہے -

(جواب) کیا یہ ناپاک سے ناپاک شرمناک سے شرمناک - کمینہ سے کمینہ اور
شرانگیز سے شرانگیز حرکت نہیں ہے - کہ وید منتر کے مدعا کے خلاف جھوٹ
لکھ کر لوگوں کو بدظن کیا جاوے - میاں جی! کیا تم بتلا سکتے ہو - کہ وید میں یہ
کہاں لکھا ہے - کہ "دشمنوں کے ہلاک کرنے کے لئے خواہ تم کو ناپاک سے
ناپاک اور شرمناک سے شرمناک کام بھی کرنا پڑے - تو بھی کر ڈالو - دھرم ادھرم
کی مطلق پرواہ نہ کرو"

میں پہلے دکھلا چکا ہوں - کہ ویدک تعلیم کے مطابق راجہ کیسا ہونا چاہئے - اور
ڈنڈ (سزا) کس کو دینی چاہئے - پھر نہیں معلوم کلجگی محقق کے دماغ میں سے
کیوں ناپاک سے ناپاک اور شرمناک سے شرمناک باتیں نکل رہی ہیں - دیکھئے سوامی
دیانند - اس وید منتر کا بھاوارتھ اس طرح لکھتے ہیں - کہ

"وِدوان لوگ ودیا - وِنَے اور دھنے کے بنا پرجا کا پالن اچھی طرح نہیں کر سکتے
اس لئے سب کو جیتیندری ہو کر .. .. .. سب کے سکھ کے لئے اُتم اُتم پریتن
کرنا چاہئے" بھاوارتھ سوامی دیانند یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۲۸ -

(نیک نہیں) یا جب دُشٹ سے ہم مخالفت کرتے ہیں (نیک سے نہیں) تم
بدکردار (نیک کو نہیں) دشمن کو مختلف زنجیروں سے جکڑو۔ تو پھر آپکا بار بار
کو کاٹ کاٹ کھانا اور دہوکہ دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا دیانند ار محققوں کا
وطیرہ ہوتا ہے۔ جو کہ تم نے اختیار کر رکھا ہے۔

معترض "اے دُشٹ انسان! تو کبھی ہدائت کی روشنی حاصل نہ کر سکے۔ تیرے
آنند دینے والا علم کا رس تجھے کبھی بھی آنند نہ دے۔ یجروید ۱/۲

موجودہ گورنمنٹوں کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ قیدیوں کی تعلیم و تربیت کا بھی انتظام کرتی
ہیں۔ اور اُن کو سُدہارنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مگر وید کہتا ہے۔ کہ ایسے قیدیوں کو
جن کو ہم نے اسلیئے عمر قید کی سزا دی ہے۔ کیونکہ ہم اُن سے ناراض ہو گئے
ہیں۔ کبھی بھی ہدائت کی روشنی نصیب نہ ہو۔ اور وہ ہمیشہ علم سے محروم رہیں۔ بلکہ
اپنا پہلا لکھا پڑھا بھی بھول جائیں۔ ایسی خوفناک تعلیم کو بقول سوامی دیانند خدا کی
طرف منسوب کرنا سخت جہالت ہے۔

(جواب) جیسا کہ حضرت محمد صاحب قیدیوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا کرتے
تھے۔ یا شاہان اسلام قرآن کی تعلیم سے متاثر ہو کر کیا کرتے تھے۔ میرے خیال میں تو
بھی اُسی سلوک کے خواہاں ہو گے۔ ہا! بہت سے تعلیم ایسی ہوتی ہے۔ جو دُشٹ اور
بدکردار لوگوں کے ہاتھوں میں جاکر دنیا میں اشانتی پھیلانے کا موجب ہوتی ہے۔ مثلاً
چور اور ڈاکوؤں کو شستر ودیا کا دینا۔ ٹھگوں کو بے ہوش کرنے والی اوشدھی
ودیا کا گیان ہونا۔ یا یوں کہیئے کہ دھرم پال جیسوں کے ہاتھ میں مضمون نویسی کی ودیا
جب تک ایک دُشٹ سے یہ امید نہ ہو۔ کہ یہ ودیا حاصل کرنے کے بعد دُنیا میں نیک
چال چلن رہتا ہوا امن اور شائستگی پھیلائیگا۔ تب تک اُسے ودیا دینا سخت
خطرناک ہے۔ میاں جی! ویدوں پر اعتراض کرنے کے لئے دوڑ پڑے ہو۔ گھر
میں تو نظر مار لیتے۔ وید تو دُشٹ لوگوں کو ہی خاص خاص علوم سے محروم رکھتا ہے
اور جب نیک ہو جائیں۔ تو پھر کوئی رُکاوٹ نہیں ڈالتا۔ مگر اللہ میاں تو بھلے چنگوں
کے آنکھ۔ ناک۔ کان۔ دل و دماغ پر مہریں لگاتا پھرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ شیطان
کو قیامت تک ڈھیل دے رکھی ہے۔ لوگوں کو نیک راستہ سے بہکا بہکا کر ہمیشہ

(جواب) چور کی داڑھی میں تنکا - میاں جی! یہ کہاں سے نکل آیا۔ کہ جو کسی
انسٹی ٹیوشن کو دان نہیں دیتا۔ یا وہ اُنکی مخالفت کرتا ہے - وہ ظالم بدکردار او
ر ویدوں کا دشمن ہے - یہ دان کی تعریف یا ظالم اور بدکردار کی تعریف کس عربی شستر
خانہ میں سے نکالی ہے - کیا ایمانداری اسی کرتوت کا نام ہے - کیا نسلی اور قومی
تعصبات سے آزاد محقق ایسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں - جس ٹائپ کے کہ تم خود
ہو - اگر پاس دیانتداری کچھ باقی ہے - تو بتلاؤ کہ تمہاری مذکورہ بالا عبارت
کن الفاظ کا ترجمہ ہے - اگر نہیں بتلا سکتے - تو ہمیں برجستہ زوردار الفاظ میں
یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ تم بددیانت - نسلی اور قومی تعصبات سے لبریز ہو -

(معترض) بعض منتر ویدوں میں پرماتما سے اور راجہ سے سخت نامعقول اور کمینگی
سے بھری ہوئی پرارتھنا کی گئی ہے - مثلاً

ہے پرماتمن! آپکی کرپا سے ہم لوگوں کے لئے پانی اور اناج وغیرہ نباتات
سہ مترہ یعنی متر (دوست) کی مانند ہوں - اور جو ہم لوگوں سے دشمنی کرتا ہو - یا
جس سے ہم لوگ دشمنی کرتے ہیں - اُسکے لئے جل اور اناج وغیرہ سب کے سب
دُکھ دینے والے دشمن کی مانند ہوں - یجروید ۶/۲۲

(جواب) میاں جی! افسوس ہے کہ تم کو نامعقول اور کمینگی سے بھرے ہوئے
اعتراضات کرتے ہوئے ذرا بھی شرم نہیں آتی - یہ اچھی طرح ظاہر کیا جاچکا
ہے کہ جو لوگ بدکار ہوں - ایسی پرارتھنائیں بھی انہی لوگوں کے حق میں ہوتی ہیں
نہ کہ نیک لوگوں کے - چنانچہ وید میں لکھا ہے -

اے راج پرشو - تمہارے اسلحہ آتشیں - توپ - بندوق - دھنش بان تلوار وغیرہ
شستر استروں کے پراجے کرنے اور اُن کو روکنے کے لئے قابل تعریف اور
مضبوط ہوں اور تمہاری فوج قابل تعریف ہو کہ جس سے تم سدا فتحیاب رہو - جو
نندت انیائے روپ کام کرتا ہے - اُسکے لئے مذکورہ بالا چیزیں ہوں -

رگوید منڈل ایک سوکت ۳۹ منتر ۲ -

جن الفاظ پر خط کھینچ دیا گیا ہے - اُن سے صاف ظاہر ہے - کہ جو راج پرش
نیک اور رعایا پرور ہوتے ہیں - اُنکی ہی پرارتھنائیں سوپھل ہوتی ہیں - برخلاف

کیا کوئی معقول آدمی مذکورہ بالا عبارت تمہاری بددیانتی کو جھاڑنے کے لئے کافی نہیں ہے؟

(معترض) ویدوں میں جابجا ایسے منتر آتے ہیں جن میں نہ صرف پرماتما سے دشمنوں کی ہلاکت کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔ بلکہ خود پرماتما نے بشرطیکہ ویدوں کو اسکا کلام کہا جاوے۔ ایسے منتروں کا پرکاش کیا ہے۔ مثلاً

(۱) ہے پرماتمن! میں بدکردار یا دشمنوں کی ہلاکت کے لئے آپکو اپنے دل میں قائم کرتا ہوں۔ یجروید ۱/۱۸

(۲) ہے پرمیشور! ... ... میں دشمنوں کی ہلاکت کے لئے ... ... آپکو اپنے دل میں قائم کرتا ہوں۔ اے سب کو دھارن کرنے والے پرمیشور ... ... میں دشمنوں کی ہلاکت کے لئے آپ کو بار بار اپنے دل میں قائم کرتا ہوں۔ یجروید ۱/۱۸۔

سوامی دیانند کے بھاشیہ کے مطابق ویدوں کے اس قسم کے منتر جن میں کہ پرماتما سے دشمنوں کی ہلاکت کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے محض جہالت کی علامت ہیں

(جواب) مثل ہے۔ ساری رات پیٹے مرا ایک ہی۔ وہ بھی پڑوسیوں کا۔ بھلے آدمی! اچھی طرح بتایا جا چکا ہے۔ کہ یہ وید منتر راج دھرم سے متعلق ہیں۔ اور ان میں صرف بدکردار لوگوں کو ہی ڈنڈ دینے کی آگیا پائی جاتی ہے۔ مگر تم اپنا وہی بے تکا راگ الاپتے چلے جاتے ہو۔ کہ وید میں ظالمانہ تعلیم ہے۔ وید میں ظالمانہ تعلیم ہے! کیا راجاؤں کا دنیا میں امن و امان قائم رکھنے کی غرض سے شریر لوگوں کو سزا دینا ظلم ہے۔ اگر نہیں تو تمہاری ایمانداری اور دیانتداری یا عقل کو دیمک چاٹ گئی ہے؟ جو سیدھی بات سمجھ میں ہی نہیں آتی۔ مجبور ہو کر یہی ماننا پڑتا ہے۔ کہ تمہارا باپ یا باوا آدم ہی نرالا ہے۔

معترض مجھ کو چاہئے۔ کہ کوشش کر کے بدکردار اور بداطوار انسان کو یقیناً بیخ کنی کروں۔ اور جو ان وغیرہ دھرم سے خالی ظالم بدکردار دشمن ہیں۔ انکی صریحاً بیخ کنی کروں۔ یجروید ۱/۱۷۔

اس منتر سے ہر ایک شخص جو ویدوں کو خدا کا کلام ماننے والوں کے کسی انسٹی ٹیوشن کو دان نہیں دیتا۔ یا وہ انکی مخالفت کرتا ہے۔ وہ ظالم۔ بدکردار اور ویدوں کا دشمن ہے۔ بنابریں مذکورہ بالا سزا کا مستحق ہے۔

مسلم بن حجاج محدث مصنف حدیث صحیح مسلم وغیرہ جو سنہ ۲۰۴ھ یا سنہ ۲۰۶ھ میں
پیدا ہوا تھا۔ اور سنہ ۲۶۱ھ میں کھجوروں کا بھرا ہوا ٹوکرا کھا کر اپھر کر مر گیا۔
بتلاؤ! اس کے لئے کھجوریں زہر ہوئی یا نہ۔ افسوس! انسان خود غرضی میں
پھنس کر اندھا ہو جاتا ہے میاں جی! اگر وہ کھجوروں کا باقاعدہ استعمال کرتا
تو ضرور کھجوریں دوست کی طرح سکھ دینے والی ہوتیں۔ مگر چونکہ اس نے ایسا نہیں کیا
بلکہ ان کا بے قاعدہ استعمال کیا تھا۔ اس لئے کھجوریں اندر اور دم باہر والا
سودا ہو گیا۔ اور اپنی کم عقلی نے دشمن سے بڑھ کر کام کیا۔

(معترض) اس ملک میں بعض کمبخت جاہل عورتوں کی عادت ہے۔ کہ وہ
جب آپس میں لڑ پڑا کرتی ہیں۔ تو وہ ایک دوسرے کے دودھ پوت کی تباہی کے
لئے بددعا کیا کرتی ہیں۔ دشمنوں کے بارے میں یہ پرارتھنا کرنا کہ انکے لئے
ہوا پانی اور اناج کو پرماتما زہریلا کر دے۔ اس قسم کی کمینہ پن کی پرارتھنا ہو
جو کہ جاہل عورتوں کے مذکورہ بالا فعل سے بھی بدتر ہے۔

(جواب) بھلے آدمی! ہر کا آدمیوں کا کھانا پینا تو ایک طرف رہا۔
انکی ہر ایک حرکت انہیں خود بخود دکھ دینے والی ہوتی ہے۔ جو وید منتر کا یہی بھاؤ
ہے۔ جسکو نہ سمجھ کر تم چاہ بے شرمی میں بری طرح غوطے کھاتے ہو۔ اگر کمینہ پن
کی پرارتھنا نہیں نہیں بلکہ خدائی کلام یا خدائی بددعا دیکھنی ہو۔ تو قرآن ہاتھ میں لیکر
دیکھو لکھا ہے۔ کہ "ٹوٹیں ہاتھ ابولہب کے اور ہلاک ہو۔ نہ تو اس کے کام اس کا
مال آیا اور نہ اسکی کمائی۔ وہ عنقریب داخل ہوگا شعلہ والی آگ میں۔ اور نیز اسکی
جورو بھی جو لکڑیاں سر پر اٹھاتی ہے۔ اسکی گردن میں مونج کی رسی ہے" (سورہ
لہب آیت ۲ تا ۶)
کیا یہ ان جاہل عورتوں سے بڑھ کر کمینہ پن نہیں ہے۔ کہ خدا۔ مالک خدا۔ خالق
خدا۔ رحیم خدا۔ ایک حقیر ادنیٰ چیز انسان کے ساتھ لڑے۔ اور گالیاں دے۔ کیا
یہی خدا کی کتاب ہے۔ اور دیکھئے قرآن میں لکھا ہے کہ "بیشک جو لوگ منکر ہوئے
ان پر یکساں ہے خواہ تو ان کو ڈرائے یا نہ ڈرائے" (سورہ بقرہ آیت ۶)
بھلا کیوں نہ ڈرائیں؟ اس کا جواب اللہ میاں قرآن میں یوں دیتا ہے۔ کہ:-

اسکئے جو انصاف اور بدکردار لوگ ہوتے ہیں انکی پرارتھنا میں سوئیکار نہیں ہوتیں چونکہ ویدک تعلیم کے مطابق ہر ایک بدکار۔ اور راجیہ میں بدامنی پھیلانے والا سزا کا مستحق ہے۔ اس لئے بدکار لوگوں کو سزا دیکر دنیا میں شانتی پھیلانا اچھا ہی نہیں بلکہ بہت اچھا ہوتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ان اور جل وغیرہ بدکار لوگوں کے لئے دکھ دینے والے دشمن کی مانند ہوتے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ ان چیزوں کا بے قاعدہ استعمال کرتے ہیں وہ خود بخود طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوکر دکھ اٹھاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ان اور جل کو باقاعدہ استعمال کرتے ہیں وہ ہمیشہ تندرست رہکر سکھ پاتے ہیں۔ جو لوگ ان اور جل کے بے قاعدہ استعمال سے دکھی رہتے ہیں۔ ان کے لئے ان اور جل شترو سے بڑھکر ہوتا ہے اور جو باقاعدہ استعمال کی وجہ سے ہمیشہ سکھی رہتے ہیں۔ ان کے لئے ان اور جل متر کی طرح ہوتے ہیں۔ پس آپ کا ویدوں پر اس طرح بلا وچارے اعتراض کرنا سراسر کمینہ پن ہے۔

(معترض) لیکن جن لوگوں سے ہم دشمنی کرتے ہیں۔ خواہ وہ لوگ ہم سے دشمنی نہ بھی کرتے ہوں۔ یا جو لوگ ہم سے ہماری کسی ناجائز حرکت کی بنا پر دشمنی کرتے ہوں۔ ان کے لئے اناج۔ پانی اور ہوا زہریلی ہوجائیں۔ اور وہ ان کو کھاتے پیتے کے ساتھ ہی مرجائیں۔

(جواب) یہی تو کمینگی ہے کہ ویدوں میں کہیں بھی ایسا نہیں لکھا۔ لیکن تم بتلا رہے ہو کہ خواہ مخواہ بے گناہ لوگ یا جو ہماری ہی کسی حرکت کی وجہ سے ہم سے ناراض ہوں وہ مرجائیں۔ اگر یہ تمہاری کمینگی نہیں۔ بلکہ نیک نیتی اور دیانتداری ہے۔ تو بتلاؤ کہ وید میں کہاں ایسا لکھا ہے۔ کہ لیکن جن لوگوں سے ہم دشمنی کرتے ہیں۔ خواہ وہ لوگ ہم سے دشمنی نہ بھی کرتے ہوں۔ یا جو لوگ ہم سے ہماری کسی ناجائز حرکت کی بنا پر دشمنی کرتے ہوں۔ ان کے لئے اناج پانی اور ہوا زہریلی ہوجائیں۔ اور وہ انکو کھانے پینے کے ساتھ ہی مرجائیں۔

میاں جی! دیکھو۔ اناج اور پانی کس طرح زہریلے ہوجاتے ہیں۔ اور کہ ان کو کھانے پینے کے ساتھ ہی لوگ کس طرح مرا کرتے ہیں۔

اُپنشدوں کا اردو ترجمہ

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

۳۴
۵

अविद्यायामन्तरे वर्त्तमानाः स्वयं धीराः पण्डितंमन्यमानाः ।
दन्द्रम्यमाणाः परियन्ति मूढा अन्धेनैव नीयमाना यथान्धाः ॥५॥३४॥

"اودیا کے بیچ میں پڑے ہوئے اپنے آپکو دھیر اور پنڈت مانتے ہوئے ایسی اہنیت کُٹل گتی سے بگڑے دل والے چلتے ہیں۔ جیساکہ اندھے کے ساتھ چلنے والے اندھے چلتے ہیں۔

۳۵
۶

न साम्परायः प्रतिभाति बालं प्रमाद्यन्तं वित्तमोहेन मूढम् ।
अयं लोको नास्ति पर इति मानी पुनः पुनर्वशमापद्यते मे ॥६॥३५॥

"دھن روپی موہ سے موہ گرست پد کو حاصل کر کے بنا سمجھ والے پُرش کو پرلوک کا

"وہ تو ایمان لائیں گے نہیں" (سورہ بقر آیت ٧)

پھر پوچھیں کہ اللہ میاں جی! وہ لوگ کیوں ایمان نہیں لائینگے- تو میاں جی جواب دیگا- کہ "اللہ نے مہر لگادی اُنکے دلوں اور اُنکے کانوں پر- اور اُنکی آنکھوں پر پردہ ہے- اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے" (سورہ بقر آیت ٨)

اب بتلاؤ یہ کمینہ پن نہیں تو اور کیا ہے کہ خواہ مخواہ بیگناہ لوگوں کے دلوں کانوں- اور آنکھوں پر مہریں اور پردہ لگاکر دوزخ کی آگ میں دھکیلا جاتا ہے- کیا خدا کی ایسی ہی کرتوت ہونی چاہئے- جیسی کہ قران بتلاتا ہے- مہذب گورنمنٹوں کیطرف سے رعایا کی تندرستی کے لئے جگہ بہ جگہ شفاخانے کھلے ہوئے ہیں- کہ ہماری رعایا بیماریوں سے بچی رہے- لیکن اللہ میاں ہے کہ لوگوں کی بیماری بڑہا رہا ہے- دیکھو قران کہتا ہے کہ "بڑہادی اللہ نے اُنکی بیماری" (سورہ بقر آیت ١١)

کیا یہ کمینہ پن نہیں ہے؟ ایسے خدا سے تو موجودہ زمانہ کی گورنمنٹیں ہی بدرجہا اچھی ہیں- اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ قران خدائی کتاب نہیں- بلکہ کسی عرب کے باشندہ کی تصنیف ہے- اگر خدائی کتاب ہوتی تو اُس میں ایسی جیسی کمینہ پن کی باتیں درج نہ ہوتیں-

(معترض) کیا وہ پرماتما جسنے ہر ایک نیک و بد کے لئے اناج پانی ہوا سورج اور زمین کو یکساں پیدا کیا ہے- وہ ایسا کمینہ ہوسکتا ہے- کہ وہ انسانوں کو ایسا الہام دے کہ تم مجھ سے دعا کرو- کہ میں تمہارے دشمنوں کے لئے پانی- ہوا اناج کو زہریلا کردوں؟

(جواب) میاں جی! پرماتما تو کمینہ نہیں ہے اور نہ وید میں ایسا لکھا ہے- لیکن تم ضرور کمینہ ہو- جو جان بوجھکر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالرہے ہو- اناج پانی سورج ہوا اور زمین ہر ایک شخص کے لئے جو کہ ان کا بے قاعدہ استعمال کرتا ہے- زہریلے ہوجاتے ہیں- اس لئے ویدوں پر کوئی الزام عاید نہیں ہوسکتا- برخلاف اسکے قران کہتا ہے:-

(باقی آئندہ)

٣٨

٩

नैषा तर्केण मतिरापनेया प्रोक्तान्येनैव सुज्ञानाय प्रेष्ठ।
यां त्वमापः सत्यधृतिर्बतासि त्वादृङ् नो भूयान्नचिकेतः प्रष्टा ॥ ९ । ३८ ॥

"اے پیارے نچکیتا یہ عقل دلیل سے حاصل ہونے کے لائق نہیں ہے۔ ناستک کے علاوہ آچاریہ سے ہی کتھن کی ہوئی مذکورہ بالا عقل آتم گیان کے لئے ہوتی ہے۔ تو ستیہ میں یقین رکھنے والا ہے۔ تو جس بدھی کو حاصل کئے ہوئے ہے۔ اے نچکیتا تیرے برابر ہم سے پوچھنے والا نہیں ہوگا۔

٣٩

١٠

जानाम्यहं शेवधिरित्यनित्यं न ह्यध्रुवैः प्राप्यते हि ध्रुवं तत्।
ततो मया नाचिकेतश्चितोऽग्निरनित्यैर्द्रव्यैः प्राप्तवानस्मि नित्यम् ॥ १० । ३९

کرم پھل سے پیدا شدہ خزانہ فانی ہے۔ میں ایسا جانتا ہوں یقیناً فانی ذرائع سے وہ مستقل پد نہیں ملتا۔ اسلئے میں نے اے نچکیتا تمہارے لئے کتھن کی ہے۔ وہ اگنی چنی گئی ہے۔ اسلئے فانی اشیا سے غیر فانی برہم کو پراپت ہوا ہوں

٤٠

١١

कामस्याप्तिं जगतः प्रतिष्ठां क्रतोरनन्त्यमभयस्य पारम्।
स्तोममहदुरुगायं प्रतिष्ठां दृष्ट्वा

وچار نہیں ہوتا۔ یہی لوک ہے۔ پرلوک نہیں ہے۔ ایسا ماننے والا بار بار
میرے وش کو پراپت ہوتا ہے۔

۳۶
———
۷

श्रवणायापि बहुभिर्यो न लभ्यः शृण्वन्तो
ऽपि बहवो यन्न विद्युः।
आश्चर्यो वक्ता कुशलोऽस्य लब्धाऽऽ
श्चर्यो ज्ञाता कुशलानुशिष्टः॥ ७।२६॥

"جو پرماتما بہتوں کے سُننے کے لئے بھی پراپت نہیں ہوتا سُنتے ہوئے بھی اکثر
پُرش جس پرماتما کو نہیں جانتے۔ اس پرماتما کا کتھن کرنے والا دُرلبھ ہوتا ہے
پانے والا کوئی بڑا ہوشیار ودوان ہی ہوتا ہے۔ ودیکی پُرش سے سِکشا پایا ہوا جاننے
والا کوئی ورلا ہی ہوتا ہے۔

۳۷
———
۸

न नरेणावरेण प्रोक्त एष सुविज्ञेयो बहु
धा चिन्त्यमानः।
अनन्यप्रोक्ते गतिरत्र नास्त्यणीयान् ह्यतर्क्य
मणुप्रमाणात्॥ ८।३६

سادھارن پُرش سے اُپدیش کئے جانے پر بار بار چنتن کیا ہوا بھی یہ آتما
آسانی سے جاننے یوگیہ نہیں کیونکہ انیہ اُپدیش پُرش کے کتھن کئے ہوئے اس
آتما میں گمن نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ برہم سوکشم سے بھی زیادہ سوکشم ہے۔ اس لئے
دلیلوں کا مضمون نہیں ہے۔

مریضان چشم کو مژدہ

صرف ہندوستان نہیں بلکہ امریکہ - افریقہ سے بھی آرڈر آتے ہیں۔ لاکھوں ککروں کے مریض مکمل علاج نہ ہونے کی وجہ سے آنکھوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں - ککروں اور دیگر امراض چشم کا مجرب اور شرطیہ علاج جو ہمارا دعویٰ ہے کہ آج تک کسی ڈاکٹر یا حکیم کو نہیں ملا ہمارا موتیوں کا سفید سرمہ ہے جو کہ نہایت محنت سے تیار کیا جاتا ہے - اور موتیوں تک کے بیش قیمت اجزا اسمیں ملائے جاتے ہیں - ککروں اور ککروں سے پیدا شدہ امراض مثلاً پلکوں میں سوزش - پلکوں کا غلیظ رہنا - بالوں کا گرنا - سوزش - سرخی - رڑکن - پتلیوں پر سفیدی کا آجانا - سورج اور روشنی میں دیکھ نہ سکنا - پڑوالوں کا پڑنا - آنکھ ہمیشہ دکھتی رہنا - یا ماہواری یا سال میں ایک دو دفعہ دکھنی آجانا وغیرہ امراض کا لاثانی علاج ہے - تندرستی کی حالت میں سلائی سے تیسرے روز ڈالنا آنکھ کی کل امراض کا حفظ ماتقدم علاج ہے - قیمت فی شیشی نسل سرمہ ۶ ماشہ ایک روپیہ منوہر سرمہ سیاہ ضعف بصر معمولی ککرے شروع موتیا - پانی جانا - جالا - دھند - غبار - سرخی - پھولا (اگر آنکھ کی بناوٹ میں فرق نہ آگیا ہو) تو صرف ایک ماہ کے استعمال سے دور کر دیتا ہے - اسکا روزانہ استعمال امراض چشم سے محفوظ رکھتا ہے - بینائی بڑھاتا ہے عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے - قیمت فی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ - دکھتی آنکھ کی مجرب دوائی آدھ آنہ کا ٹکٹ ڈاک آنے پر مفت ارسال کیجاتی ہے -

بہ عدم گنجائش صرف چند سارٹیفکیٹ بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں - ایشور مہاشہ جی آپ نے ایک شیشی سفید سرمہ کی بیچے چند ماہ ہوئے منگوائی تھی واقعی اسکو میں نے بہت مفید پایا - مجھکو آج کل بچوں کیواسطے دکھتی آنکھ کی دوائی کی ضرورت ہے - بابو اندر سین صاحب وکیل کسولی ۱۲ | ۵ | ۱۳ ہمکو دو دفعہ بھی ۱۳ - جون سنہ ۱۹۱۲ء مہاشہ جی نمستے پہلے جو سرمہ سفید دافع ککرے اور سیاہ آنکھوں کو طاقت دینے کا منگوایا تھا عمدہ نکلا - برائے مہربانی دو شیشی سفید اور سیاہ روانہ کر دیویں - آپکا شبھ چنتک شیو رام جھگن منشی لالہ ہنسراج صاحب ساہنی وکیل چیفکورٹ پنجاب - لالہ نندلال بلونت رائے بتسلیم - بندہ کو ایک شیشی منوہر سرمہ درکار ہے پیشتر بھی آپکی شیشی بندہ نے منگوائی تھی - استعمال سے معلوم ہوا کہ بہت مفید ہے - بابو دیوی سہائے وکیل رہتاک ۲۶ | ۵ | ۱۳ لالہ نندلال بلونت رائے جی - نمستے - سرمہ آپکا واقعی قابل تعریف ہے - کیونکہ میں نے ایک سال بھر دو سری آدمیوں کا سرمہ استعمال کیا - پرنتو آپکا سرمہ سب سرموں سے سبقت لیگیا ہے - آپکا شبھ چنتک متھرا رام کلاتھ مرچنٹ کماری کراچی ۱۱ | ۱ | ۱۳ مہربان من تسلیم و منوہر سرمہ آپسے منگوا کر کئی شخصوں پر تجربہ کیا - فی الحقیقت امراض ذیل کے لئے مفید پایا - جرب الجفان (ککرے) دمعہ (سیلان اشک) ضعف بصر (دھند) تولہ بھر اور روانہ کر دیجئے - حکیم خلیل الرحمن کوئیٹہ بلوچستان - مہاشہ نندلال بلونت رائے صاحبان مبلغ ایک روپیہ چار آنہ کا منی آرڈر ارسال ہے - ایک شیشی سرمہ سفید بذریعہ رجسٹری روانہ کر دیویں - کرپارام پوسٹ ماسٹر گاندر کو ردوا بہ خرطوم سوڈان (افریقہ) مہاشہ نندلال بلونت رائے - رسید منی آرڈر ۵ روپے ارسال ہے - سرمہ سفید ککرے روانہ کر دیویں - عطر سنگھ بی - ایس بجر سات گیٹ ڈیٹ یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ - جناب من تسلیم - جو ایک درجن شیشی منوہر سرمہ آپ سے منگوائی تھی چند آدمی تعریف کرتے ہیں - ایک درجن اور عنایت فرماویں - "تابعدار صوبہ دار شہاب الدین پلٹن نمبر ۶۶ پینی اول - دیکھو ریویو صفحہ ۳۳ اخبار آریہ گزٹ یکم مگھر سنہ ۶۸

(نوٹ) سرٹیفکیٹ الگ چھپے ہوئے کارڈ لکھنے پر روانہ ہونگے -

نندلال بلونت رائے کارخانہ منوہر سرمہ موگا (پنجاب)

त्या धीरो नचिकेतोऽत्यस्राक्षीः ॥ ११ । ६० ॥

"اے نچکیتا تو نے کامنا کئے ہوئے کرموں کی پراپتی کو جگت کی پرتشٹھا کو یگیہ وغیرہ کے اننت پھل کو سنسار کی نربھیتا کی اتمتا کو جس درجہ کی بڑی تعریف کی گئی ہے۔ انہی بڑی استتی اور پرتشٹھا کو دیکھکر دھیریہ سے تیاگ دیا۔ اسی لئے تو دھیر ہے"

۶۱
―
۱۲

तन्दुर्दर्शं गूढमनुप्रविष्टं गुहाहितं गह्वरेष्ठं पुराणम् ।
अध्यात्मयोगाधिगमेन देवं मत्वा धीरो हर्षशोकौ जहाति ॥ १२ । ६१ ॥

"دھیر پرش پرماتما وشیک یوگ کے حصول سے اُسے بڑے کشٹ سے جاننے یوگیہ جو بہت گہرائی میں داخل ہیں بدھی میں سمحت جس کی سوکشمتا کا گیان نہایت ہی گہرا ہے سناتن ہے۔ ایسے پرماتما کو سمجھ کر ہرش شوک کو تیاگ دیتا ہے۔"

۶۲
―
۱۳

एतच्छ्रुत्वा सम्परिगृह्य मर्त्यः प्रवृह्य धर्म्यमणुमेतमाप्य । समोदनीयं हि लब्ध्वा विवृतसं मन्ये ॥ १३ । ६२ ॥

"پرش اس دھرم یکت پرماتما کو سن کر بھلے پرکار گرہن اور وچار کر کے اس سوکشم برہم کو پراپت ہو۔ وہ آنند سروپ پرماتما کو لابھ کر کے آنندت ہوتا ہے۔ اس آنندت سروپ پرماتما کا تجھ نچکیتا کے لئے کھلا ہوا مارگ میں مانتا ہوں۔"

(باقی آئندہ)

(اِس اشتہار کو اول سے آخر تک ملاحظہ فرمادیں)

کتاب مُفت نذر ہے

ہر انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گُزارنا چاہتا ہے اگر تندرستی حاصل نہیں تو
ایسی زندگی کو بیہودہ جانکر اِس سے مرجانا بہتر سمجھتا ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھیدوں
سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست طاقتور نوجوان بنے رہنا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلا قیمت مفت منگواکر مطالعہ کیجئے۔ جو انگریزی۔ اردو۔ گجراتی۔ ناگری۔ ہندی۔ انگریزی۔ تامل
مرہٹی۔ تیلگو۔ بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس کا محصول بھی ہم ہی ادا کرینگے
پتہ ذیل میں درج ہے *

غیبی امداد آتشک نگرہ گولیاں

مریض آئیندہ دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز نہ کرے۔ اپکے مقصد میں کامیابی بخشنے
والی ہماری آتشک نگرہ گولیاں غیبی امداد کے قائم ہیں یہ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی
خرابیوں کو دور کرکے آپکی زندگی کو آرام سے گزارنے والی ہیں ایکمرتبہ منگا کر استعمال کرنے
سے خود بخود اسکی صداقت کا تجربہ ہوسکتا ہے۔ نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھلاتی
ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایکروپیہ *

البم مذہبی تصاویر اہل ہنود رنگین کلاں

اِس البم میں ہندو دیوتاؤں بزرگ مہاتماؤں کے وہ وہ فوٹو رنگین خوبصورت جدا
جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپکا دل ہمیشہ صاف و خوش رہا کرے گا۔ بلکہ مکان میں
برکت رہیگی قیمت ۱۲ر وی۔پی۔ خرچ ۱ر *

اونکی تینوں اشیا ملنے کا پتہ

ویدیا شاستری منی شنکر گووندجی شہر جام نگر کاٹھیاوار

مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھ کر

مُفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں۔ آپ ان کو دیکھکر خوش ہونگے

رسالہ امرت جس کے اندر دنیا میں نئی ایجاد۔ تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف عجیب دوائی

رجسٹرڈ رجسٹرڈ

امرت دھارا

کا جو سرٹیفکیٹ گورنمنٹ سے رجسٹرڈ ہو چکا ہے مفصل بیان ہے آپکے دیکھنے قابل ہے کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فائدے کر سکتی ہے۔ دھوکے سے بچو "امرت دھارا" کا نسخہ دنیا میں سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا ہے

رسالہ امراض مخصوصہ مردان

مردوں کی خفیہ امراض کے اسباب۔ علامات اور علاج۔ آجکل کی حالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گم شدہ طاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھ کر کہا کرتے ہیں۔ کاش کہ ہم اسکو اول دیکھتے۔ یہ چالیس صفحے کا خوبصورت رسالہ بھی مفت ہے

فہرست ادویات دلیش الکارک و امرت دھارا اوشدھالیہ

یہ فہرست ادویات کے نام اور ان کی صرف ضروری مختصر اوصاف بتلاتی ہے۔ اسکے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی ونود پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدموجد امرت دھارا و ایڈیٹر اردو ہندی دلیش الکارک کی فہرست بھی موجود ہے

طبی اخبار دلیش الکارک

اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے۔ ہندوستان بھر میں کوئی ہفتہ وار طبی اخبار سوائے اسکے نہیں ہے جن کو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے۔ وہ دیکھتے ہی اسکے خریدار بن جاتے ہیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ سہ ماہی ۱ ہندی کی سالانہ قیمت (۱۲)

(نوٹ) ایجنٹ بننے میں بڑا فائدہ ہے۔ ہمارے لائق ایجنٹ بہت کماتے ہیں۔ قواعد آسان ہیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ اتنا کافی ہے "امرت دھارا" لاہور

نوٹ کافوری جنتری ۱۹۱۳ء کی جس میں پوری فہرست ادویات سرٹیفکیٹ درج ہے ۱۰ پڑھے لکھے آدمیوں کا نام اور پورا پتہ لکھنے پر بلا قیمت محصول بھیجی جاتی ہے

بہترین دوا و ادویات بہ صفت و بہ فوائد اور عمدہ جواب ہیں

قوت باہ کی گولیاں

جیسا نام ویسا کام

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ قوت باہ کی گولیاں ۳۰ سال سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں فائدہ نہیں کرتیں اسکا انتظام کیا گیا اور یہ گولیاں بنی ہیں مغز ریڑھ رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعوی رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی اور بے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو منی پتلی ہو گئی ان گولیوں کے استعمال کے اول روز سے فائدہ دکھائی ہو جاتا ہے۔ ان میں قوت اور عمر کی روح ہے اگر غمی معلوم ہونے لگتی ہو چہرہ رونق اور جوانی اور ضعیفی کی حالت سے لوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے۔ ۴۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵/

امتحانا نمونہ کی گولیاں مفت دیجاتی ہیں

امتحان کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں۔ ضرور امتحان کیجئے۔ اگر آپ بلا قیمت ان کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اس خط میں دس خواندہ آدمیوں کے نام معہ صاف پتہ روانہ فرمائیں۔ ڈاکخانہ و ضلع ضرور لکھئے گا۔

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ ڈیپل ویلنگٹن

کولا ٹانک

ہر ایک کیلئے طاقت بڑھانے کی دوا

کولا طاقت کو بڑھاتا ہے زیادہ فکر کی وجہ سے یا محنت۔ غم۔ بیماری۔ تبدیلی آب و ہوا کی وجہ سے بدن کمزور ہو گیا ہو۔ تو کولا استعمال کرو اس سے طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کولا دم کو بڑھاتا ہے گھوڑی کی سواری پہاڑ کی چڑھائی کشتی کسرت۔ ناچ گانا۔ پڑھنا۔ پڑھانا اور خیال وغیرہ کے کاموں میں پہلے کولا پیو۔ دم جلدی نہیں پھولیگا۔ حولدل۔ دھڑکن کلیجہ کی کمزوری کو فائدہ کرتا ہے اگر کام یا کسی وجہ سے رات کو جاگنا ہو تو کولا پیو اس سے حرارت نہیں رہیگی۔ کولا شراب کو چھوڑاتا ہے اگر زیادہ شراب پی ہو۔ تو ایک یا دو خوراک کولا پیو جاؤ اچھی نیند آجائے گی۔ تھوڑے دن کے استعمال سے شراب سے نفرت ہو جاتی ہے کولا کے سہارے افیون چھوٹتی ہے کولا کھاؤ افیون کی مقدار کم کرو۔ تھوڑے دن میں بغیر کسی تکلیف کے افیون چھوٹ جائے گی قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ۵/

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

انگریزی سیکھنے والوں کو مژدہ

نیا ایڈیشن مجلد (عہ)

انگلش ٹیچر

انیا ایڈیشن

مشہور عالم کتاب کا سچا اشتہار (دعہ)

ایک لاکھ آدمیوں نے انگریزی زبان سیکھ لی اور انگلش ٹیچر کی تعریف کر رہے ہیں۔
بلا مدد اُستاد کے چند روز میں انگریزی سکھانیوالی سب سے عمدہ اکیلی کتاب اتنے مضامین کا مجموعہ
گرامر حروف کا میلان تلفظ لفظوں کی گردان جمع تذکیر تانیث ماضی صفت وغیرہ کے فرق بول چال کے فقرے اور قاعدے ہر محکمہ کے اور ہر موقعہ کی گفتگو بازار کچہری سفر مدرسہ بیماری کھانا وغیرہ چھوٹے چھوٹے بات چیت میں کارآمد ترجمے کے قواعد اور مثالیں ہزار ہا انگریزی اور انگریزی سے اردو میں قابل دید ڈکشنری الفاظ ہر قسم کے مشابہ مخالف ہم معنی مذہب سواری ہتھیار بیماری لیونار علوم پیشے جسم مکان زیور درخت وغیرہ کے متعلق ہزاروں الفاظ اور محاورے پانچ سو ایسے الفاظ کے محاورے کہ جو خاص موقعہ کے واسطے مخصوص ہیں محاورے کا استعمال کرنیکا طریقہ بتقریب قریب المثل وغیرہ جو عام بول چال میں استعمال ہوتے ہیں۔ نہایت کارآمد قابل دید خط و کتابت چٹھی لکھنے کے قاعدے آداب القاب طلب چھٹی سکول و ملازمت وغیرہ عرضی کے نمونے ہر قسم غرضیکہ کوئی بات چیت باقی نہیں چھوڑی گئی ہے۔ انگلش ٹیچر میں ہر ایک الفاظ کے معنے و تلفظ اردو زبان میں دیئے ہیں اور آسان طریقے سے سمجھائے ہیں اسمیں بہت سی ایسی باتیں لکھی ہیں جو آج تک کسی کتاب میں نہیں چھپیں اور صدہا انوکھے الفاظ جو اُستادوں کو بھی معلوم نہیں جتنے زیادہ اور عجیب محاورے اس کتاب میں ہیں اتنے دس بیس کتابوں میں بھی مشکل سے ملیں گے۔ باوجود اسقدر خوبیوں کے قیمت: صرف مجلد ایک روپیہ تین آنے (عہ) معہ محصولڈاک۔

انگلش ٹیچر کے متعلق تازہ خطوط کا خلاصہ (۱) ڈاکٹر رحمت اللہ خاں میڈیکل ہال سرگودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۱۲ء انگلش ٹیچر آپ کا دیکھا بچوں کے واسطے نہایت مفید ہے۔ آج تک ایسی آسان کتاب انگریزی سکھانے والی نظر سے نہیں گزری (۲) نور حسین نائب مدرس مدرسہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات ۲ جنوری ۱۹۱۳ء آپکا انگلش ٹیچر نہایت ہی عمدہ ہے میں نے شروع سے اخیر تک دیکھا بہت ہی عمدہ طلبا اور دیگر شائقین کے لئے بہت ہی بہتر ہے آپ نے بہت ہی جانفشانی سے کام لیا ہے (۳) بابو گوری شنکر رئیس اٹاوہ ۲ جنوری ۱۹۱۳ء تسلیم جو آپنے مجھے بیشتر انگلش ٹیچر روانہ کی تھی اسکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جو صفت آپنے اسکی نسبت لکھی ہے اس سے کہیں زیادہ ہے (۴) لالہ کانشی رام ہیڈ ماسٹر ہوشیار امرتسر ۲ جنوری آپ کی تیار کردہ انگلش ٹیچر کا ایک دوست سے ملاحظہ کیا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ واقعی آپ نے پبلک پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اور خاص کر طلباء کے لئے نہایت کارآمد ہے۔ براہ کرم ایک کتاب بحروف اردو بھیجدیں۔ (۵) عادل زین الدین احمد کمپونڈر۔ دواخانہ نظام آباد دکن۔ آپکی رسالہ انگلش ٹیچر بذریعہ وی۔ پی آ پہنچی۔ واقعی ہیئے ایک اشرفیوں میں انگریز سیکھنے ملا۔ بسبب نقص (هوالوقت) تھوڑی سی جگہ میں کیا کیا لکھیں۔

ملنے کا پتہ۔ مینجر قیصر ہند ایجنسی نمبر ۱۳ لودھیانہ (پنجاب)

سوادھیائے کے لائق چند پستکیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
نیائے درشن بھجہ اردو ترجمہ	عہ	مانس بھکشن لوا ونرنے اردو	سو	استری سنگیت مالا اردو	۸ر
ویشیشک " "	عہ	گوشت مت کھاؤ	۸ر	" رتن "	۵ر
سانکھیہ "	۸ر	مکتی سے جیو لوٹتا ہے	۸ر	" دھرم "	۴ر
" بھاشا ٹیکا	۱۲	آتما کی اصلیت "	ار	بدھ دیو ہندی	۲ر
منڈک اپنشد بھجہ اردو ترجمہ	سہ	جیون ہندی	۸ر	سیوا جی "	۴ر
مانڈوکیہ " "	۳ر	آنند مارگ "	۱۲	دنیا کے نو مہاپرش اردو	۴ر
پرشن " "	۳ر	اگنی ہوتر ... ولیکھ ہندی	۴ر	سکھوں کے دس گرو ہندی	۸ر
کین " "	۲ر	آتم گیان	۸ر	امرت کے گھونٹ اردو	۴ر
ایش " "	ار	سورگ کی سیڑھی اردو	۲ر	مہاتما سقراط کی موت "	ار
کٹھ حصہ اول "	سو	مکتی کا ستیہ گیان "	۲ر	سنگیت رتن پرکاش "	۹ر
مخزن گیان مجلد اردو	عہ	ایشور پوجا "	۴ر	سنگیت رتن پرکاش اردو	۹ر
ویدک فلاسفی " "	[illegible]	ایشور پراپتی "	۳ر	آریہ گائن اردو	۷ر
دیانند گرنتھاولی	۸ر	ایشور ملاپ "	۴ر	" ہندی	۷ر
" پینچاکس ہندی	۲/ار	گرہست سدھار	۲ر	" حصہ دوم "	۸ر
آریہ سدھانت ہندی مجلد	۱۰ر	جگیاسو	۲ر	گیان بھجناولی	۳ر
" سکتاولی حصہ اول اردو	سہ	ستری سکشک ہندی	۴ر	تیج سنگھ کے بھجن ہندی	۵ر
" اپدیش "	۲ر	ششو سدھار	۵ر	بھجن خزینہ رتن اردو	۳ر
" جیون "	۴ر	گرہ شکشک "	۸ر	گلدستہ اردو	۱ر
" دکھوجے "	۶ر	استری بودھنی	عہ	بھارت آریہ جنتری اردو	۴ر
آریہ سماج اور پالٹیکس	ار	ویرا اور ودوشی استریاں "	۶ر	" " ہندی	۴ر
" کی تعلیم انگریزی	۹ر	سچی دیویاں "	۶ر	مدھو مالتی کا اردو ترجمہ	۱۴ر
" آریہ بھجن منظوم	۳ر	استری گیان پرکاش "	۲ر	آئینہ عظمت ہند "	۶ر
" " ہندی	۳ر	بھجن "	ار	اساطیر الاولین "	۹ر
بھرتری ہری شتک اردو	۶ر	گیان گجرا "	۸ر	سوامی ورجانند "	سو
ویراگ ہندی "	سہ	ستیا بن باسی اردو	۶ر	اپدیش منجری ہندی	۶ر
				مانس بھوجن وچار اردو	۱۰ر

علاوہ ازیں ہر پرکار کی ویدک دھرم سمبندھی پستکیں مفت تقسیم کرنے کے لائق چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ کمرہ کی سجاوٹ اور اپدیش کے لئے مختلف قسم کے وید منتر اپدیشک موٹو اور سادہ تصویریں وغیرہ ذیل کے پتہ سے طلب فرماویں۔

وزیر چند شرما منیجر ویدک پستکالہ لاہور روڈ لاہور

پیتھا نام تھاگن

کلپ ترو ٹیکا

مہاشے گن ہمنے یہ گولیاں پراچین آیورویدک گرنتھوں کی ہدایت کے انوسار کانپور کے مشہور حکیم پنڈت کشوری دت جی وید شاستری سے خاص طور پر تیار کرکے سروسادھارن کے فائدہ کے لئے خاص ہمالیہ پربت کی جڑی بوٹیوں کو ڈالکر بنوایا ہے۔ اب اس سے فائدہ اٹھانا آپ کا کام ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی گولیاں لقو لیکہ لقاست کہنہ بعبیت بہتر مفصلہ ذیل امراض میں ۱۲ سال سے اپنا جادو نما اثر دکھاکر دور دراز ممالک تک اپنی شہرت کا سکہ بٹھا چکی ہیں۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ آپ ایکدفعہ منگواکر آزمایش کریں۔ اسکے گن آپ پر ظاہر ہو جاوینگے۔ ایک ڈبی کلپ ترو کھانے سے کمزور مریض کی کمزوری مٹ جاتی رہتی ہے۔ بھوک خوب کھلکر لگتی ہے۔ شاریرک بل بڑھتا ہے۔ بچوں کا بڑی عمر ہونے پر بچھونے پر پیشاب کرنا بند ہو جاتا ہے۔ دو ڈبی کھانے سے خون صاف ہوکر بڑھتا ہے۔ جلد اور خون کی بیماری دور ہوتی ہے۔ گردوں کی تکلیف۔ ہاتھ پیروں کا اینٹھنا۔ کانپنا جاتا رہتا ہے۔ بدن میں چستی اور چالاکی آتی ہے مقوی باہ ہے۔ تین ڈبی کھانے سے ذہن تیز ہو جاتا ہے۔ دماغ کی کمزوری دور ہوتی ہے۔ چار ڈبی کھانے سے بری عادت سے پیدا شدہ نامردی دور ہوتی ہے۔ **نوٹ** کم سے کم ایک ڈبی کھانے سے بھی مذکورہ بالا تمام امراض میں ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ اور پلیگ اور دیگر وبائی امراض کے ایام میں اسکے استعمال سے امراض اپنا اثر نہیں کر سکتے۔ پورانی امراض میں خاصکر مفید ہیں۔ قیمت فی ڈبی ۶۰ گولی صرف ایکروپیہ تین آنہ **تر پھلہ گو**ٹکو کھانے سے جگت... بواسیر۔ شرطیہ دور ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی عہ **نیتر انجن** (سرمہ) اسکے روزانہ استعمال سے آنکھوں کی تمام بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ نظر تیز ہوتی ہے اور عینک کا استعمال چھوٹ جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ **بال صفا سفوف** اس کے لگانے سے پانچ منٹ میں شرطیہ بال اڑ جاتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ آٹھ آنہ۔ اسکے علاوہ ہمارے کارخانہ میں ہر ایک مرض کی ادویات بنی ہوئی موجود ہیں۔ بیماری کا مفصل حال لکھکر ہم سے دوا منگا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ پرکاش برادرس ریواڑی (پنجاب)

سودیشی چاقو استرے

مہاشے گن! ہم نے دیش کی ضرورت کو محسوس کر کے ایک سودیشی کارخانہ کھول رکھا ہے کہ جس میں ہر ایک قسم کے صندل کے دستہ کے قلمتراش۔ پختہ چاقو۔ اُسترے۔ سروتے وغیرہ نہائیت عمدہ تیار ہوتے ہیں۔ اگر آپ ایکمرتبہ بھی ہمارے کارخانہ کے چاقو۔ اُسترے وغیرہ استعمال کرنا تو علیحدہ دیکھ بھی لیں گے تو پھر ولایتی چاقوؤں و استروں کا استعمال کرنا تو درکنار نام بھی نہ لیں گے۔ اِن چاقوؤں اور اُستروں کے نہ ہونے سے پیشتر ہم کو ہڈی اور سینگ کے دستہ کے ولایتی ناپاک چاقوؤں سے سبزی تراشنی پڑتی تھی۔ اس دقت کو بالکل دور کر دیا۔ ہمارے چاقو لوہے کو فوراً کاٹ دیتے ہیں ہمارے چاقوؤں اور استروں پر سان کے لگوانے کی کبھی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہمارے چاقو استرے وغیرہ علاوہ خوشبودار ہونے کے نہائیت خوشنما پائداری میں لاجواب ہیں۔ فینٹسبل۔ راجرس سے بڑھکر۔ سودیشی۔ لوہا نہائیت پختہ چمکدار او قیمت ارزاں ہیں صرف ایکمرتبہ ہی کی منگوانے سے کارخانہ کی صداقت معلوم ہوجاوے گی۔

نمبر	قسم چاقو	قیمت	نمبر	قسم چاقو	قیمت	شرط
۱	ایک پھل دھاری دار قسم اول	۵/-	۱۱	سروتہ کلاں	۱۰/	(۱) ناپسند ہونے پر واپس کر کے اپنی قیمت مع محصول منگوا لیجئے گا۔
۲	" دھاری دار نمبر ۲	۵/-	۱۲	سروتہ خورد	۸/	(۲) ایک روپیہ سے کم کا وی پی ارسال ہوگا
۳	" بلادھاری نمبر ۱	۵/-	۱۳	سنہری تراش نمبر ۱	۳/	(۳) چوتھائی قیمت پیشگی آنی چاہئے
۴	" " نمبر ۲	۴/-	۱۴	نہرنا نمبر ۱	۱/	(۴) پتہ و قسم چاقو صاف ہو۔
۵	" نمونہ راجرس نمبر ۱	۵/-	۱۵	استرہ ولایتی فینٹسبل کلاں	۸/	آریہ گزٹ لاہور
۶	" " نمبر ۲	۴/-		" " خورد	۶/	تحریر فرماتے ہیں کہ وہ عمدہ صندل کے دستے کے قلمتراش پختہ چاقو بذریعہ
۷	" کلاں نمبر ۱	۷/-		(نوٹ) دستے سب کے		وی پی آئے چاقو مضبوط اور خوبصورت ہیں
۸	" " نمبر ۲	۶/-		صندل کے ہونگے۔		اور بہت سستے ہیں سودیشی کے حامیوں
۹	دو پھل نمبر ۱	۶/-				کو ضرور خریدنے چاہئیں۔
۱۰	" نمبر ۲	۵/-				

مالک کارخانہ سودیشی چاقو مقام کیرانہ ضلع مظفرنگر ممالک متحدہ

ہو گیا ہے۔ اس لئے اتنی دوائی اور بھیجدیں۔

قبض کشا گولی - جن کو اکثر قبض کی شکایت رہتی ہو۔ اُن کے لئے یہ گولی امرت ہے یعنی بلا تکلیف ایک گولی سے معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک سو گولی ایک روپیہ۔

انبالہ سے شریمان ماسٹر ہنساؔ دی رام جی تحریر فرماتے ہیں۔ پنڈت جی مہاراج آپکی قبض کشا گولیاں مجھے چند جگہ چند آدمیوں پر استعمال کرنیکا موقعہ ملا۔ بہت مفید ثابت ہوئیں۔ براہ مہربانی کم از کم ایک صد گولیاں براہ سیؔ ڈاک بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمادیں۔

کانتا انجن تیل - نہایت درجہ کا مقوی اور خوشبو دار ہے۔ سستی اور اداسی دل و دماغ کو تازہ اور خوش بنا دیتا ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کا پرم مترہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ۔

میرپور ریاست کشمیر سے ملک گورداس رام اپیندر لکھتے ہیں۔ آپکا کانتا انجن تیل جہاں تک استعمال کیا گیا بہت عمدہ ہے۔ تین شیشی بذریعہ وی۔ پی اور ارسال فرمادیں۔

منگل وٹی بدہضمی اور دائمی قبض اور سنگرہنی کے لئے مفید ہے۔ لگاتار استعمال سے بیماری کو دور اور جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت سو گولی ایکروپیہ۔ افیم چھوڑانے کی گولیاں قیمت ۵۰ گولی عہ۔

چون پراش دل و دماغ اور پھیپھڑوں کی کمزوری کے لئے کاڈلیور آئل سے بڑھکر دلیسی اور پوتر چیز ہے۔ قیمت ۲۰۔ خوراک ایکروپیہ۔

سیاری پاک - عورتوں کی ہر ایک مرض اور خاصکر سوم روگ یعنی پانی جانے کی بیماری کے لئے بااثر ہے۔ قیمت ۲۰ تولہ ایک روپیہ (عہ)

غریبوں کو ہر ایک دوائی مفت دیجاتی ہے۔ اور سب ادویات پنڈت جی خود تیار کرتے ہیں۔

تصدیق میں بڑی خوشی سے ساکشی دیتا ہوں۔ کہ پنڈت جی ویدک اوشدھیاں بڑی محنت سے شاستر انوسار خود تیار کرتے ہیں۔ اور عموماً مجھے بھی آنکی تیاری سے پہلے اور بعد میں دیکھنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ دھنپت رائے بی۔ اے ایل ایل بی وکیل موگا۔

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ پنڈت منشا رام جی ویدک ادویات شاستر انوسار نہایت محنت سے خود تیار کرتے ہیں۔ اور غریبوں کو دوائی مفت دیتے ہیں۔ نندلال لبھو رام ساہوکاران موگا۔

المشتہر

راج ویدیا پنڈت منشا رام پاتھر ہسپتال اوشدھالیہ موگا ضلع فیروزپور پنجاب

مایوس العلاج بیماروں کو خوشخبری

جو لوگ بہت دیر سے بیمار ہیں۔ اُن کو یہ خوشخبری دیجاتی ہے۔ کہ صوبہ بنگال کے سند یافتہ شریمان کویراج پنڈت سنت رام جی شرما بیدشن وید بھوشن کے منگل ہو شدھالیہ سے پتر کے ذریعہ سے یا خود تشریف لاکر علاج کرا لیں۔ پنڈت جی رشیوں کے پرانے طریقہ پر علاج کرتے ہیں۔ ہم انکی چند مجرب دواؤں کو نیچے بہ سہار پیکٹ لکھتے ہیں۔

چندرو دے ورتی - آنکھوں کی کمزوری۔ دھُند۔ خارش و پرانی سرخی۔ پھر لگرے۔ پانی جاتا پڑوال شروع موتیا وغیرہ وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت آٹھ بتی ۸؍

گنگوہ ضلع سہارنپور سے ماسٹر منشی رام جی لکھتے ہیں۔ کہ آپ اگر کے سولہ عدد چندرو دے ورتی بذریعہ حکیم جی اور ارسال فرما دیں۔ کیونکہ ان سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ یہاں ایک بڑے ہم پیشہ مترنے انکی چندرودے ورتی اپنی بوڑھی ماتا کو جنکی آنکھوں میں قریب چھ سال سے موتیا اُتر رہا تھا استعمال کرائی۔ اب وہ بالکل اچھی طرح کام کرنے کے لائق ہو گئی ہیں۔ اب اُسے چلنے پھرنے میں دوسروں کی محتاجی جاتی رہی پہلے وہ دوسروں کے سہارے کے بغیر چل پھر نہیں سکتی تھی۔

پھولا کی دوائی - اس سے پرانا سے پرانا پھولا بھی چند دنوں میں بغیر اپریشن کٹ جاتا ہے۔ اس سے بہت سے انگریزی ڈاکٹر بھی استعمال کرتے ہیں۔ قیمت تیس گولی آٹھ آنہ۔

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ اس دوائی سے لالہ کشوری لال گپتا کے چھوٹے بھائی کا پھولا جو چیچک کی بیماری سے پڑ گیا تھا۔ پندرہ دن میں دور ہو گیا۔ آر۔ پی شرما۔ موگا۔

دمہ کی دوائی اس سے نیا پرانا دمہ اور ہر ایک قسم کی کھانسی جڑھ سے اکھڑ جاتی ہے قیمت چالیس خوراک ایکروپیہ (عہ) بابو راجہی داس جی بی۔ اے ایل ایل بی وکیل موگا تحریر فرماتے ہیں۔ شریمان پنڈت جی میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آپکی دوائی دمہ سے میرے پتا جی کو جنکو عرصہ بیس سال سے کھانسی اور دمہ کشی سے از حد تکلیف تھی۔ پندرہ روز کے استعمال سے نہایت تسلی بخش فائدہ ہوا ہے۔

مہا لوک نیج رسائن - درد پیچ پیچش اور دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے قیمت فی صد گولی تین روپیہ۔ پنڈت چنجی لال جی للھود سے لکھتے ہیں۔ کہ آپکی دوائی سے مجھے تین چھٹانک رفا